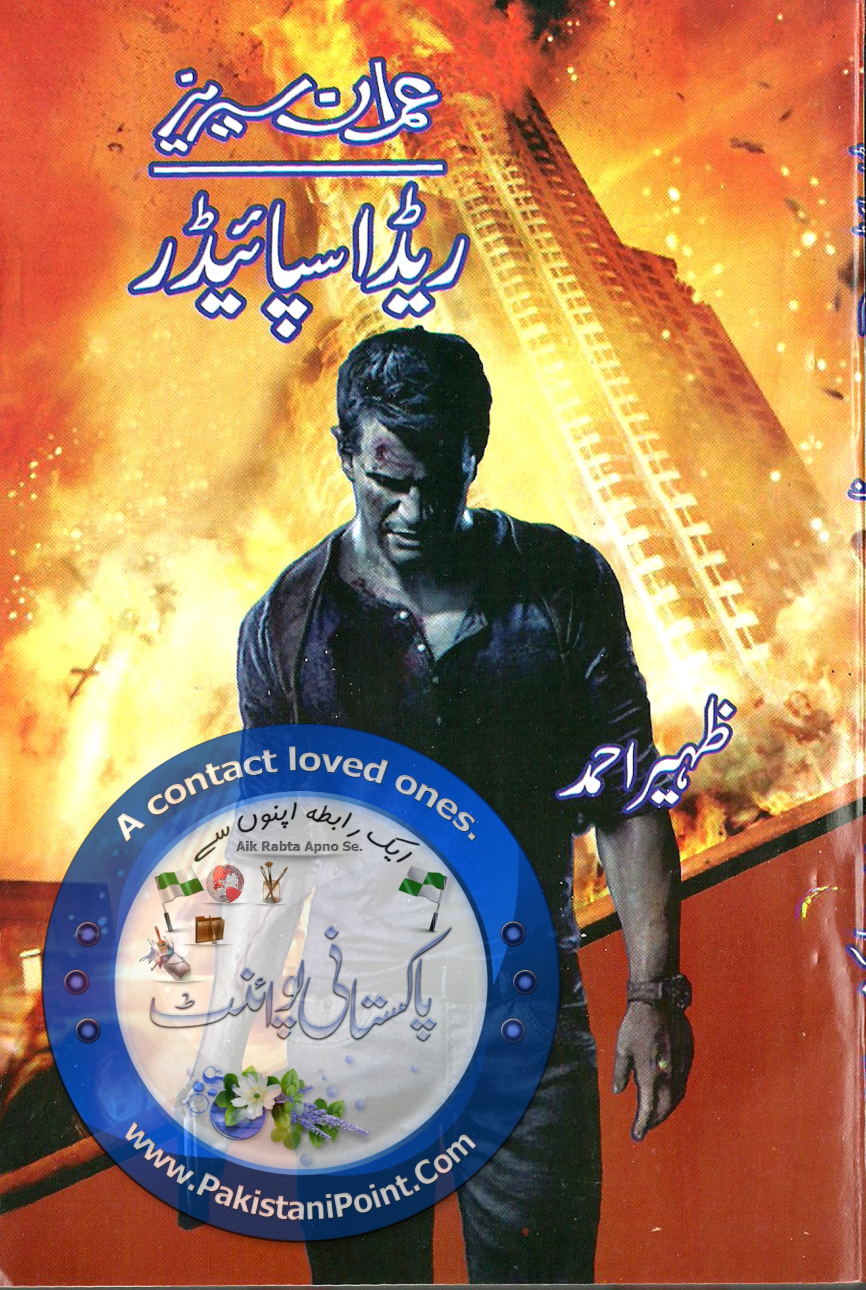
عمران سیریز
ریڈ اسپائیڈر
ظہیر احمد
A contact loved ones.
ایک رابطہ اپنوں سے
Aik Rabta Apno Se.
پاکستانی پوائنٹ
www.PakistaniPoint.Com

عمران سیریز نمبر 92B

ریڈ اسپائیڈر

حصہ دوم

ظہیر احمد

وقار عظیم پاکستانی پوائینٹ ڈاٹ کام

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

جملہ حقوق دائمی بحق ناشران محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام' مقام کردار' واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں' بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 120/-

Mob 0333-6106573 .0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

محترم قارئین۔

السلام علیکم میرے نئے ناول "ریڈ اسپائیڈر" کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اس کہانی کا عروج جاننے کے لئے آپ انتہائی بے چین ہوں گے اور جلد سے جلد دوسرا حصہ پڑھنا چاہتے ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طور پر کم نہیں ہیں۔

ضلع شیخوپورہ سے شیخ سعید صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ اب تک ایسا کوئی ناول نہیں ہے جو میں نے نہ پڑھا ہو اور سارے ناول پڑھنے کے بعد میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ واقعی اس صدی کے بہترین رائٹروں میں سے ایک ہیں جنہوں نے عمران سیریز کی دنیا میں جگہ بنا لی ہے اور اب عمران سیریز کے بہترین رائٹروں میں آپ کا نام لیا جا سکتا ہے۔ آپ کے خاص نمبرز اور ماورائی نمبرز اپنی مثال آپ ہوتے ہیں جن میں عمران کے ساتھ آپ کرنل فریدی اور ان کے ساتھیوں اور میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کو لاتے ہیں اور آپ میں یہ صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے کہ آپ ہر کردار کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور اسے اس کے اصل مقام پر رکھ کر کہانی کا تانہ بانہ بنتے ہیں تاکہ پڑھنے والا کوئی قاری اپنے پسندیدہ کرداروں کی ہمت، ان کی جدوجہد اور ان کی ذہانت سے مستفید ہو سکے۔ آپ سے التماس ہے کہ آپ ان عظیم

کرداروں کو ایک ساتھ اکٹھا کریں اور اس بار ایسا مشن ترتیب دیں کہ یہ کردار ایک دوسرے کے خلاف طبع آزمائی کرنے کی بجائے ایک بین الاقوامی مجرم یا مجرم تنظیم کے خلاف کام کریں۔اور مشترکہ طور پر کارنامہ سرانجام دیں۔ امید ہے آپ میری اس خواہش کو ضرور پورا کریں گے۔

محترم شیخ سعید صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ میں ہمیشہ آپ کی پسند کو مدنظر رکھ کر ناول تحریر کرتا ہوں تاکہ میرا لکھا ہوا ہر ناول آپ کے بہترین معیار کا حامل ہو اور قارئین کے ہر طبقے میں اپنی جگہ بنا سکے اور اب تک میں اپنی اس کوشش میں کامیاب رہا ہوں۔ آپ کی خواہش سر آنکھوں پر۔ بہت جلد پلاٹینیم نمبر آپ کے ہاتھوں میں ہوگا جس میں آپ کو یہ تینوں عظیم کردار ایک ساتھ نظر آئیں گے۔ اب یہ کردار ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں یا ایک دوسرے کے خلاف۔ یہ تو ناول لکھنے اور مکمل ہونے پر ہی معلوم ہوگا۔ تب تک کے لئے میں بھی انتظار کرتا ہوں۔ آپ بھی کریں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

فلوریا شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں کرسی پر بیٹھی ایک فائل سامنے رکھے اسے پڑھنے میں مصروف تھی۔ وہ خاصی پرکشش عورت تھی۔ خاص طور پر اس کی آنکھیں خوابیدہ سی نظر آتی تھیں۔ اس کے گہرے براؤن رنگ کے بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ اس نے جینز کی پینٹ اور شرٹ کے اوپر سیاہ لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اچانک سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس'' ......فلوریا نے کہا۔

''مادام۔ ولنگٹن سے جے ڈی کی کال ہے۔ وہ آپ سے کوئی خاص بات کرنا چاہتا ہے''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی لیکن انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''جے ڈی۔ وہ کون ہے''......فلوریا نے چونک کر پوچھا۔

''وہ مراکو کا سیکنڈ چیف ہے اور یہاں بھی مراکو کے ساتھ آتا

رہا ہے‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’اوہ اچھا۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ کراؤ بات‘‘۔ فلوریا نے کہا۔

’’ہیلو۔ جے ڈی بول رہا ہوں‘‘...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

’’فلوریا بول رہی ہوں جے ڈی۔ کوئی خاص بات جو تم نے فون کیا ہے‘‘...... فلوریا نے کہا۔

’’کیا تمہارا کوئی تعلق پاکیشیا کے علی عمران سے ہے‘‘...... جے ڈی نے کہا تو فلوریا بے اختیا اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

’’تم کیوں پوچھ رہے ہو‘‘...... فلوریا نے کہا۔

’’پہلے تم بتاؤ تو آگے بات ہو گی‘‘...... جے ڈی نے کہا۔

’’ہاں ہے‘‘...... فلوریا نے کہا۔

’’اس عمران کے بارے میں اگر میں تمہیں ایک ایسی بات بتا دوں جس سے تمہاری جان بچ جائے تو بتاؤ کہ مجھے کیا انعام دو گی‘‘...... جے ڈی نے کہا۔

’’کھل کر بات کرو۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو‘‘...... فلوریا نے تیز لہجے میں کہا۔

’’مراکو اور عمران کے درمیان طویل فون کال ہوئی ہے۔ میں نے وہ کال سن لی ہے۔ اس میں تمہارا بھی نام آیا ہے اس لئے کہہ

رہا ہوں کہ اگر میں مخبری کروں تو کیا دو گی‘‘...... جے ڈی نے کہا۔

’’تم کیا لینا چاہتے ہو‘‘...... فلوریا نے کہا۔

’’دو لاکھ ڈالر دو تو بات ہو سکتی ہے‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے بشرطیکہ اس کال میں میرے فائدے کی کوئی بات ہوئی تو‘‘...... فلوریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’میں تمہیں فون پر کال ٹیپ سنوا دیتا ہوں‘‘...... جے ڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد دو آدمیوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سنائی دینے لگی۔ جیسے جیسے گفتگو آگے بڑھ رہی تھی فلوریا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے آ رہے تھے اور اس کے ہونٹ بھنچتے چلے جا رہے تھے اور پھر جب گفتگو ختم ہوئی تو فلوریا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

’’تم نے سن لی ٹیپ۔ اب بتاؤ کہ تمہارے لئے یہ کال واقعی فائدے مند ہے یا نہیں‘‘...... جے ڈی نے کہا۔

’’تم نے بہت اہم خبر دی ہے جے ڈی اس لئے میں تمہیں ڈبل معاوضہ بھجوا سکتی ہوں لیکن ایک شرط کے ساتھ‘‘...... فلوریا نے کہا۔

’’کون سی شرط‘‘...... جے ڈی نے چونک کر پوچھا۔

’’شرط یہ ہے کہ تم کسی بھی پیشہ ور قاتل کے ذریعے حتمی طور پر

اس مراکو کا خاتمہ کرا دو۔ اس قتل کا معاوضہ بھی میں علیحدہ دوں گی۔ مراکو نے میرے خلاف مخبری کر کے موت کو اپنا مقدر بنا لیا ہے''...... فلوریا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تمہاری شرط پر بھی کام ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے تمہیں میرا تحفظ بھی کرنا ہو گا اور مجھے مراکو کی تنظیم پر قبضہ کرنے میں مدد بھی دینا ہو گی''...... جے ڈی نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم بے فکر ہو کر کام کرو۔ میں آج ہی تمہیں ڈبل معاوضہ بھجوا دیتی ہوں اور جب مراکو ختم ہو جائے گا تو پھر تمہاری اطلاع پر باقی کام بھی ہو جائے گا۔ یہ میرا وعدہ رہا''...... فلوریا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جلد ہی میں تمہیں خوشخبری سناؤں گا''...... جے ڈی نے کہا تو فلوریا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''اس عمران کو لارکاٹ کے بارے میں بھی علم ہو چکا ہے اور یہاں کے بارے میں بھی اور اب لامحالہ یہ لوگ یہاں آئیں گے یا لارکاٹ جائیں گے یا دو گروپ بنا کر دونوں جگہوں پر جائیں گے''...... فلوریا نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر تک بیٹھی سوچتی رہی۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انتھونی بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''فلوریا بول رہی ہوں جوگاریا سے''...... فلوریا نے کہا۔

''اوہ آپ۔ کیسے فون کیا ہے''...... دوسری طرف سے انتھونی نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انتھونی۔ تمہیں یہ اطلاع تو مل چکی ہو گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میزائل اسٹیشن کے خلاف کام کرنے کے لئے پر تول رہی ہے''...... فلوریا نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن ایسا تو اس صورت میں ہو سکتا ہے جب انہیں معلوم ہو کر میزائل اسٹیشن کہاں ہے۔ وہ اسے اسرائیل میں ہی تلاش کرتے رہ جائیں گے''...... انتھونی نے جواب دیا۔

''وہ بے حد ذہین اور فعال لوگ ہیں۔ پہلے ریڈ اسپائیڈر کے سپر چیف کو اطلاع ملی کہ انہیں علم ہو گیا ہے کہ میزائل اسٹیشن جوگاریا میں ہے اس لئے سپر چیف نے اسرائیل کے پرائم منسٹر سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہم جوگاریا میں انہیں الجھائیں تاکہ اس دوران لارکاٹ میزائل اسٹیشن سے میزائل کو فائر کیا جا سکے۔ چنانچہ میں اپنے سیکشن سمیت یہاں آ گئی اور ابھی ابھی مجھے مصدقہ اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ اطلاع بھی مل چکی ہے کہ میزائل اسٹیشن اگر ہو سکتا ہے تو لارکاٹ میں ہو سکتا ہے''...... فلوریا نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ یہ۔ یہ سب''...... انتھونی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے فلوریا کی

بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"میں درست کہہ رہی ہوں انتھونی۔ میں نے خود اپنے کانوں سے وہ ساری بات چیت سنی ہے جس میں اس سروس کے لئے کام کرنے والے خطرناک ایجنٹ عمران نے خود یہ بات کی ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ کب تک اسرائیل کا مشن مکمل ہو جائے گا تاکہ ہم اتنی دیر تک انہیں یہاں اس انداز میں الجھائیں کہ وہ تمہاری طرف اس دوران رخ ہی نہ کر سکیں"...... فلوریا نے کہا۔

"چار ہفتے لگ جائیں گے"...... انتھونی نے کہا۔

"یہ تو خاصا طویل عرصہ ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس دو گروپوں کی صورت میں دونوں جگہوں پر پہنچ جائے اس لئے میں نے تمہیں فون کر کے آگاہ کیا ہے۔ تم چاہو تو اسرائیل کے پرائم منسٹر کو اطلاع دے سکتے ہو تاکہ وہ اپنی کوئی ایجنسی وہاں میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے لئے بھیج دیں"...... فلوریا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اطلاع دے دوں گا"...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"...... فلوریا نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈوسان بول رہا ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"فلوریا بول رہی ہوں ڈوسان"...... فلوریا نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا کیونکہ ڈوسان اس کے سیکشن کا عملی طور پر انچارج تھا اس لئے سب اسے سوائے فلوریا کے بلیک باس کہتے تھے۔ ڈوسان ایکریمین ایجنسیوں میں طویل وقت گزار چکا تھا اس لئے وہ بے حد تربیت یافتہ اور تیز آدمی تھا۔ اس کی وجہ سے فلوریا سیکشن نے بے شمار شاندار کارنامے سرانجام دیئے تھے۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"حتمی اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جوگاریا پہنچ رہی ہے اور اب ہم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے"...... فلوریا نے کہا۔

"یس مادام۔ لیکن ان کے بارے مین اطلاع اگر پیشگی مل جائے تو زیادہ آسانی ہو گی"...... ڈوسان نے جواب دیا۔

"پیشگی تو بتا رہی ہوں تمہیں۔ پھر کیسی پیشگی اطلاع"...... فلوریا نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ یہ لوگ پاکیشیا سے لازماً کسی قریبی ملک پہنچیں گے اور وہاں سے بذریعہ طیارہ یا بذریعہ بحری جہاز جوگاریا آئیں گے اور ظاہر ہے یہ میک اپ میں ہوں گے۔ اگر پاکیشیا سے ان کے بارے میں اطلاع مل جائے کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔ ان میں مرد کتنے ہیں اور عورتیں کتنی ہیں تو انہیں ٹریس کرنے میں آسانی ہو گی"...... ڈوسان نے کہا۔

"انہیں زیادہ سے زیادہ اتنا معلوم ہے کہ میزائل اسٹیشن جوگاریا

میں ہے لیکن جوگاریا اتنا چھوٹا جزیرہ بھی نہیں ہے کہ ائیر پورٹ سے باہر آتے ہی انہیں میزائل اسٹیشن نظر آ جائے گا اس لئے لامحالہ وہ یہاں کسی ہوٹل میں یا کسی پرائیوٹ رہائش گاہ میں رہیں گے اور ان کے لئے میزائل اسٹیشن کو ٹریس کرنے کا سب سے آسان راستہ یہی ہو گا کہ وہ مجھے ٹریس کر لیں اور مجھ سے آ کر اس کے بارے میں پوچھ سکیں۔ انہیں میرے آفس اور میرے کلب کے بارے میں مکمل معلومات مل چکی ہیں اس لئے لامحالہ وہ سیدھے یہاں آئیں گے اس لئے ان کے خاتمے کا سب سے آسان طریقہ یہی ہے کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت میرے کلب اور آفس کو گھیر لو اور ہر مشکوک آدمی کا خاتمہ کر دو''...... فلوریا نے کہا۔

''تو کیا آپ اپنے آفس میں ہی رہیں گی''...... ڈوسان نے کہا۔

''نہیں۔ میں سیکنڈ پوائنٹ پر شفٹ ہو رہی ہوں اس لئے اگر ان کے خاتمے کے لئے تمہیں آفس اور کلب دونوں کو میزائلوں سے اڑانا پڑے تب بھی تم دریغ نہ کرنا۔ البتہ میں اپنے طور پر بگ سنیک کے ساتھ مل کر ان کے خلاف کام کروں گی''...... فلوریا نے کہا۔

''یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں آج ہی تمام انتظامات مکمل کراتا ہوں''...... ڈوسان نے جواب دیا۔

''اوکے''...... فلوریا نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر اس

نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''روزی۔ ہم فوری طور پر اس آفس کو کلوز کر کے سیکنڈ پوائنٹ پر شفٹ ہو رہے ہیں۔ تم بھی وہاں پہنچ جانا اور بگ سنیک کو میرے آفس میں بھجوا دو''...... فلوریا نے کہا۔

''کیوں مادام''...... دوسری طرف سے روزی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہاں کے بارے میں اطلاع مل چکی ہے اور وہ لوگ یہاں حملہ کریں گے جبکہ اب یہ آفس ان کے لئے ٹریپ کا کام دے گا''...... فلوریا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے مادام۔ میں فون کو وہاں شفٹ کر کے خود بھی وہاں پہنچ جاتی ہوں''...... روزی نے جواب دیا۔

''بگ سنیک کو بھجوا دو''...... فلوریا نے کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فلوریا نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک قوی ہیکل آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ ایکریمین تھا۔ اس کا چہرہ بھی اس کی جسامت کی طرح چوڑا اور بڑا تھا۔ یہ بگ سنیک تھا۔ فلوریا کا ڈرائیور اور اس کا ایکشن میں ساتھی بھی تھا۔ فلوریا نے بگ سنیک کی مدد سے بے شمار کارنامے سرانجام دیئے تھے۔ بگ سنیک فطری طور پر بے حد دلیر،

انتہائی حوصلہ مند اور بہترین لڑاکا تھا۔

''بگ سنیک۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے خلاف کام کرنے یہاں آ رہی ہے۔ انہیں اس کلب اور آفس کے بارے میں معلومات مل چکی ہیں اس لئے میں نے ڈوسان کو کہہ دیا ہے کہ وہ یہاں کا گھیراؤ کرے اور پھر چاہے اس پورے کلب اور اس آفس کو میزائلوں سے اڑانا پڑے تو اڑا دے۔ اس سروس کا خاتمہ ضروری ہے۔ ہم اب سیکنڈ پوائنٹ پر شفٹ ہو رہے ہیں لیکن ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے نہیں رہیں گے بلکہ ہم علیحدہ اس سروس کے خلاف کام کریں گے۔ تمہارے اندر مشکوک افراد کو چیک کرنے کی خصوصی حس موجود ہے۔ تم پہلے مجھے سیکنڈ پوائنٹ پر پہنچا دو اور پھر جب کسی فلائٹ کی آمد ہو گی تو تم ائیر پورٹ پر رہو گے اور اس کے بعد شہر میں چیکنگ کرو گے۔ جیسے ہی کوئی مشکوک آدمی نظر آئے تم نے فوری طور پر ٹرانسمیٹر پر مجھے اطلاع دینی ہے تاکہ میں اسے چیک کر کے اس کا خاتمہ کر سکوں''...... فلوریا نے کہا۔

''یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں انہیں پاتال سے بھی گھسیٹ لاؤں گا''...... بگ سنیک نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ جاؤ۔ جا کر گاڑی تیار کراؤ۔ میں اپنا مخصوص سامان لے کر آ رہی ہوں''...... فلوریا نے کہا تو بگ سنیک سلام کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

ہوگاریا براعظم افریقہ کا ملک تھا اور جوگاریا جزیرے کا تمام تر رابطہ ہوگاریا سے ہی تھا۔ ہوگاریا سے لوکل فلائٹ بھی جوگاریا کے لئے پرواز کرتی تھی اور بڑے مسافر بردار جہاز بھی جسے عرف عام میں لانچ کہا جاتا تھا وہ سب ہوگاریا سے ہی جوگاریا آتے جاتے رہتے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت ہوگاریا کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے یہاں ہوگاریا پہنچا تھا۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے اور ان کے پاس سیاحت کے بین الاقوامی کارڈز بھی موجود تھے۔

''عمران صاحب۔ آپ نے صرف ایک کمرہ بک کرایا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ یہاں زیادہ دیر رکنے کا ارادہ نہیں رکھتے''...... صفدر نے کہا۔

''ہم نے جوگاریا جانا ہے لیکن جوگاریا جانے سے پہلے کچھ آرام کر لیا جائے تو بہتر ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب تم ہمارے سامنے بچوں جیسی باتیں نہ کیا کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم براہ راست مشن پر جانے سے پہلے اس کے متعلق حتمی معلومات حاصل کرتے ہو اور چونکہ جوگاریا کے لئے تمام آمدورفت ہوگاریا سے ہوتی ہے اس لئے لامحالہ میزائل اسٹیشن کے لئے بھی یہیں سے سامان وغیرہ بھجوایا جاتا رہا ہو گا اس طرح یہاں سے آسانی سے اس بارے میں معلومات مل سکتی ہیں''...... جولیا نے جواب دیا تو عمران سمیت سب ساتھیوں نے چونک کر جولیا کی طرف دیکھا۔

''کمال ہے۔ افریقی ملک میں شاید خواتین کی عقل کام کرنا شروع کر دیتی ہے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ اب مس جولیا نے جذباتیت جھٹک دی ہے اس لئے اب وہ دوبارہ فارم میں آ رہی ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''اچھا۔ پھر تو تنویر سے باقاعدہ ہمدردی کا اظہار کیا جانا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ وہ کیوں''...... تنویر نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیونکہ جولیا نے جذباتیت کو جھٹک دیا ہے اور جذباتیت کا مسئلہ تمہارے ساتھ ہی رہتا تھا۔ دوسرے لفظوں میں جولیا نے تمہیں جھٹک دیا ہے اس لئے تم سے ہمدردی ضروری ہے''...... عمران نے

مسکرا کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''میں نے تم دونوں سے چھٹکارہ حاصل کر لیا ہے۔ اب تم دونوں صرف میرے ورکنگ ساتھی ہو اور بس۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں''...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''پھر بھی تنویر کو مبارک باد دینی چاہئے''...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب چونک پڑے۔

''پھر میری بات''...... تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ تمہیں شکایت تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے انداز میں ورکنگ نہیں کرتی۔ بس جاسوسی، تعاقب اور نگرانی وغیرہ کرتی رہتی ہے۔ اب جولیا نے کہہ دیا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ ورکنگ کرے گی اور میری ساتھی ہو گی۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا جولیا''...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

''فضول باتوں کی ضرورت نہیں ہے سمجھے تم''...... تنویر کے بولنے سے پہلے جولیا نے سرد اور انتہائی غیر جذباتی لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ جب آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ فلوریا کہاں موجود ہے تو آپ اب یہاں رک کر کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں''...... خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ فلوریا یہاں سے واپس ایکریمیا چلی گئی ہو تو کیا ہم اس کے پیچھے ایکریمیا چلے جائیں گے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہاں سے آپ کو اس بارے میں معلومات مل جائیں گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ جولیا نے درست کہا ہے۔ معلومات یہاں سے زیادہ آسانی سے مل سکتی ہیں۔ میں نے ٹائیگر کو پہلے ہی یہاں بھجوا دیا تھا۔ اس کی کال آئے گی تو بات آگے بڑھ ہی جائے گی"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ کو معلومات مراکو سے ملی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ مراکو کے کسی آدمی نے یہ اطلاع فلوریا تک پہنچا دی ہو کیونکہ اس نے خود بتایا ہے کہ اس کے بڑے گہرے تعلقات فلوریا سے رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ مراکو کی فطرت کو میں جانتا ہوں وہ اس ٹائپ کا آدمی نہیں ہے۔ البتہ اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ یہاں ایسی کون سی ایجنسی یا گروپ ہو سکتا ہے جو جوگاریا میں میزائل اسٹیشن کے لئے سامان وغیرہ مہیا کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ یہ سب کیسے بتا سکتا ہے۔ وہ تو ایکریمیا میں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہاں وہ آتا جاتا رہتا ہے اور یہاں اس کی تنظیم کا آفس بھی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود چھوٹے سے بٹن کو پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے ایکریمیا اور ناراک کے رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مراکو بول رہا ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی مراکو کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہوگاریا سے بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ میں آپ کو خود فون کرنے کے لئے انتہائی بے چین تھا لیکن آپ کا کوئی نمبر مجھے معلوم نہ تھا۔ میں نے پاکیشیا دارالحکومت کی انکوائری سے معلوم کیا تو آپ کے نمبر سے کسی سلیمان نے بتایا کہ آپ ملک سے باہر ہیں اور اس کا کوئی رابطہ آپ سے نہیں ہے"...... مراکو نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میرے نائب جے ڈی نے میری اور آپ کے درمیان ہونے والی گفتگو ٹیپ کر کے جوگاریا میں فلوریا کو سنوائی اور پھر فلوریا سے میرے قتل کا باقاعدہ سودا کر لیا کہ وہ کسی پیشہ ور

قاتل کے ذریعے مجھے فوری طور پر ہلاک کرا دے گا کیونکہ میں نے فلوریا کے بارے میں تفصیل آپ کو بتائی تھی۔ اس طرح وہ ساتھ ہی میری تنظیم اور میری پراپرٹی پر بھی قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ مجھے اس کی اطلاع مل گئی اور میں نے اس سے پوچھ گچھ کر کے اس کا خاتمہ کر دیا۔ میں آپ کو بھی بتانا چاہتا تھا کہ فلوریا اب پوری طرح ہوشیار ہو چکی ہے اور ہوسکتا ہے کہ اب وہ فوری طور پر بلیک کوبرا کلب کے نیچے موجود اپنے آفس سے بھی غائب ہو جائے اور فلوریا کا گروپ اب یقیناً آپ کو جوگاریا میں ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا''...... مراکو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اب فلوریا کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب ہمیں اس میزائل اسٹیشن کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ کیا یہاں ہوگاریا میں کوئی ایسا گروپ ہے جو اس بارے میں کوئی کلیو دے سکے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ میں تو ایسے کسی گروپ سے واقف نہیں ہوں کیونکہ میں تو وہاں صرف ایک دو روز کے لئے جاتا ہوں اور وہ بھی جوگاریا میں اور وہاں اپنا کام کر کے واپس آ جاتا ہوں۔ البتہ اگر آپ کہیں تو جوگاریا میں میرا اسسٹنٹ روکی آپ کو اسسٹ کر سکتا ہے''...... مراکو نے کہا۔

''کیا نمبر ہے روکی کا''...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

''تم اسے پرنس آف ڈھمپ کا نام بتا دو۔ مجھے ضرورت ہوئی تو میں خود ہی اس سے رابطہ کر لوں گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں''...... مراکو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا یہاں رکنا فائدہ مند ثابت ہوا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے مبہم سے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ اس فلوریا سے آپ کو سب کچھ معلوم ہو سکتا تھا۔ ادھر ادھر ٹامک ٹوئیاں مارنے کی بجائے ہمیں اس فلوریا کا سراغ لگانا چاہئے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے لیکن اب یہ فلوریا لامحالہ کہیں چھپ گئی ہو گی یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جوگاریا سے ایکریمیا یا کسی یورپی ملک چلی گئی ہو''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور''...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ پرنس اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ یہاں ہوگاریا میں ابھی تک ایسا کوئی گروپ ٹریس نہیں

ہو سکتا۔ صرف ایک آدمی ملا ہے جس نے بتایا ہے کہ اسرائیل سے براہ راست بحری جہاز جوگاریا پہنچتے تھے جن میں بڑے بڑے کنٹینر ہوتے تھے لیکن یہ سلسلہ بھی اب کافی عرصے سے بند ہو چکا ہے اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ اوور''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اس آدمی کو لازماً اس عورت فلوریا کے بارے میں معلوم ہو گا جو وہاں کام کرتی رہی ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''آپ ہوگاریا پہنچ گئے ہیں یا نہیں۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میں ہوگاریا کے ہوٹل بلیومون کے کمرہ نمبر ایک سو گیارہ میں موجود ہوں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''میں اس آدمی کو ساتھ لے آتا ہوں۔ آپ اس سے تفصیل خود ہی معلوم کر لیں۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یہ آدمی کون ہے۔ اس کی تفصیل بتاؤ۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اس آدمی کا نام رابن ہے اور یہ جوگاریا کے ساحل پر ایک ہوٹل ریڈ نائٹ میں بطور سپروائزر طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے۔ پھر وہاں اس کا جھگڑا کسی بڑے گروپ سے ہو گیا تو یہ ہوگاریا آ گیا اور اب یہاں ایک ہوٹل میں سپروائزر ہے۔ اوور''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے لے کر یہاں آ جاؤ لیکن جلدی۔ ہمارے

پاس ضائع کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی نہیں ہے۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔

''کیا یہ ضروری ہے عمران صاحب کہ اس آدمی کو فلوریا کے بارے میں تمام تفصیل کا علم ہو''...... صفدر نے کہا۔

''ضروری تو نہیں ہے لیکن ساحل سمندر پر واقع کسی کلب میں کام کرنے والا آدمی ضرورت سے زیادہ ہوشیار ہوتا ہے ورنہ ایسے ماحول میں وہ چند روز بھی نہیں چل سکتا اور ٹائیگر نے بتایا ہے کہ وہ وہاں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اسے کافی کچھ معلوم ہو گا اور ویسے بھی ہم نے امکانات پر کام کرنا ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ جو کچھ ہم سوچیں وہ درست بھی ہو''۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم سب باہر لابی میں جا کر بیٹھو۔ میں نہیں چاہتا کہ یہ آدمی ہم سب کو اکٹھے دیکھے۔ جولیا چاہے تو یہاں بیٹھی رہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں بھی جا رہی ہوں۔ ہم ذرا ادھر ادھر گھومیں پھریں گے تب تک تم اپنا کام کر لو''...... جولیا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ عمران نے اس پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اٹھ کھڑے ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کمرے میں اکیلا رہ گیا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ باہر ایکریمین میک اپ میں ٹائیگر موجود تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا جو اپنے قدوقامت اور انداز سے قدیم دور کا کوئی بحری قذاق دکھائی دیتا تھا۔ بڑے بڑے بال اور بڑی بڑی اور بھاری مونچھوں نے اس کے چہرے کو واقعی رعب دار بنا رکھا تھا۔ اس نے جینز کی پینٹ اور سیاہ رنگ کی فل بازو شرٹ پہنی ہوئی تھی۔

''آ جاؤ اندر''...... عمران نے دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اور وہ آدمی اندر آ گئے۔ عمران نے دروازہ بند کر دیا اور پھر ان دونوں کو بیٹھنے کا کہہ کر وہ خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہی جیب سے بھاری مالیت کے کرنسی نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اپنے سامنے میز پر رکھ لی۔ گڈی دیکھ کر رابن نہ صرف چونک پڑا بلکہ اس کی آنکھوں میں تیز چمک بھی ابھر آئی تھی۔

''مسٹر رابن۔ یہ پوری گڈی آپ کی ہو سکتی ہے بشرطیکہ آپ میرے سوالوں کے درست جواب دے دیں اور یہ بھی میں بتا دوں کہ اگر ہم اتنی مالیت کے نوٹ آپ کو چند معمولی باتوں کے عوض دے سکتے ہیں تو اگر آپ نے غلط بیانی کی یا دھوکہ دینے کی کوشش کی تو پھر انہیں کئی گنا کر کے واپس بھی لیا جا سکتا ہے اور آپ اگرچہ بوڑھے آدمی ہیں لیکن ضرورت کے لئے میں آپ کے ساتھ

بدتر سلوک بھی کر سکتا ہوں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''جناب۔ آپ جو پوچھیں گے اگر وہ مجھے معلوم ہوا تو میں درست جواب دوں گا''...... رابن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''آپ جوگاریا میں طویل عرصہ رہے ہیں اور آپ نے اسرائیل سے بحری جہازوں پر کنٹینرز بھی آتے دیکھے ہیں۔ وہاں ایک اسرائیلی عورت جس کا نام فلوریا ہے بلیک کوبرا کلب کے نیچے رہتی تھی۔ مجھے اس فلوریا کے بارے میں تفصیلات چاہئیں''...... عمران نے رابن کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ تو انتہائی دل پھینک عورت ہے اور پورے جوگاریا میں اسے سب جانتے ہیں۔ آپ اس کے بارے میں کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ ویسے میں بلیک کوبرا کلب تو بے شمار بار گیا ہوں لیکن مجھے نیچے آفس وغیرہ کا علم نہیں ہے''...... رابن نے جواب دیا۔

''فلوریا جوگاریا میں ہے لیکن کہیں چھپ گئی ہے۔ ہم نے اسے ٹریس کرنا ہے۔ کیا آپ بتائیں گے کہ اسے کیسے ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ کوئی ایسا کلیو بتائیں جو قابل عمل بھی ہو اور ہم اس فلوریا تک پہنچ سکیں''...... عمران نے کہا۔

''فلوریا کے بارے میں سنا تھا کہ اس کا پورا گروپ ہے لیکن اس کے ایک آدمی کو میں جانتا ہوں۔ اس کا نام بگ سنیک ہے۔ یہ آدمی سائے کی طرح ہر وقت فلوریا کے ساتھ لگا رہتا تھا اور کہا

جاتا تھا کہ وہ فلوریا کا باڈی گارڈ بھی ہے، ڈرائیور بھی اور اس کا دوست بھی۔ ویسے وہ انتہائی قوی ہیکل آدمی ہے اور وہ ماسٹر فائٹر بھی ہے اور اچھا نشانے باز بھی۔ میں نے ایک بار اسے ایک کلب میں لڑتے ہوئے دیکھا تھا۔ چار انتہائی خوفناک لڑاکوں سے وہ ایک ہی لڑ رہا تھا اور پھر اس نے ان چاروں کا خاتمہ کر دیا۔ اگر آپ بگ سنیک کو ٹریس کر لیں تو فلوریا تک آپ آسانی سے پہنچ سکتے ہیں''...... رابن نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اس کا حلیہ اور اس کے قدوقامت کی تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا تو رابن نے تفصیل سے حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں بتا دیا اور خود ہی اس نے یہ بھی بتا دیا کہ وہ عام طور پر ایک مخصوص ٹائپ کا لباس پہنتا ہے۔

''اس کے علاوہ اور کچھ جانتے ہو تو وہ بھی بتا دو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں جناب۔ سوری جناب۔ اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں بتا سکتا جناب''...... رابن نے جواب دیا۔

''اچھا۔ اس فلوریا کا حلیہ اور تفصیل''...... عمران نے کہا تو رابن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تفصیل بتا دی۔

''ٹھیک ہے۔ یہ گڈی تمہاری ہوئی''...... عمران نے گڈی اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو رابن نے اس طرح گڈی جھپٹی جیسے چیل گوشت پر جھپٹتی ہے اور بجلی کی سی تیزی سے اس نے گڈی

جیب میں ڈال لی۔

''شکریہ جناب۔ اب ایک بات میں از خود بتا دوں کہ اگر آپ بگ سنیک کو تلاش کرنا چاہتے ہیں تو جوگاریا میں ایک کلب ہے جسے بلیو اسکائی کلب کہا جاتا ہے۔ بڑا بدنام کلب ہے اور اس کا مالک بلیو اسکائی، بگ سنیک کا انتہائی گہرا دوست ہے اور بگ سنیک روزانہ لازماً اس کلب میں شراب پینے جاتا ہے اور اگر بگ سنیک جوگاریا سے باہر گیا ہوا ہو تو بلیو اسکائی کو اس کا لازماً علم ہوتا ہے''...... رابن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ شکریہ''...... عمران نے کہا تو رابن اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہو گیا۔

''تم اسے باہر چھوڑ کر واپس آ کر میری بات سنو''...... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر وہ رابن سمیت کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''فلوریا کو ہمارے جوگاریا پہنچنے کی اطلاع مل چکی ہے اس لئے لازماً اس نے وہاں ہمارے خلاف جال بچھا رکھا ہو گا اور میں اس فلوریا سے یہ کنفرمیشن چاہتا ہوں کہ کیا یہ میزائل اسٹیشن جوگاریا میں ہے یا لارکاٹ میں اس لئے تم فوری طور پر جوگاریا پہنچو۔ وہاں اس بگ سنیک کو تلاش کر کے اس کے ذریعے فلوریا کے بارے میں

معلومات حاصل کرو لیکن یہ کام تمہیں جس قدر جلد ممکن ہو سکے کرنا ہو گا کیونکہ ہم تمہاری اطلاع کے بعد یہاں سے روانہ ہوں گے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یس باس۔ میں ابھی طیارہ چارٹرڈ کرا کر جوگاریا چلا جاتا ہوں‘‘...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

’’تمہارے پاس رقم ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’یس باس۔ میں نے آتے ہی یہاں کے ایک کلب سے مشین کے ذریعے بڑی بھاری رقم حاصل کر لی تھی‘‘...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

’’اوکے۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اسے ٹریس کر کے مجھے اطلاع دو‘‘...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے سلام کیا اور مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب عمران کے ساتھی کمرے میں آئے تو عمران نے انہیں ساری بات بتا دی۔

’’اب تم کمرے لے لو۔ شاید ہمیں کل تک یہاں رہنا پڑے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہم جوگاریا کیوں نہ چلے جائیں تاکہ جیسے ہی یہ بگ سنیک ملے اس کے ذریعے فلوریا کو ٹریس کر کے کام کو آگے بڑھایا جاسکے‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’فلوریا اکیلی نہیں ہے۔ اس کا پورا سیکشن جوگاریا میں کام کر رہا ہو گا اور یقیناً وہ کسی گروپ کے منتظر ہوں گے اس لئے اکیلا ٹائیگر

زیادہ آسانی سے یہ کام کر لے گا۔ پھر وہ بدنام کلبوں کے لوگوں کو ڈیل کرنا جانتا ہے۔ اس لئے فکر کرنے کی کوئی بات نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں اس کے معاملے ٹانگ اڑانی چاہئے‘‘...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

فلوریا کا سیکنڈ پوائنٹ ایک رہائشی کوٹھی تھی۔ یہاں اس نے باقاعدہ ایک ٹارچنگ روم بھی بنایا ہوا تھا اور آفس بھی۔ یہاں کا انچارج ایک آدمی ہیگرڈ تھا جو مستقل یہاں رہتا تھا۔

فلوریا اس وقت اس پوائنٹ کے آفس میں موجود تھی۔ بگ سنیک اور ڈوسان دونوں جوگاریا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے گروپ کو ٹریس کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملی تھی کہ اچانک سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فلوریا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ فلوریا بول رہی ہوں''...... فلوریا نے کہا کیونکہ اس کے نزدیک یہ انتہائی محفوظ نمبر تھا۔

''بگ سنیک بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے بگ سنیک کی آواز سنائی دی۔

''اوہ تم۔ کوئی خاص بات''...... فلوریا نے چونک کر کہا۔

''مادام۔ ایک آدمی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے اکیلا ہوگاریا سے جوگاریا پہنچا ہے۔ میں ایئر پورٹ پر موجود تھا کیونکہ ایک گھنٹے بعد شیڈول فلائٹ آنے والی تھی اور میں اسے چیک کرنا چاہتا تھا۔ اچانک میں نے محسوس کیا کہ وہ آدمی مجھے دیکھ کر چونک پڑا اور اس کے انداز سے مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ مجھے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ میں بھی اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ وہ آدمی وہیں ایئر پورٹ پر ہی گھومتا رہا۔ پھر ایک گھنٹے بعد جب مطلوبہ فلائٹ آئی تو میں نے اسے چیک کیا لیکن اس میں مشکوک گروپ نہ تھا تو میں وہاں سے نکل کر بلیو اسکائی کلب چلا گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ وہ آدمی بھی بلیو اسکائی کلب پہنچ گیا تھا جس پر مجھے وہ آدمی مشکوک لگا ۔ اب بھی وہ بلیو اسکائی کلب میں موجود ہے جبکہ میں کاؤنٹر سے آپ کو کال کر رہا ہوں۔ وہ اکیلا آدمی ہے۔ ایکریمین ہے اور بظاہر عام سا آدمی لگتا ہے''...... بگ سنیک نے کہا۔

''لیکن وہ تمہاری نگرانی کیوں کر رہا ہے۔ اگر اسے کوئی ایمرجنسی تھی اور وہ طیارہ چارٹرڈ کرا کر آیا تھا تو پھر وہ ایک گھنٹہ وہاں ایئر پورٹ پر ہی کیوں گھومتا رہا تھا۔ وہ یقیناً کوئی مشکوک آدمی ہے۔ تم اسے فوراً اغوا کر کے یہاں لے آؤ۔ اس سے پوچھ گچھ کرنا ہو گی تب اس کی اصلیت کا پتہ چل سکے گا''...... فلوریا نے کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فلوریا نے رسیور رکھا اور میز کے کنارے پر

موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

''ہیگرڈ۔ بگ سنیک ایک آدمی کو لے کر آرہا ہے۔ اسے ٹارچنگ روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑ کر پھر مجھے اطلاع دینا''...... فلوریا نے کہا۔

''یس مادام''...... اس آدمی نے جواب دیا اور واپس باہر چلا گیا۔

''یہ آدمی کون ہوسکتا ہے۔ بگ سنیک سے اس کا کیا تعلق ہو سکتا ہے''...... فلوریا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اپنے اس سوال کا جواب وہ خود نہ دے سکتی تھی۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد اس نے کال بیل کی مخصوص آواز سنی تو وہ سمجھ گئی کہ بگ سنیک اس آدمی کو لے کر آیا ہے۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور بگ سنیک اندر داخل ہوا۔

''کیا ہوا''...... فلوریا نے چونک کر پوچھا۔

''میں اسے بے ہوش کر کے لے آیا ہوں مادام۔ ہیگرڈ اسے ٹارچنگ روم میں لے گیا ہے۔ آپ نے اسے ہدایت کی تھی''۔ بگ سنیک نے کہا۔

''ہاں۔ بیٹھو''...... فلوریا نے کہا۔

''شکریہ۔ مادام''...... بگ سنیک نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

''کیسے اسے بے ہوش کیا اور کیسے اسے لے کر آئے ہو۔ تفصیل بتاؤ''...... فلوریا نے پوچھا۔

''آپ سے فون پر بات کرنے کے بعد میں خود اس کی سیٹ پر چلا گیا۔ میں نے اس سے اپنا تعارف کرایا تو اس نے جوابی تعارف میں بتایا کہ اس کا نام ٹائیگر ہے اور اس کا تعلق ایکریمیا کی ایک تنظیم بلیک گن سے ہے اور وہ اپنی تنظیم کے ایک کام کے سلسلے میں پہلی بار یہاں آیا ہے۔ جس پر میں نے اسے کہا کہ میں اس کام میں اس کی بھرپور مدد کرسکتا ہوں جس پر اس نے کام بتایا کہ وہ بلیو اسکائی سے ملنا چاہتا ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ بلیو اسکائی میرا بہترین دوست ہے اور میں اس کی ملاقات اس سے کرا سکتا ہوں تو وہ خوش ہوگیا۔ میں نے کاؤنٹر پر جا کر ویسے ہی رسیور اٹھا کر بات کی اور پھر میں نے جا کر اسے بتایا کہ بلیو اسکائی ملنے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہ فوراً میرے ساتھ چل پڑا۔ میں اسے ایک کمرے میں لے آیا اور اندر داخل ہوتے ہی میں نے یکلخت اس کی کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کے ہک کی ضرب لگا دی۔ وہ بے ہوش ہو گیا تو میں اسے اٹھا کر عقبی راستے سے باہر آ گیا۔ پھر اسے کار میں ڈال کر یہاں لے آیا''...... بگ سنیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اگر وہ اتنی آسانی سے مار کھا گیا ہے تو پھر وہ واقعی عام آدمی ہی ہو گا''...... فلوریا نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔ بگ سنیک

سے یہ تفصیل سن کر اسے خاصی مایوسی ہوئی تھی۔

"پھر کیا حکم ہے۔ گولی مار کر اس کی لاش گٹر میں ڈال دی جائے"...... بگ سنیک نے کہا۔

"چلو اب جب وہ آ ہی گیا ہے تو اس سے پوچھ گچھ بھی کر لیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے اس سے کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے"...... فلوریا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی بگ سنیک بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے آفس سے نکل کر ایک راہداری سے گزر کر ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہوئے جہاں ٹارچنگ کا تقریباً ہر طرح کا سامان موجود تھا اور سامنے دیوار کے ساتھ لوہے کی کرسیاں قطار میں موجود تھیں جن میں سے کونے والی ایک کرسی پر ایک آدمی راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ کمرے میں ہیگرڈ بھی موجود تھا۔

"اس کی تلاشی لی ہے ہیگرڈ"...... فلوریا نے کہا۔

"یس مادام۔ اس کی جیب سے ایک زیرو فائیو ٹرانسمیٹر اور بھاری تعداد میں کرنسی نکلی ہے"...... ہیگرڈ نے جواب دیا۔

"ٹرانسمیٹر۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ عام آدمی نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق واقعی کسی بڑی تنظیم سے ہے"...... فلوریا نے چونک کر کہا۔

"یس مادام۔ میرا خیال ہے کہ جس تنظیم کا اس نے نام لیا ہے

وہ صرف دھوکہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ آدمی ہمارے دشمنوں میں سے ہی ہے"...... بگ سنیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیگرڈ۔ سپیشل میک اپ واشر سے اس کا میک اپ واش کرو"...... فلوریا نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... ہیگرڈ نے کہا اور ایک کونے میں موجود ٹرالی کی طرف بڑھ گیا جس پر ایک بڑا سا میک اپ واشر موجود تھا جس پر سرخ رنگ کا کپڑا چڑھا ہوا تھا۔ ہیگرڈ ٹرالی کو دھکیلتا ہوا اس بے ہوش آدمی کی کرسی کے قریب لے آیا اور پھر اس نے کپڑا ہٹا کر ایک طرف رکھا اور ایک شفاف شیشے کا بنا ہوا بڑا سا کنٹوپ اٹھا کر اس نے اس بے ہوش آدمی کے سر اور چہرے پر چڑھا کر اسے کلپ کر دیا اور پھر اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد کنٹوپ میں سرخ رنگ کی گیس بھرنا شروع ہو گئی اور اس آدمی کا چہرہ اس سرخ رنگ کی گیس میں غائب ہو گیا۔ کچھ دیر بعد گیس غائب ہونا شروع ہو گئی اور اس کا چہرہ نظر آنے لگ گیا لیکن ہلکی سی سرخی کی وجہ سے ابھی اس کا چہرہ واضح طور پر نظر نہ آ رہا تھا۔ پھر ہیگرڈ نے کلپ کھول کر کنٹوپ ہٹایا تو فلوریا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس آدمی کا چہرہ ویسے ہی تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ اپنے اصل چہرے میں ہے اس لئے پاکیشیائی تو نہیں ہو سکتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ یہ ان کا ایکریمین فارن ایجنٹ ہو"...... فلوریا نے کہا۔

''یس مادام۔ ایسا ہی ہو گا''...... بگ سنیک نے فوراً ہی فلوریا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ''...... فلوریا نے کہا تو ہیگرڈ نے آگے بڑھ کر اس آدمی کے چہرے پر زور زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو ہیگرڈ پیچھے ہٹ گیا۔ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کرسی میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔

''تمہارا کیا نام ہے''...... فلوریا نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں تمہارے اس آدمی کو بتا چکا ہوں کہ میرا نام ٹائیگر ہے اور اسے یہ بھی بتا چکا ہوں کہ میرا تعلق کس تنظیم سے ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ میری تنظیم انتہائی طاقتور ہے۔ اسے جیسے ہی خبر ملی کہ تم لوگوں نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے تو پھر تم پر عذاب ٹوٹ پڑے گا اور تمہیں کہیں بھی پناہ نہ مل سکے گی''...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ دھمکیاں دینا بند کرو۔ تمہاری تنظیم ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی نہ تمہاری لاش کبھی سامنے آئے گی۔ تم یہ بتاؤ کہ تمہارا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہے''...... فلوریا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب۔ وہ کون ہے''...... ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے انداز سے ہی فلوریا سمجھ گئی کہ اس آدمی کا کوئی تعلق پاکیشیائی ایجنٹوں سے نہیں ہے ورنہ وہ اس طرح کبھی جواب نہ دیتا بلکہ چونک پڑتا۔

''سنو۔ جو سچ ہے وہ بتا دو تو تمہاری زندگی بچ سکتی ہے۔ تم چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ہوگاریا سے جوگاریا آئے اور پھر تم بگ سنیک کو دیکھ کر اس کے گرد وہیں ایئر پورٹ پر ہی گھومتے رہے۔ پھر تم اس کے پیچھے بلیو اسکائی کلب پہنچ گئے۔ تمہاری ان حرکات کی وجہ کیا ہے۔ تم بگ سنیک کی نگرانی اور تعاقب کیوں کر رہے تھے''...... فلوریا نے کہا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''میرا نام فلوریا ہے''...... فلوریا نے جواب دیا۔

''یہ بگ سنیک تمہارا آدمی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں''...... فلوریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے بتایا گیا تھا کہ یہ آدمی بلیو اسکائی کا خاص آدمی ہے اور مجھے اس کا باقاعدہ حلیہ بھی بتایا گیا تھا لیکن اس آدمی کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہ بتایا گیا تھا۔ پھر یہ مجھے ایئر پورٹ پر ہی نظر آ گیا تو میں وہیں رک گیا۔ پھر یہ بلیو اسکائی کلب گیا تو میں کنفرم ہو گیا کہ میں درست آدمی تک پہنچ گیا ہوں۔ اس کے بعد یہ خود ہی میری ٹیبل پر آ گیا اور اس نے مجھے بلیو اسکائی سے ملوانے کا کہا اور پھر مجھے ایک

کمرے میں لے گیا اور وہاں میری کنپٹی پر ضرب لگا کر اس نے مجھے بے ہوش کیا اور اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے''...... ٹائیگر نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کس نے اس کے بارے میں بتایا تھا''...... فلوریا نے کہا۔

''ایکریمیا کے ایک کلب بلیک گن کے جنرل مینجر ہارڈی نے۔ وہ یہاں جوگاریا میں طویل عرصے تک اس بلیو اسکائی کلب میں بطور اسسٹنٹ مینجر کام کرتا رہا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم ہمارے کام کے آدمی نہیں ہو اور ہمارے لئے بے کار ہو اس لئے تمہیں گولی مار دینی چاہئے''۔ فلوریا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے کہ تم مجھے ہلاک کر دینا چاہتی ہوں۔ میری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے، کوئی مخالفت بھی نہیں ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اسی لئے تو تمہیں گولی ماری جا رہی ہے۔ ہیگرڈ۔ اسے گولی مار کر اس کی لاش گٹڑ میں پھینک دینا''...... فلوریا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''یس مادام''...... ہیگرڈ نے جواب دیا۔

''آؤ بگ سنیک۔ یہ کام اب ہیگرڈ خود کر لے گا''...... فلوریا نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے ساتھ کھڑے بگ سنیک سے

کہا۔

''یس مادام''...... بگ سنیک نے جواب دیا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔

''اب میرے لئے کیا حکم ہے مادام''...... بگ سنیک نے کہا۔

''وہی کام کرتے رہو جو پہلے کر رہے تھے۔ یہ گروپ کسی بھی وقت آ سکتا ہے''...... فلوریا نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی اپنے آفس کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ آفس میں پہنچ کر وہ بیٹھی ہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ فلوریا بول رہی ہوں''...... فلوریا نے کہا۔

''ڈوسان بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے ڈوسان کی بھاری آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... فلوریا نے کہا۔

''مادام۔ ابھی تک تو کوئی مشکوک گروپ سامنے نہیں آیا۔ ہم پورے جوگاریا میں چیکنگ کر رہے ہیں''...... ڈوسان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ چیکنگ کرتے رہو۔ یہ لوگ کسی بھی وقت یہاں آ سکتے ہیں''...... فلوریا نے جواب دیا۔

''یس مادام۔ ویسے اگر آپ اجازت دیں تو میں ہوگاریا میں کسی گروپ سے رابطہ کروں کیونکہ یہ لوگ بہرحال ہوگاریا سے ہی یہاں پہنچیں گے''...... ڈوسان نے کہا۔

''وہ کیسے انہیں چیک کرے گا''...... فلوریا نے پوچھا۔

''وہ بھی مشکوک افراد کو چیک کرے گا۔ ابھی تو ہمارے پاس بھی کوئی واضح اطلاع نہیں ہے''...... ڈوسان نے کہا۔

''نہیں۔ اس طرح ہم الجھ بھی سکتے ہیں۔ تم یہیں چیکنگ کرتے رہو۔ وہ آئیں گے تو بہرحال یہیں''...... فلوریا نے کہا۔

''یس مادام''...... ڈوسان نے جواب دیا تو فلوریا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''یہ لوگ آخر کیوں نہیں آ رہے۔ کہیں یہ لارکاٹ نہ چلے گئے ہوں''...... فلوریا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس کے ذہن میں خیال آیا کہ وہ لارکاٹ میں انتھونی سے بات کرے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ اس کے ذمے یہاں کی ڈیوٹی تھی اور وہ یہاں تک ہی محدود رہنا چاہتی تھی۔

لارکاٹ بہت بڑا جزیرہ تھا۔ اس کا شمالی حصہ گھنے جنگلات سے ڈھکا ہوا تھا جبکہ تمام تر آبادی جنوبی سمت میں تھی۔ لارکاٹ پر قدیم دور سے ایک بادشاہ کی حکومت تھی اور اس بادشاہ کی نسل ہی اس جزیرے پر مسلسل حکومت کرتی چلی آئی تھی لیکن لارکاٹ میں بادشاہ کو کنگ کی بجائے پرنس کہا جاتا تھا۔ پرنس کا تعلق لارکاٹ کے ایک قدیمی لیکن طاقتور قبیلے سے تھا۔ اس قبیلے کا نام ہوگاشو تھا اس لئے بادشاہ کو پرنس ہوگاشو کہا جاتا تھا۔

موجودہ دور میں پرنس ہوگاشو صرف نام کا ہی بادشاہ تھا جبکہ وہاں ایک کونسل تھی جس کے ممبران کی تعداد دس تھی۔ ان میں سے پانچ ممبران کو عوام باقاعدہ انتخاب کے ذریعے منتخب کرتے تھے جبکہ باقی پانچ میں سے دو کو پرنس ہوگاشو نامزد کرتا تھا اور باقی تین کا تعلق ہوگاشو قبیلے سے ہی ہوتا تھا۔

ان کی یہ سیٹیں موروثی ہوتی تھیں۔ کونسل کا فیصلہ تقریباً حتمی ہوتا

تھا۔ البتہ اس کے خلاف اپیل پرنس کو کی جا سکتی تھی لیکن پرنس کونسل کے معاملات میں مداخلت نہ کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ لارکاٹ پر عملی طور پر اصل حکمرانی اس کونسل کی ہی تھی جسے پرنسل کونسل کہا جاتا تھا۔

لارکاٹ ایسا جزیرہ تھا جو قدرتی حسن سے مالامال تھا اور یہاں کے قوانین اس انداز کے بنائے گئے تھے کہ یہاں سوائے قتل او دوسروں پر جبر کرنے کے باقی سب کچھ کیا جا سکتا تھا جو دوسر کسی علاقے میں نہ کیا جا سکتا تھا۔

یہاں بے شمار نائٹ کلب، کیسنو اور جوئے خانے موجود تھے جن کے معاملات میں وہاں کی پولیس سرے سے مداخلت ہی کرتی تھی۔ البتہ پرنس کونسل نے شمالی علاقے سے جنگلات کو کا جرم قرار دیا تھا کیونکہ یہ گھنے جنگلات سیاحوں کے لئے بے کشش رکھتے تھے۔ البتہ حکومت کی طرف سے ان جنگلات میں شکاریوں اور سیاحوں کے لئے تمام سہولیات مہیا کی گئی تھیں اور ا جنگلات کی وجہ سے ہی پوری دنیا سے سیاح مرد اور عورتیں لارکا آتی جاتی رہتی تھیں کیونکہ ان گھنے جنگلات میں رہنے والے قب ابھی تک قدیم انداز میں ہی رہتے تھے۔ البتہ وہ اب وحشی قبیلے رہے تھے اس لئے سیاح ان کی قدیم بستیوں میں جاتے، فلمیں بناتے۔ ان کے رقص دیکھتے تھے جبکہ جنوبی لارکاٹ میں انتہائی جد ترین آبادی تھی۔

یہاں جدید ترین ماڈلز کی کاریں ہر وقت سڑکوں پر دوڑتی ن

آتی تھیں۔ جوئے خانوں میں کروڑوں ڈالرز کا جوا ہوتا تھا اور یہاں کے جوئے خانوں کی ایک روایت شروع سے ہی چلی آ رہی تھی اور اس پر آج بھی انتہائی سختی سے عمل کیا جاتا تھا۔ یہاں بے ایمانی نہیں کی جاتی تھی اور نہ کسی کو دانستہ لوٹا جاتا تھا اس لئے کوئی عام سا آدمی بھی لاکھوں ڈالرز جیت کر اطمینان سے واپس چلا جاتا تھا۔

اس وقت لارکاٹ کی ایک سڑک پر جدید ماڈل کی سیاہ رنگ کی کار تیزی سے شمالی علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی عقبی سیٹ پر لمبے قد اور طاقتور جسم کا مالک انتھونی بیٹھا ہوا تھا جبکہ کار ڈرائیور چلا رہا تھا جو مقامی آدمی تھا اور اس کا نام جارگا تھا۔ وہ یہاں لارکاٹ میں اسرائیل کی ایک خصوصی ایجنسی ریڈ زیرو کا انچارج تھا۔

ریڈ زیرو نامی ایجنسی اسرائیل کی خصوصی اور خفیہ ایجنسی تھی اور اس کا کام اسرائیل سے باہر دوسرے ممالک میں اسرائیل کے مفادات کا تحفظ کرنا تھا۔ یہ ایجنسی بے حد تربیت یافتہ افراد پر مشتمل تھی لیکن یہ ایجنسی سامنے نہ آتی تھی۔ اس کے آدمی دوسرے کاموں میں ملوث نظر آتے تھے اس لئے ان پر کوئی شک نہ کر سکتا تھا۔

انتھونی بھی لارکاٹ کے ایک کلب کا مالک تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ جنگلات سے ملنے والی ایک کیمیکل گوند کا بھی بڑا ڈیلر تھا۔

یہ گوند ادویات میں کام آتی تھی اور پوری دنیا میں اس کی مانگ تھی اور انتھونی اس کیمکل گوند جسے یہاں مقامی طور پر لیگائی کہا جاتا تھا، کا بڑا ایجنٹ اور ڈیلر تھا۔ جنوبی لارکاٹ میں اس کا علیحدہ آفس تھا جو لیگائی انٹرنیشنل کے نام سے قائم تھا اور انتھونی اس کا جنرل منیجر تھا۔ اس وقت بھی وہ بظاہر اس گوند کی سپلائی کے سلسلے میں ہی جا رہا تھا لیکن اصل کام ایجنسی کا ہی تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اسرائیل نے جو خفیہ میزائل اسٹیشن تیار کرایا ہے وہ شمالی لارکاٹ کے جنگلات کے ایک کونے میں ہے۔ یہ میزائل اسٹیشن زیر زمین تھا البتہ اس کے اوپر موجود درختوں کو ہٹا کر ان کی جگہ نقلی درخت لگا دیئے گئے تھے جو دور سے دیکھنے میں اصل درخت ہی نظر آتے تھے۔

اسرائیل نے لارکاٹ کے پرنس اور پرنس کونسل کو اس کے لئے بے پناہ مراعات دے کر اجازت حاصل کی تھی اور اس معاملے کو اس قدر خفیہ رکھا گیا تھا کہ سوائے انتھونی اور اس کے آدمیوں، پرنس اور پرنس کونسل کے ممبران کے اور کسی کو اس بارے میں معلوم نہ تھا۔ البتہ اسرائیل سے بحری جہازوں پر مشینری آتی رہی تھی جو انتھونی کے آدمیوں کے ذریعے یہاں بھیجی جاتی رہی تھی۔

اب یہ میزائل اسٹیشن تیار تھا لیکن ابھی میزائل یہاں نصب ہونا باقی تھے اور انتھونی کو آج ہی اطلاع ملی تھی کہ میزائل تیار ہونے کے قریب ہیں اس لئے آئندہ دو ہفتوں کے اندر کسی بھی روز ان کی تنصیب کی جا سکتی ہے۔ انتھونی اس لئے وہاں جا رہا تھا تاکہ

میزائلوں کے آنے پر انہیں انتہائی خفیہ طریقہ سے اس میزائل اسٹیشن تک لے جائے اور میزائلوں کے ساتھ آنے والے سائنس دانوں اور مشینری کو میزائل اسٹیشن تک پہنچانے کے تمام انتظامات کا بذات خود جائزہ لے سکے۔ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد کار جنگل میں داخل ہوگئی اور جنگل میں تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ جنگل میں بنے ہوئے لکڑی کے ایک بڑے سے کیبن کے سامنے پہنچ گئے تو ڈرائیور نے کار روک دی۔ کیبن کے باہر دو مسلح افراد موجود تھے جنہوں نے انتھونی کے کار سے نیچے اترتے ہی اسے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

انتھونی سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھا اور کیبن میں داخل ہو گیا۔ کیبن سے ایک سرنگ نما راستہ نیچے جا رہا تھا۔ وہ اس راستے پر چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ وہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا جو انتھونی کو دیکھ کر تیزی سے اٹھا اور اس نے مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔

''کیا پوزیشن ہے ریمنڈ''...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''آل از اوکے باس''...... ریمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بیٹھو''...... انتھونی نے ایک بڑی سی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ریمنڈ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ریمنڈ۔ جس کام کے لئے میزائل اسٹیشن تیار کیا گیا تھا وہ کام اب مکمل ہونے والا ہے۔ اسرائیل سے اطلاع ملی ہے کہ دو ہفتوں کے اندر میزائل یہاں پہنچ جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی سائنس دانوں کی ٹیم اور دوسری مشینری بھی ہو گی اور چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اس میزائل اسٹیشن کے خلاف کام کر رہی ہے اس لئے اعلیٰ حکام نے ہدایت کی ہے کہ اس کام میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو اور کسی کو بھی اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے اس لئے میں آیا ہوں تاکہ تمہیں بتا سکوں کہ اب تم لوگوں نے ہر وقت ریڈ الرٹ رہنا ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''ہم مسلسل ریڈ الرٹ رہتے ہیں باس۔ اس پورے علاقے میں جو سائنسی حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں ان کی موجودگی میں کوئی پرندہ بھی ہماری مرضی کے بغیر نہیں اڑ سکتا لیکن کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم ہے کہ یہاں کوئی میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے''...... ریمنڈ نے کہا۔

''نہیں۔ حکومت نے انہیں ڈاج دینے کے لئے جوگاریا میں بھی ایک فرضی میزائل اسٹیشن بنایا ہوا ہے تاکہ اگر انہیں معلوم بھی ہو جائے تو وہ یہاں کی بجائے جوگاریا میں ہی ٹکریں مارتے پھریں اور جوگاریا میں ریڈ اسپائیڈر کی سیکشن انچارج فلوریا اپنے سیکشن سمیت موجود ہے۔ اس نے مجھے فون کر کے بتایا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جوگاریا اور لارکاٹ دونوں کے بارے میں علم ہو گیا ہے

لیکن مجھے اس بات پر یقین نہیں آیا کیونکہ لارکاٹ میں تو یہ کام اس قدر خفیہ انداز میں ہوا ہے کہ باہر کے لوگ تو ایک طرف لارکاٹ کے رہنے والوں کو بھی اس کا آج تک علم نہیں ہو سکا۔ پھر بھی ہمیں ریڈ الرٹ تو رہنا ہی ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ ویسے بھی اگر وہ لوگ آئیں گے تو جنوبی لارکاٹ میں ہی آئیں گے۔ وہاں آپ کے آدمی موجود ہیں''...... ریمنڈ نے کہا۔

''وہاں ہمارا پورا سیکشن کام کر رہا ہے۔ تمام بڑے چوکوں، بندرگاہ اور ائیر پورٹ پر ہم نے میک اپ چیک کرنے والے اسٹارم کیمرے نصب کر رکھے ہیں۔ جیسے ہی یہ لوگ لارکاٹ میں داخل ہوں گے انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا''...... انتھونی نے جواب دیا۔

''یس باس۔ پھر یہاں کیا خطرہ ہو سکتا ہے''...... ریمنڈ نے حیرت سے کہا۔

''سنا ہے کہ یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ سروس ہے۔ اس سے اسرائیل تو اسرائیل، ایکریمیا بھی خوف زدہ رہتا ہے اس لئے ہم نے کسی صورت بھی غافل نہیں رہنا''...... انتھونی نے کہا تو ریمنڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹائیگر چارٹرڈ طیارے سے ہوگاریا سے جوگاریا پہنچا اور پھر ایئر پورٹ کے پبلک لاؤنج میں پہنچتے ہی اسے بگ سنیک نظر آ گیا جس کے بارے میں تفصیل اس آدمی نے بتائی تھی جسے ٹائیگر، عمران کے پاس لے گیا تھا۔

بگ سنیک کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ یہاں کچھ دیر تک رہے گا چنانچہ ٹائیگر اس کی نگرانی کرنے لگا اور پھر ایک فلائٹ آنے کے کچھ دیر بعد بگ سنیک کار میں بیٹھ کر بلیو اسکائی کلب پہنچ گیا۔ ٹائیگر بھی ایک ٹیکسی میں اس کے پیچھے بلیو اسکائی کلب پہنچ گیا۔ یہاں جب بگ سنیک نے اسے دیکھا تو وہ کاؤنٹر کی طرف مڑا اور پھر اس نے وہاں سے فون کرنا شروع کر دیا۔ اسے وہاں دیکھ کر بگ سنیک نے جو ردعمل ظاہر کیا تھا اسے دیکھ کر ٹائیگر سمجھ گیا کہ وہ اس کے بارے میں کسی کو اطلاع دے رہا ہے۔ ٹائیگر واش روم جانے کا بہانہ کر کے اٹھا اور اس کے عقب سے گزرا تو اس کے

کانوں میں مادام کے الفاظ پڑ گئے۔ اب ٹائیگر کنفرم ہو گیا تھا کہ وہ اس فلوریا کا ہی کام کرتا ہے اس لئے اب اس نے اسے یہاں سے اغوا کر کے کہیں لے جانے کا فیصلہ کیا۔

وہ واپس میز پر پہنچا ہی تھا کہ بگ سنیک خود ہی اس کی میز پر پہنچ گیا اور ٹائیگر نے اسے بتایا کہ وہ بلیو اسکائی سے ملنے آیا ہے تو اس نے اسے بلیو اسکائی سے ملوانے کی حامی بھر لی اور پھر وہ اسے لے کر ایک خالی کمرے میں داخل ہوا لیکن پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر اسے بے ہوش کرنے کے لئے کوئی کارروائی کرتا بگ سنیک نے اس پر سبقت حاصل کر لی اور ٹائیگر کی کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب نے اسے دنیا و مافیہا سے بے نیاز کر دیا تھا اور پھر اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو ایک ہال کمرے میں راڈز والی کرسی پر جکڑے ہوئے پایا۔

سامنے ایک کرسی پر ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ وہی بگ سنیک کھڑا تھا۔ قریب ہی ایک اور آدمی بھی موجود تھا۔ عورت کو دیکھ کر ٹائیگر فوراً سمجھ گیا کہ یہ فلوریا ہے۔ اس کے چہرے پر موجود گرمی کا احساس بتا رہا تھا کہ اس کا میک اپ بھی واش کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن اسے معلوم تھا کہ یہ سپیشل میک اپ کسی بھی میک اپ واشر سے واش نہیں ہو سکے گا اور پھر اس فلوریا سے ہونے والی بات چیت سے اس بات کی تصدیق بھی ہو گئی کہ یہی عورت ہی فلوریا ہے اور پھر فلوریا نے اسے پاکیشیائی ایجنٹ

ثابت کرنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر نے بہرحال اسے یقین دلا دیا کہ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے۔ اس پر فلوریا نے اپنے آدمی ہیگرڈ کو اسے گولی مارنے کا حکم دیا اور خود وہ بگ سنیک کے ساتھ کمرے سے باہر چلی گئی۔

''اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... ہیگرڈ نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ میں بے گناہ مارا جا رہا ہوں اس لئے کیا تم انسانیت کے نام پر اتنا کر سکتے ہو کہ مرنے سے پہلے مجھے چند منٹ دعا مانگنے کے لئے دے دو اور ایک گلاس پانی بھی پلا دو کیونکہ میرا تعلق جس مذہب سے ہے اس میں خصوصی دعا اور مرنے سے پہلے پانی پینے والے کو نجات مل جاتی ہے''...... ٹائیگر نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''او کے۔ تم چونکہ واقعی بے گناہ مارے جا رہے ہو اس لئے میں تمہاری یہ آخری خواہش ضرور پوری کروں گا۔ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم چند منٹ پہلے ہلاک ہوتے ہو یا چند منٹ بعد میں اور پھر میں نے خود ہی تمہیں گولیاں مارنی ہیں''...... ہیگرڈ نے کہا اور مشین پسٹل جیب میں ڈال کر وہ ایک کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں سے وہ شاید پانی کی بوتل اٹھانا چاہتا تھا اور اس کے مڑتے ہی ٹائیگر نے تیزی سے ٹانگ موڑی اور چند لمحوں بعد اس کے بوٹ کی ٹو بٹن پر جم چکی تھی۔

یہاں کرسیوں کی ایک پوری قطار موجود تھی لیکن ٹائیگر کو انسانی نفسیات کے مطابق پہلی کرسی پر جکڑا گیا تھا اس لئے اسے ٹانگ موڑ کر عقب میں لے جانے میں کسی وقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ اسی لمحے ہیگرڈ نے الماری کھول کر اس میں سے پانی کی ایک بوتل نکالی اور پھر الماری بند کر کے وہ واپس مڑا۔ چونکہ ٹائیگر کی مڑی ہوئی ٹانگ کرسی کے مخالف سمت میں تھی اس لئے ہیگرڈ کو اس کی مڑی ہوئی ٹانگ کا علم تک نہ ہو سکا۔

وہ پانی کی بوتل اٹھائے ٹائیگر کے قریب پہنچا اور اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹا کر پانی کی بوتل ٹائیگر کے منہ سے لگا دی۔ ٹائیگر نے دو گھونٹ پانی پیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کا دباؤ بٹن پر ڈالا تو اچانک کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کی کرسی کے راڈز غائب ہو گئے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب''...... ہیگرڈ نے بے اختیار پیچھے ہٹتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم فضا میں کسی پرندے کی طرح اٹھا اور پھر ہوا میں قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے نیچے جا گرا۔ پانی کی بوتل اس کے ہاتھ سے نکل کر نیچے گر گئی تھی۔

ٹائیگر نے اس کے ہٹتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر ایک ہاتھ اس کی گردن میں ڈالا اور اسے مخصوص انداز میں گھما کر نیچے پٹخ دیا تھا۔ نیچے گرتے ہی ہیگرڈ کا جسم آہستہ آہستہ پھڑکنے لگا۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا جا رہا تھا کیونکہ گردن میں بل پڑ جانے کی

وجہ سے اس کا سانس رک گیا تھا۔

ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے پھڑکتے ہوئے ہیگرڈ کے سر پر ایک ہاتھ رکھا اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر اس نے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو انتہائی تیزی سے ہیگرڈ کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ اس کا سانس بحال ہو گیا تھا لیکن وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

ٹائیگر نے جھک کر اس کے لباس کی تلاشی لی اور پھر اس کی ایک جیب میں موجود مشین پسٹل نکال کر اس نے اپنی جیب میں ڈال لیا اور پھر اس نے ہیگرڈ کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور کرسی کے عقب میں جا کر اس نے راڈز کا بٹن پریس کر دیا۔ کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی ہیگرڈ کے جسم کے گرد راڈز نمودار ہو گئے اور وہ اب راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے اسے دانستہ قطار کی تیسری کرسی پر جکڑا تھا تاکہ وہ پیر موڑ کر بٹن پریس نہ کر سکے کیونکہ وہ بہرحال یہاں کا انچارج تھا اس لئے اسے معلوم ہو گا کہ اس طریقے سے راڈز کو اوپن کیا جا سکتا ہے۔

ٹائیگر واپس مڑا۔ اب اس نے فلوریا کو کور کرنا تھا۔ چونکہ اس ہال کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آوازیں وہ پہلے ہی سن چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ ٹارچنگ ہال ساؤنڈ پروف ہے۔ وہ ایک طرف رکھی ہوئی میز کی طرف بڑھا۔ اس پر اس کا ٹرانسمیٹر اور دوسرا سامان موجود تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے آف کر دیا تاکہ

اچانک کال نہ آ جائے۔ ٹرانسمیٹر اور اس کا بٹوہ اپنی جیب میں ڈال کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس بٹوے میں موجود کرنسی اس کے کافی کام آ سکتی تھی۔

ٹائیگر نے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔ باہر ایک راہداری تھی۔ وہ دبے قدموں آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس پوری کوٹھی کو چیک کر چکا تھا لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ ایک کمرے کے دروازے کی دہلیز سے روشنی باہر آ رہی تھی۔ اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس کمرے کے اندر کوئی نہ کوئی موجود ہو گا لیکن وہ اسے چھیڑنے سے پہلے مکمل چیکنگ کر لینا چاہتا تھا اور پھر ایک کمرے کی الماری میں سے اسے اسلحہ کے ساتھ ساتھ بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹل بھی مل گئے۔

ٹائیگر نے ایک پسٹل اٹھایا اس میں میگزین ڈالا اور پھر اسے ہاتھ میں پکڑے وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں سے روشنی باہر آ رہی تھی۔ وہ چند لمحے دروازے کے سامنے رک کر کان لگائے اندر سے آنے والی ہلکی سی آوازیں سنتا رہا۔ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف نہ تھا اس لئے ہلکی ہلکی آوازیں باہر آ رہی تھیں اور اندر کوئی عورت بول رہی تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ فون پر کسی سے بات کر رہی ہو۔ ٹائیگر یہ آواز پہچان گیا۔ بولنے والی فلوریا تھی۔ ٹائیگر نے پیچھے ہٹ کر دروازے پر لات مار کر دھماکے سے دروازہ کھولا اور ساتھ ہی گیس پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔

دوسرے لمحے پسٹل سے یکے بعد دیگرے نکلنے والے کئی کیپسول کمرے کے فرش پر گر کر پھٹ گئے۔ سامنے میز کی دوسری طرف فلوریا بیٹھی ہوئی تھی۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا تھا لیکن پھر کیپسولوں کے فرش پر ٹوٹنے سے پھیلنے والی گیس کی وجہ سے وہ کرسی سے اٹھتے اٹھتے ہی دوبارہ کرسی پر گری اور اس کا جسم کرسی پر ہی ڈھیر ہو گیا۔

ٹائیگر ایک طرف ہٹ کر کھڑا تھا اور اس نے اپنا سانس بھی روک رکھا تھا۔ گیس کی رنگت دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کون سی گیس ہے اس لئے اسے یہ بھی معلوم تھا کہ یہ جس قدر زود اثر گیس ہے اتنی جلدی ہی فضا میں سے اس کے اثرات غائب ہو جاتے ہیں۔ کچھ دیر بعد اس نے آہستہ سے سانس لیا اور پھر جب اسے گیس کے اثرات محسوس نہ ہوئے تو اس نے تیز تیز سانس لینا شروع کر دیا۔ پھر وہ کمرے میں داخل ہو گیا۔ وہاں کرسی پر فلوریا ڈھلکی ہوئی پڑی تھی۔

ٹائیگر نے اسے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر اس آفس والے کمرے سے نکل کر وہ سیدھا اس ٹارچنگ روم میں آ گیا جہاں ہیگرڈ ویسے ہی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے فلوریا کو اس کے ساتھ والی کرسی پر ڈالا اور پھر کرسیوں کے عقب میں جا کر اس نے بٹن پریس کر دیا تو کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی راڈز نمودار ہوئے اور فلوریا بھی ان راڈز میں جکڑی گئی۔ ٹائیگر نے

کرسیوں کے عقب سے نکل کر سامنے آ کر فلوریا کے جسم پر موجود راڈز کو چیک کیا اور جب اسے تسلی ہو گئی کہ فلوریا ان راڈز سے عورت ہونے کے باوجود آسانی سے نہ نکل سکے گی تو وہ ایک بار پھر واپس مڑا۔

بگ سنیک اسے کوٹھی میں کہیں نہ ملا تھا اس کا مطلب تھا کہ وہ اس کوٹھی سے باہر جا چکا ہے۔ ٹائیگر فلوریا کو ہوش میں لے آنے سے پہلے اس کے آفس کی تلاشی لینا چاہتا تھا کہ شاید میزائل اسٹیشن کے بارے میں کوئی فائل اسے مل جائے لیکن مکمل تلاشی لینے کے باوجود جب اسے وہاں سے کچھ بھی نہ ملا تو ٹائیگر نے فون کا رسیور اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا اور پھر آفس سے نکل کر وہ بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ پھاٹک اندر سے لاکڈ نہ تھا۔ شاید بگ سنیک کے جانے کے بعد ہیگرڈ نے اسے اندر سے بند کرنا تھا لیکن ہیگرڈ کو اسے بند کرنے کی مہلت ہی نہ ملی تھی۔ ٹائیگر نے پھاٹک کو اندر سے لاکڈ کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے اس نے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اٹھایا تھا۔ اس نے الماری میں اینٹی گیس کی کئی بوتلیں پڑی دیکھی تھیں لیکن اس وقت اس نے بوتل اٹھائی نہ تھی۔ ایک بوتل اٹھا کر وہ واپس مڑا اور پھر اس ٹارچنگ روم میں پہنچ گیا۔ اس نے ہاتھ میں موجود بوتل کا ڈھکن کھولنا شروع کیا ہی تھا کہ رک گیا۔

اس کے ذہن میں نجانے بار بار یہ خدشہ کیوں آ رہا تھا کہ کہیں فلوریا عورت ہونے کی وجہ سے ان راڈز سے باہر نہ آ جائے۔ اس نے بوتل کو جیب میں ڈالا اور ایک بار پھر مڑ کر ٹارچنگ روم سے باہر آ گیا۔ اس نے رسی کا بنڈل تلاش کر کے راڈز کے ساتھ ساتھ فلوریا کو رسی کی مدد سے بھی کرسی سے باندھنے کا فیصلہ کر لیا تھا تاکہ کوئی خدشہ باقی نہ رہے۔

اس نے فلوریا سے بہت کچھ پوچھنا تھا اس لئے وہ کوئی رسک نہ لینا چاہتا تھا اور پھر ایک سٹور سے اسے نائیلون کی رسی کا ایک بنڈل مل گیا تو وہ اسے اٹھا کر واپس ٹارچنگ روم میں آیا تو ہیگرڈ ہوش میں آ چکا تھا اور وہ راڈز سے آزاد ہونے کی کوشش میں مصروف تھا۔

"تم۔ تم۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ تم کس طرح راڈز سے آزاد ہو گئے اور میں۔ میں"...... ہیگرڈ نے ٹائیگر کو دیکھتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ٹانگ موڑ کر پیر کی مدد سے عقبی بٹن پریس کر دیا تھا"...... ٹائیگر نے رسی کا بنڈل کھولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کاش۔ میں تمہیں دعا مانگنے کی مہلت نہ دیتا۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ بہت بڑی غلطی"...... ہیگرڈ نے کف افسوس ملتے ہوئے کہا۔

"اگر تم ایسا نہ کرتے تو پھر تم ایک بے گناہ پر ظلم کرتے"۔

ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے ہوش پڑی ہوئی فلوریا کو رسی کی مدد سے کرسی سے باندھنا شروع کر دیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو مادام تو پہلے ہی راڈز میں جکڑی ہوئی ہیں"...... ہیگرڈ نے کہا۔

"تم مرد ہو اور تمہارا جسم پھیلا ہوا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم ان راڈز سے باہر نہیں آ سکتے جبکہ یہ عورت ہے اور سمارٹ بھی ہے اس لئے یہ اپنے جسم کو سکوڑ کر کسی بھی طرح راڈز سے نکل سکتی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ یہ ایسا کچھ کرے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم۔ تم مجھے کھول دو ورنہ کسی بھی وقت تم پر قیامت ٹوٹ سکتی ہے"...... ہیگرڈ نے کہا۔

"میں تمہاری زبان بند کرنے کے لئے تم پر قیامت توڑ دیتا ہوں"...... ٹائیگر نے یکلخت جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا تو ہیگرڈ نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اب اس نے کبھی نہ بولنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔ ٹائیگر نے رسی سے فلوریا کو باندھ کر جیب سے اینٹی گیس کی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل کا دہانہ فلوریا کی ناک سے لگا دیا اور چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر وہ پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا جس پر پہلے فلوریا بیٹھی ہوئی

تھی۔

چند لمحوں بعد فلوریا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز اور رسی کی وجہ سے وہ اس قدر سختی سے جکڑی ہوئی تھی کہ پوری طرح کسمسا بھی نہ سکتی تھی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم آزاد ہو۔ ہیگرڈ۔ ہیگرڈ تم نے اسے چھوڑ دیا۔ کیوں''...... فلوریا نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نے مجھے دعا مانگنے کی مہلت دی اور میں نے ٹانگ موڑ کر کرسی کے عقبی طرف موجود بٹن کو پریس کر کے راڈز کھول لئے اور پھر اسے بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد تمہاری اس کوٹھی کے ایک کمرے سے میں نے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اٹھایا اور تمہارے آفس کا دروازہ کھول کر گیس اندر فائر کر دی اور تم بے ہوش ہو گئی۔ میں تمہیں اٹھا کر یہاں لے آیا اور راڈز میں جکڑ دیا۔ چونکہ تم عورت بھی ہو اور تربیت یافتہ بھی اس لئے میں نے تمہیں رسی سے بھی باندھ دیا ہے۔ یہ سب کچھ میں اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ تم مزید وقت ضائع نہ کرو''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تم۔ تم اب کیا چاہتے ہو''...... فلوریا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تمہارا خیال درست ہے۔ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ گو میرا براہ راست پاکیشیا سیکرٹ سروس کوئی تعلق سے نہیں ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا علی عمران میرا استاد ہے اور اس نے مجھے یہاں اس لئے بھیجا تھا کہ میں یہاں بگ سنیک کو ٹریس کر کے اس کی مدد سے تمہیں ٹریس کروں۔ اسے معلوم تھا کہ بگ سنیک تمہارا خاص آدمی ہے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ تم اور تمہارا گروپ یہاں ان کی تلاش میں مصروف ہے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ مراکو کے نائب جے ڈی نے تمہیں مراکو اور اس کے درمیان ہونے والی گفتگو کا ٹیپ سنوا دیا تھا۔ پھر جے ڈی چیک ہو گیا اور اسے ہلاک کر دیا گیا لیکن ظاہر ہے اب تم بلیک کوبرا کلب کے نیچے موجود اپنے آفس میں نہیں رہ سکتی تھی اور چونکہ اکیلے آدمی پر شک نہ پڑ سکتا تھا اس لئے میں یہاں اکیلا آیا تھا اور باقی تمہیں معلوم ہے کہ بگ سنیک الٹا مجھے یہاں تمہارے پاس لے آیا۔ اس طرح مجھے تمہیں تلاش نہ کرنا پڑا''...... ٹائیگر نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''لیکن تمہارا میک اپ تو واش نہیں ہو سکا تھا۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... فلوریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ میک اپ میرے استاد کا ایجاد کردہ ہے۔ دنیا کا کوئی میک اپ واشر میرے اس میک اپ کو واش نہیں کر سکتا''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم لوگ واقعی میرے تصور سے بھی زیادہ ایڈوانس ہو۔ اب بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو''...... فلوریا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''یہاں جوگاریا میں اسرائیل کا میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے۔ اس کی بھی تفصیل بتاؤ اور جو میزائل اسٹیشن لارکاٹ میں بنایا گیا ہے اس کی بھی تفصیل بتاؤ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہ ہی یہاں کوئی میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے اور نہ ہی لارکاٹ میں۔ یہ صرف ڈرامہ ہے محض ایک ڈرامہ اور کچھ نہیں''...... فلوریا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا خیال ہے کہ تم اس طرح مجھے ڈاج دے دو گی اور میں تمہاری باتوں پر یقین کر لوں گا تو یہ تمہاری بھول ہے۔ مجھے عورتوں پر مخصوص انداز کا تشدد کر کے بڑا لطف آتا ہے اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو۔ میں خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا۔ اس کے بعد باس جانے اور تم جانو۔ ورنہ میں تمہارا بھیانک حشر کروں گا ایسا بھیانک حشر کہ صدیوں تک تمہاری روح بلبلاتی رہے گی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میں نے جو کچھ کہا ہے درست کہا ہے''...... فلوریا نے دوٹوک اور سخت لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ تم نہیں بتانا چاہتی تو نہ بتاؤ۔ اب تمہارا آدمی ہیگرڈ سب کچھ بتائے گا''...... ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر

ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

''میں کیا بتا سکتا ہوں۔ میں تو بس مادام کا ملازم ہوں ایک حقیر سا ملازم''...... ہیگرڈ نے فوراً ہی کہا۔

''سنو ہیگرڈ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم فلوریا کے ملازم ہو لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ جو کچھ بڑوں کو معلوم نہیں ہوتا وہ سب کچھ ملازموں کو معلوم ہوتا ہے اور میں نے تمہیں اسی لئے زندہ رکھا تھا۔ اب اگر تم نہیں بتاؤ گے تو تمہیں زندہ رکھنے کا کوئی جواز نہ رہے گا اس لئے میں صرف ٹریگر دبا دوں گا اور تم زندگی سے محروم ہو جاؤ گے اور زندگی سب سے بڑی دولت ہے۔ اگر تم ہلاک ہو گئے تو پھر نہ فلوریا تمہاری کوئی مدد کر سکے گی اور نہ ہی کوئی اور۔ بولو۔ ہاں یا نہ میں جواب دو۔ اس کے علاوہ تم نے کچھ اور بولا تو میں گولی چلا دوں گا پھر تمہارا قصہ ختم''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا تم حلف دیتے ہوئے کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے''...... ہیگرڈ نے کہا۔

''ہیگرڈ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ نانسنس''...... فلوریا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے زندگی چاہئے مادام۔ اگر اس نے مجھے مار دیا تو میرے بچوں کا کیا ہو گا''...... ہیگرڈ نے اسی انداز میں جواب دیا۔

''میں حلف دیتا ہوں کہ تمہیں گولی نہیں ماروں گا لیکن شرط یہ ہے کہ سب کچھ سچ سچ بتا دو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو پھر سن لو کہ یہاں جوگاریا کے شمال مغربی علاقے لاہورا میں ایک میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے لیکن یہ ڈاجنگ میزائل اسٹیشن ہے۔ اصل میزائل اسٹیشن لارکاٹ میں بنایا گیا ہے۔ وہاں بھی مادام انچارج تھی۔ میں وہاں مادام کے ساتھ گیا تھا لیکن مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ میزائل اسٹیشن لارکاٹ کے شمالی جنگلات میں بنایا گیا ہے اور اب اسرائیل کی تنظیم ریڈ زیرو اس کی حفاظت کر رہی ہے۔ وہاں ریڈ زیرو ایجنسی کا انتھونی انچارج ہے اور اس کا تعلق ایک کلب سے ہے جسے ریڈ کلب کہا جاتا ہے۔ انتھونی اس کا مالک ہے''...... ہیگرڈ نے کہا اور پھر ٹائیگر کے پوچھنے پر اس نے انتھونی کے بارے میں وہ تمام تفصیل بتا دی جو وہ جانتا تھا۔ اس کے لہجے میں بدستور خوف کا عنصر تھا۔

''اوکے۔ تم نے اپنی زندگی بچا لی ہے۔ ہاں تو فلوریا۔ اب تم بتاؤ۔ جس طرح سچ بول کر ہیگرڈ نے اپنی جان بچا لی ہے اسی طرح تم بھی چاہو تو اپنی زندگی بچا سکتی ہو''...... ٹائیگر نے فلوریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہیگرڈ نے صرف اپنی جان بچانے کے لئے تم سے جھوٹ بولا ہے''...... فلوریا نے جواب دیا۔ وہ واقعی انتہائی تربیت یافتہ عورت تھی۔

''اوکے۔ تم اس طرح نہیں مانو گی۔ ٹھیک ہے ابھی تمہاری زبان بھی سب کچھ اگل دے گی''...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور کوٹ کی ایک مخصوص جیب سے تیز دھار خنجر نکال کر وہ اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ فلوریا کچھ سمجھتی ٹائیگر کا بازو گھوما اور ہال یکلخت فلوریا کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

ٹائیگر نے اس کی ناک کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کاٹ دیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ دوسری چیخ مارتی ٹائیگر کا بازو دوبارہ گھوما اور فلوریا کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا لیکن دوسرے لمحے ٹائیگر یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ فلوریا کا جسم یکلخت اس طرح جھٹکے کھانے لگا جیسے اس کی روح نکل رہی ہو اور پھر چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ وہ واقعی ہلاک ہو چکی تھی۔

''اوہ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ ویری بیڈ۔ اسے کیا بیماری تھی کہ صرف نتھنے کاٹنے سے یہ ہلاک ہو گئی ہے''...... ٹائیگر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ مادام ہلاک ہو گئی۔ ویری سیڈ''...... ہیگرڈ نے کہا۔

''اب تم بتاؤ کہ یہاں کہاں میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے۔ اس کی پوری تفصیل بتاؤ''...... ٹائیگر نے ہیگرڈ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ میں تو صرف یہاں رہتا ہوں''...... ہیگرڈ نے جواب دیا لیکن ٹائیگر نے فوراً محسوس کر لیا کہ فلوریا کی ہلاکت کے ساتھ ہی ہیگرڈ کے بولنے کا انداز تبدیل ہو گیا ہے۔ خنجر ٹائیگر کے ہاتھ میں موجود تھا جسے دیکھ کر ہیگرڈ کی جان جا رہی تھی لیکن وہ

خود کو کافی حد تک سنبھالے ہوئے تھا۔

''سنو۔ تمہارا میرا معاہدہ اس وقت تک قائم رہ سکتا ہے جب تک تم سچ بولو گے لیکن اب تم جھوٹ بول رہے ہو''...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم۔ میں نے جو کچھ پہلے بتایا ہے وہ بھی مادام فلوریا نے مجھے بتایا تھا۔ مادام کے آدمی بگ سنیک کو سب علم ہو گا۔ مجھے نہیں''...... ہیگرڈ نے کہا۔

''اس بگ سنیک کو کیسے بلایا جا سکتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اسے تو مادام ہی بلا سکتی تھی''...... ہیگرڈ نے جواب دیا۔

''اوکے۔ یہ بتاؤ کہ مادام کا باقی سیکشن کہاں ہے اور کون اس کا انچارج ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''سیکشن انچارج ڈوسان ہے۔ اس کے ساتھ سیکشن کے تمام افراد ہیں''...... ہیگرڈ نے جواب دیا۔

''اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ وہ یہاں کبھی نہیں آیا۔ صرف فون پر اس سے بات ہوتی ہے''...... ہیگرڈ نے جواب دیا۔

''اوکے۔ پھر تم چھٹی کرو''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

''تم۔ تم نے حلف دیا ہے''...... ہیگرڈ نے گڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لیکن تم جھوٹ بول رہے ہو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مم۔ مم۔ میں سچ بول رہا ہوں''...... ہیگرڈ نے کہا لیکن دوسرے لمحے ٹائیگر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے خنجر کو اس کی شہ رگ میں اتار دیا۔ ہیگرڈ کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلیں اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ ہلاک ہو گیا تو ٹائیگر نے خنجر اس کی گردن سے نکالا اور اسے اس کے لباس سے صاف کر کے اس نے جیب میں رکھا اور پھر مڑ کر وہ دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ آفس والے کمرے میں موجود تھا۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر کے اس پر عمران کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا اور پھر بار بار کال دینا شروع کر دی۔

''یس۔ پرنس اٹنڈنگ یو۔ اوور''..... چند لمحوں بعد عمران کی سنجیدہ آواز سنائی تو ٹائیگر نے اسے ہیگرڈ سے ملنے والی معلومات تفصیل سے بتا دیں۔

''گڈ شو''..... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''اب آپ حکم دیں تو میں اس ڈوسان کو ٹریس کر کے اس سے پوچھ گچھ کروں۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ ہیگرڈ نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے۔ میں نے اسرائیل سے معلوم کر لیا ہے کہ اصل میزائل اسٹیشن لارکاٹ میں ہے۔ جوگاریا میں بھی میزائل اسٹیشن موجود ہے لیکن وہ صرف ڈاجنگ میزائل اسٹیشن ہے اور ویسے بھی میں نے چیک کر لیا تھا کہ

اصل میزائل اسٹیشن لارکاٹ میں ہی ہونا چاہئے تھا۔ تم نے بڑی اہم بات معلوم کر لی ہے کہ یہ میزائل اسٹیشن شمالی لارکاٹ میں ہے اور انتھونی اس کا انچارج ہے۔ تم اب میک اپ کر کے وہاں سے براہ راست لارکاٹ پہنچ جاؤ۔ ہم بھی وہیں پہنچ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر وہ ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں نہ صرف مردانہ لباس موجود تھے بلکہ وہاں میک اپ باکس بھی موجود تھا۔ شاید یہ کمرہ ہیگرڈ کے استعمال میں تھا۔

ٹائیگر نے لباس تبدیل کیا اور پھر اس نے میک اپ باکس سے اپنے چہرے پر موجود میک اپ کے اوپر دوسرا میک اپ کر لیا تاکہ بگ سنیک اسے پہچان نہ سکے۔ چونکہ جوگاریا سے لارکاٹ اور ہوگاریا آنے جانے کے لئے کاغذات کی ضرورت نہ تھی اس لئے اسے کاغذات کی فکر نہیں تھی۔ میک اپ کر کے اور لباس تبدیل کرنے کے بعد وہ اطمینان سے اس کوٹھی سے نکلا اور مین روڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد ہی اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

”ایئر پورٹ چلو“...... ٹائیگر نے ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر بیٹھ کر ٹیکسی ڈرائیور سے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی اور ٹائیگر نے اطمینان سے اپنا سر سیٹ کی پشت سے لگا دیا۔

بگ سنیک نے کار رہائش گاہ کے گیٹ کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ ستون کی طرف بڑھا ہی تھا تاکہ کال بیل کا بٹن دبائے کہ وہ چھوٹے پھاٹک کو کھلا دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ہیگرڈ اس طرح کی لاپرواہی کا عادی نہیں ہے۔ اس نے چھوٹے پھاٹک کو دھکیل کر مزید کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اسے غیر فطری سی خاموشی کا احساس ہوا تو وہ جیب سے مشین پسٹل نکال کر تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ ٹارچنگ ہال میں داخل ہوا تو وہ اس طرح ٹھٹھک کر رک گیا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے انسان سے بت میں تبدیل کر دیا ہو۔ اس کی نظریں سامنے کرسیوں پر جکڑے ہوئے ہیگرڈ اور مادام فلوریا پر جم سی گئی تھیں۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ وری بیڈ۔ یہ کیا ہو گیا۔ اوہ۔

مادام کو ہلاک کر دیا گیا۔ وری بیڈ‘‘...... چند لمحوں بعد بگ سنیک کے منہ سے جیسے لاشعوری طور پر الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور پھر اس کمرے سے نکل کر اس نے پوری کوٹھی چھان ماری لیکن اس آدمی ٹائیگر کا کوئی نام ونشان نہ ملا۔

وہ واپس ٹارچنگ روم میں آیا اور آگے بڑھ کر اس نے غور سے مادام فلوریا کو دیکھا۔ مادام فلوریا کی ناک کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کٹے ہوئے تھے لیکن اس کو نہ گولی ماری گئی تھی اور نہ ہی ہیگرڈ کی طرح اس کی شہ رگ کاٹی گئی تھی۔

’’مادام کیسے ہلاک ہو گئیں۔ آخر کون آیا تھا یہاں۔ کس نے ہلاک کیا ہے انہیں‘‘...... بگ سنیک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک طویل سانس لے کر وہ دوڑتا ہوا آفس نما کمرے میں آ گیا۔ یہاں فون کا رسیور کریڈل سے ہٹا کر ایک طرف رکھا گیا تھا۔ اس نے رسیور اٹھا کر ٹون چیک کی اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’یس۔ سپر چیف سپیکنگ‘‘...... رابطہ ہوتے ہی ریڈ اسپائیڈر کے سپر چیف کی بھاری آواز سنائی دی۔

’’سپر چیف۔ میں جوگاریا سے بگ سنیک بول رہا ہوں‘‘۔ بگ سنیک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’تم کیوں کال کر رہے ہو۔ فلوریا کہاں ہے‘‘...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

’’مادام فلوریا کو ہلاک کر دیا گیا ہے سپر چیف‘‘...... بگ سنیک نے جواب دیا۔

’’کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو‘‘...... سپر چیف نے چونک کر پوچھا۔

’’میں سچ کہہ رہا ہوں سپر چیف‘‘...... بگ سنیک نے کہا۔

’’ہونہہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا پاکیشیائی ایجنٹ وہاں کام کر رہے ہیں‘‘...... سپر چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’نہیں سپر چیف‘‘...... بگ سنیک نے کہا۔

’’تو پھر کیسے ہلاک ہوئی ہے فلوریا‘‘...... سپر چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ مادام فلوریا کو ایکریمیا سے ایک آدمی نے اطلاع دی کہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران نے اس اطلاع دینے والے کے باس سے جس کا نام مراکو ہے، بات کی ہے اور مراکو نے اسے بتایا ہے کہ مادام فلوریا کا آفس کہاں ہے اور اس نے میزائل اسٹیشن کے بارے میں بھی جوگاریا اور لارکاٹ کا نام لیا ہے۔ اس آدمی نے باقاعدہ اس گفتگو کی ٹیپ مادام کو سنوائی تو مادام نے فوری طور پر بلیک کوبرا کلب والا آفس چھوڑ دیا اور سیکنڈ پوائنٹ پر شفٹ ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ڈوسان کو حکم دے دیا کہ وہ پورے جوگاریا میں مشکوک گروپوں کو چیک کرے جبکہ مجھے انہوں نے حکم دیا کہ میں بھی اپنے طور پر اس گروپ کا سراغ

لگاؤں''...... بگ سنیک نے مؤدبانہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ائیر پورٹ پر ایک مشکوک ایکریمین کو چیک کرنے اور پھر بلیو اسکائی کلب سے فلوریا کو فون کرنے اور پھر اس ایکریمین کو بے ہوش کر کے سیکنڈ پوائنٹ کے ٹارچنگ ہال میں کرسی پر جکڑنے اور پھر اس سے ہونے والی پوچھ گچھ سے لے کر آخر میں فلوریا کے اسے ہلاک کر دینے کا حکم دینے کی حد تک پوری تفصیل بتا دی۔

''ہونہہ۔ تو یہ چکر ہے۔ بہرحال آگے بتاؤ۔ آگے کیا ہوا تھا''...... سپر چیف نے کہا۔

''سپر چیف۔ ہیگرڈ نے اس راڈز میں جکڑے ہوئے ایکریمین کو صرف گولی ماری تھی اس لئے مادام بھی مطمئن تھیں اور میں بھی۔ چنانچہ مادام اپنے آفس میں چلی گئیں اور میں بھی دوبارہ چیکنگ کے لئے چلا گیا۔ اب شام کو جب میں رپورٹ دینے کے لئے یہاں سیکنڈ پوائنٹ پر آیا تو یہاں ٹارچنگ روم میں مادام کو کرسی پر جکڑا ہوا پایا۔ ان کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے ہیں اور وہ ہلاک ہو چکی ہیں لیکن نہ ہی انہیں گولی ماری گئی ہے اور نہ ہی ان کے جسم پر کوئی اور زخم ہے جبکہ ساتھ ہی دوسری کرسی پر ہیگرڈ راڈز میں جکڑا ہوا ہے۔ اس کی شہ رگ میں خنجر اتار کر اسے ہلاک کیا گیا ہے۔ مادام نہ صرف راڈز میں جکڑی ہوئی ہیں بلکہ ساتھ ہی انہیں رسیوں سے بھی باندھا گیا ہے اور وہ ایکریمین غائب ہے''...... بگ سنیک

نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ وہ ایکریمین دراصل پاکیشیائی ایجنٹ ہی تھا''...... سپر چیف نے کہا۔

''یس۔ سپر چیف''...... بگ سنیک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اب فلوریا کی جگہ فوری طور پر سیکشن کا چارج سنبھال لو میں کال کر کے ڈوسان کو بھی اس بارے میں بتا دیتا ہوں۔ اب جب تک یہ پاکیشیائی ایجنٹ ختم نہیں ہو جاتے تم اس سیکشن کو لیڈ کرو گے پھر بعد میں دیکھیں گے کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں اور اگر تم نے اس پاکیشیائی گروپ کا خاتمہ کر دیا تو میرا وعدہ ہے کہ تم فلوریا کی جگہ مستقل سیکشن چیف بنا دیئے جاؤ گے''...... سپر چیف نے کہا۔

''یس سپر چیف۔ میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا سپر چیف۔ لیکن اگر اس گروپ کو مادام فلوریا سے معلوم ہو گیا ہے کہ اصل میزائل اسٹیشن لارکاٹ میں بنایا گیا ہے تو وہ یہاں آنے کی بجائے براہ راست وہاں بھی جا سکتا ہے''...... بگ سنیک نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے لیکن لارکاٹ میں اسرائیل کا اپنا سیٹ اپ ہے۔ ہم سے وہاں صرف اس وقت کام لیا گیا تھا جب میزائل اسٹیشن تیار ہو رہا تھا۔ اس کے بعد اسرائیل نے وہاں کی سیکورٹی اپنی تنظیم کے سپرد کر دی۔ وہاں اس تنظیم کا انچارج انتھونی ہے اور تمہاری بات درست ہے۔ فلوریا سے انہیں یقیناً معلوم ہو گیا

ہو گا کہ اصل میزائل اسٹیشن لارکاٹ میں ہے اور اب وہ وہاں پہنچ جائیں گے کیونکہ انہوں نے اصل میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنا ہے۔ ڈاجنگ میزائل اسٹیشن کو نہیں''...... سپر چیف نے کہا۔

''یس۔ سپر چیف۔ لیکن پھر وہ یہاں تو نہیں آئیں گے''۔ بگ سنیک نے کہا۔

''تم ایسا کرو کہ ڈوسان کو یہاں چھوڑ دو اور اس کے دو ساتھیوں کو لے کر لارکاٹ پہنچ جاؤ لیکن تم نے وہاں انتھونی اور اس کے معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کرنی بلکہ تم نے اپنے طور پر ان لوگوں کا سراغ لگا کر ان کا خاتمہ کرنا ہے تاکہ ان کے خاتمے کے ساتھ ساتھ ان سے فلوریا کی ہلاکت کا انتقام بھی بھرپور انداز میں لیا جا سکے''...... سپر چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن سپر چیف۔ وہ انتھونی بھی تو ہمارے معاملات میں مداخلت کر سکتا ہے''...... بگ سنیک نے کہا۔

''نہیں۔ تم نے اس سے ہٹ کر اپنے طور پر کام کرنا ہے''۔ سپر چیف نے کہا۔

''میں سمجھا نہیں سپر چیف''...... بگ سنیک نے کہا۔

''نانسنس۔ انتھونی کو اس بارے میں اس وقت تک معلوم نہیں ہونا چاہئے جب تک کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو لاشوں میں تبدیل نہیں کر دیا جاتا۔ میں چاہتا ہوں کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ ریڈ اسپائیڈر کے ہاتھوں ہی ہو۔ صرف اور صرف ریڈ اسپائیڈر کے

ہاتھوں''...... سپر چیف نے کہا۔

''اوہ یس سپر چیف۔ میں سمجھ گیا۔ آپ بے فکر رہیں۔ ایسا ہی ہو گا۔ میں ڈوسان کو سمجھا دوں گا۔ وہ یہاں خیال رکھے گا جبکہ میں وہاں کام کروں گا۔ میں نے اس انتھونی کو بھی دیکھا ہوا ہے اور اس کے گروپ کو بھی۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ میزائل اسٹیشن کہاں ہے اور یہ لوگ لامحالہ اس میزائل اسٹیشن پر ہی پہنچیں گے اس لئے میں ان کا شکار آسانی سے کر لوں گا''...... بگ سنیک نے کہا۔

''اوکے۔ تم نے مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دینی ہے''...... سپر چیف نے کہا۔

''یس سپر چیف''...... بگ سنیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تو بگ سنیک نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

اب وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا تاکہ سپر چیف، ڈوسان کو ٹرانسمیٹر کال کر کے اس کے سیکشن چیف بنائے جانے کی بات کر دے تو وہ بھی ڈوسان کو کال کرے اور پھر اس سے مل کر وہ جوگاریا اور لارکاٹ دونوں جگہوں پر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا شکار کھیلنے کا انتظام کر سکے۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔ گہرا اطمینان جیسے اسے یقین ہو کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آسانی سے ہلاک کر دے گا۔

انتھونی اپنے بزنس آفس میں موجود تھا کہ سامنے میز پر موجود سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سرخ فون ریڈ زیرو ایجنسی کے لئے مخصوص تھا جس کا وہ یہاں لارکاٹ میں انچارج تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ انتھونی بول رہا ہوں''...... انتھونی نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''چیف آف ریڈ زیرو بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو انتھونی بے اختیار چونک پڑا کیونکہ چیف نے بڑے طویل عرصے بعد خود کال کی تھی ورنہ انتھونی ہی اسے یہاں سے رپورٹیں دیتا رہتا تھا۔

''یس چیف۔ حکم فرمائیں''...... انتھونی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہیڈ کوارٹر کو اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو لارکاٹ میں

میزائل اسٹیشن کی موجودگی کے بارے میں حتمی طور پر علم ہو چکا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے سپر چیف۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے''...... انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ میزائل اسٹیشن ریڈ اسپائیڈر کی سیکشن انچارج فلوریا کی نگرانی میں بنایا گیا ہے اور جوگاریا میں ڈاجنگ میزائل اسٹیشن بھی اس نے بنوایا تھا اور جب پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں اطلاعات ملیں تو فلوریا کو اس کے سیکشن سمیت جوگاریا بھجوایا گیا کیونکہ کسی کو بھی یہ تصور نہ تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو لارکاٹ کے بارے میں علم ہو سکتا ہے اس لئے سب کا خیال تھا کہ انہیں جوگاریا کے ڈاجنگ میزائل اسٹیشن میں الجھا کر ختم کر دیا جائے گا۔ فلوریا کا سیکشن پاکیشیائی ایجنٹوں کے گروپ کو تلاش کرتا رہا لیکن وہاں گروپ کی بجائے ایک آدمی گیا۔ وہ فلوریا کے آدمی بگ سنیک کے ہاتھ لگ گیا اور اسے فلوریا کے نئے ہیڈ کوارٹر میں راڈز چیئر پر جکڑ دیا گیا۔ اس کا میک اپ واش کرنے کی کوشش کی گئی لیکن میک اپ واش نہ ہوا تو فلوریا نے اسے ہلاک کرنے کا حکم دیا اور خود وہ اپنے آفس میں چلی گئی جبکہ بگ سنیک دوبارہ جوگاریا میں کام کے لئے چلا گیا۔ پھر جب شام کو بگ سنیک، فلوریا کو رپورٹ دینے کے لئے سپاٹ پر گیا تو وہاں راڈز چیئر میں جکڑی ہوئی فلوریا اور اس کے آدمی کی لاشیں موجود تھیں جبکہ وہ آدمی غائب تھا۔ فلوریا پر تشدد کیا

گیا تھا اور چونکہ فلوریا تمہارے بارے میں اور **میزائل اسٹیشن** کے بارے میں سب کچھ جانتی تھی اس لئے ظاہر ہے انہوں نے اس پر تشدد کر کے اصل بات معلوم کر لی ہو گی۔ بگ سنیک نے یہ اطلاع اپنے سپر چیف کو دی۔ سپر چیف نے اس بارے میں اسرائیل کے پرائم منسٹر کو اطلاع دی تو اسرائیل کے پرائم منسٹر نے مجھے حکم دیا کہ میں اس میزائل اسٹیشن کو بچانے کے لئے پوری تنظیم کو لارکاٹ بھجوا دوں کیونکہ اب پاکیشیائی ایجنٹ لازماً لارکاٹ کا رخ کریں گے‘‘...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’یہ تو بہت برا ہوا ہے کہ انہوں نے فلوریا سے سب کچھ معلوم کر لیا‘‘...... انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہاں۔ یہ کسی کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس طرح فلوریا سے بھی اصل حقائق معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ وہ انتہائی فعال، تیز اور ذہین ایجنٹ تھی لیکن وہ ایک آدمی سے مار کھا گئی۔ وہ دل کی مریضہ تھی اس لئے معمولی تشدد سے ہی ہلاک ہو گئی۔ بہرحال میں نے اسرائیل کے پرائم منسٹر کو گارنٹی دی ہے کہ لارکاٹ میں ہمارا سیٹ اپ اس انداز کا ہے کہ وہاں پاکیشیائی ایجنٹ چند لمحوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ پہلے تو اسرائیل کے پرائم منسٹر میری بات پر یقین نہیں کر رہے تھے لیکن جب میں نے تمام سیٹ اپ کی تفصیل بتائی تو انہوں نے یقین کر لیا لیکن ساتھ ہی انہوں نے حکم دیا کہ انتھونی کو فوراً مستقل میزائل اسٹیشن میں شفٹ کر دیا جائے کیونکہ ان

پاکیشیائی ایجنٹوں کا یہ خاص طریقہ ہے کہ وہ اصل آدمی کو ٹریس کر کے اس سے تمام معلومات حاصل کر لیتے ہیں جس طرح انہوں نے فلوریا سے سب کچھ معلوم کر لیا ہے اور ڈاجنگ میزائل اسٹیشن بنائے جانے کی ساری کارروائی فضول ثابت ہوئی۔ اس طرح اگر انہوں نے تم سے میزائل اسٹیشن کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلوم کر لیا تو وہ آسانی سے میزائل اسٹیشن کو تباہ کر دیں گے اس لئے تم فوری طور پر میزائل اسٹیشن میں شفٹ ہو جاؤ‘‘...... چیف نے کہا۔

’’یس چیف‘‘...... انتھونی نے کہا۔

’’تم اپنے نائب کو یہاں کا چارج دے دو کیونکہ اب اس وقت تک تم نے وہیں رہنا ہے جب تک وہاں سے میزائل فائر نہ ہو جائے جبکہ تمہارا نائب لارکاٹ میں ان لوگوں کو چیک کرے گا اور یہ بات سن لو کہ تم نے ان ہدایات پر حرف بحرف عمل کرنا ہے اس کے ساتھ ساتھ کسی بھی مشکوک گروپ کو پکڑ کر چیک کرنے کی بجائے فوری طور پر اور بغیر کسی توقف کے گولیوں سے اڑا دینا‘‘...... چیف نے کہا۔

’’ایسا ہی ہو گا چیف‘‘...... انتھونی نے کہا۔

’’اور یہ بھی سن لو کہ چاہے تمہیں لارکاٹ کے ایک ایک آدمی کو کیوں نہ گولیوں سے اڑانا پڑے تم نے پیچھے نہیں ہٹنا۔ ہمیں اس میزائل اسٹیشن کو ہر صورت میں بچانا ہے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر۔ سمجھ گئے تم‘‘...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ سب کام آپ کے احکامات کے عین مطابق ہوگا''...... انتھونی نے جواب دیا۔

''میں نے اسرائیل کے پرائم منسٹر سے وعدہ کیا ہے کہ ہم ہر صورت میں پاکیشیائی ایجنٹوں سے میزائل اسٹیشن کو بھی بچالیں گے اور انہیں ہلاک بھی کر دیں گے اور تم نے میرا یہ وعدہ پورا کرنا ہے۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں پر چونکہ پورا اعتماد ہے اس لئے میں نے یہ وعدہ کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ سب تم آسانی سے کر لو گے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچے گی''...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ مجھے اہم معاملات میں ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا''...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو انتھونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''بلیک کارٹر بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''انتھونی بول رہا ہوں''...... انتھونی نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

''میرے آفس میں آجاؤ۔ فوراً''...... انتھونی نے تیز لہجے میں

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد آفس کے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کم اِن''...... انتھونی نے کہا تو دروازہ کھلا اور گھنگھریالے بالوں والا ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نوجوان نے جینز کی پینٹ اور سیاہ لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ یہ بلیک کارٹر تھا۔ انتھونی کا نمبر ٹو۔ انتھونی تو صرف آفس میں بیٹھ کر احکامات دینے تک ہی محدود تھا۔ جبکہ تمام عملی کام بلیک کارٹر ہی سرانجام دیتا تھا۔ بلیک کارٹر نے اندر داخل ہو کر اسے سلام کیا۔

''بیٹھو بلیک کارٹر''...... انتھونی نے کہا تو بلیک کارٹر میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تمہیں معلوم تو ہے کہ یہاں میزائل اسٹیشن کو پاکیشیائی ایجنٹوں سے خطرہ لاحق ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''یہاں کے بارے میں تو انہیں علم ہی نہیں ہے باس۔ وہ تو جوگاریا میں ڈاجنگ میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے بھاگ دوڑ کر رہے ہوں گے''...... بلیک کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو سنو۔ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ وہ نقلی میزائل اسٹیشن ہے''...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیسے باس''...... بلیک کارٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو انتھونی نے اسے چیف کی کال اور اس سے ہونے والی گفتگو کے متعلق بتا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو اچھا ہوا باس۔ اب ہم ان کا خاتمہ کر دیں گے"...... بلیک کارٹر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب ہم نے ان کا خاتمہ ہر صورت میں کرنا ہے۔ چیف نے اسرائیل کے پرائم منسٹر سے اس کا وعدہ کیا ہے"...... انتھونی نے کہا اور پھر اس نے چیف کی دی ہوئی ہدایات تفصیل سے بتا دیں۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ لارکاٹ کا ایک ایک آدمی ہماری نظروں میں ہے اور ہر طرف ہمارے آدمی موجود ہیں۔ یہاں کے تمام ہوٹل ہمارے آدمیوں کی چیکنگ میں ہیں۔ یہاں جو رہائش گاہ یا کار کسی کو رینٹ پر دی جاتی ہے اس کے بارے میں بھی ہمیں اطلاع مل جاتی ہے اس لئے وہ ہماری نظروں سے نہ بچ سکیں گے"۔ بلیک کارٹر نے کہا۔

"ایسا ہی ہونا چاہئے"...... انتھونی نے کہا۔

"اس کے علاوہ وہ لوگ اگر میک اپ میں بھی ہوں گے تو یہاں ہر طرف میک اپ چیک کرنے والے خصوصی کیمرے موجود ہیں اس لئے جیسے ہی یہ لوگ یہاں قدم رکھیں گے ہماری نظروں میں آ جائیں گے اور دوسرے ہی لمحے موت کا شکار ہو جائیں گے ان کا یہاں سے زندہ بچ کر جانا ناممکن ہو گا۔ قطعی ناممکن"...... بلیک کارٹر نے کہا تو انتھونی کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوکے۔ اب تم جاؤ اور مزید الرٹ ہو جاؤ۔ میں اب مستقل

طور پر میزائل اسٹیشن میں شفٹ ہو رہا ہوں۔ وہاں تم ٹرانسمیٹر پر مجھ سے رابطہ کر سکو گے"...... انتھونی نے کہا۔

"اوکے باس۔ جلد ہی آپ خوشخبری سنیں گے"...... بلیک کارٹر نے کہا اور سلام کر کے واپس چلا گیا تو انتھونی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے وہاں موجود اپنا مخصوص سامان سمیٹنا شروع کر دیا تا کہ وہاں سے میزائل اسٹیشن میں شفٹ ہو سکے۔ یہ چونکہ اس کا ذاتی سامان تھا اس لئے وہ اسے آفس میں چھوڑنے کی بجائے اپنی رہائش گاہ میں لے جا کر رکھنا چاہتا تھا۔

ٹائیگر چارٹرڈ طیارے سے جوگاریا سے لارکاٹ پہنچ گیا تھا۔ اس نے چونکہ فلوریا اور اس کے ملازم ہیگرڈ سے پوچھ گچھ کی تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ یہاں میزائل اسٹیشن کی حفاظت کرنے والی اسرائیلی ایجنسی ریڈ زیرو کا انچارج انتھونی ہے۔

ہیگرڈ سے اس نے انتھونی کے بارے میں تمام تفصیل معلوم کر لی تھی اس لئے اس نے سوچا کہ اس سے پہلے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچے وہ انتھونی کو کور کر کے اس سے میزائل اسٹیشن کے تمام حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کر لے۔ ہیگرڈ نے اسے بتایا تھا کہ انتھونی ایک بزنس پلازہ میں لیگائی نامی گوند کا کاروبار کرتا ہے لیکن ٹائیگر اس کے آفس نہ جانا چاہتا تھا کیونکہ ظاہر ہے وہاں کافی آدمی ہوں گے اس لئے ٹائیگر نے اس کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنے کا سوچا تھا۔

ہیگرڈ نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ انتھونی کی رہائش گاہ گریک

کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں ہے اور وہ رات گئے رہائش گاہ پر آتا ہے اس لئے ٹائیگر نے بھی رات گئے وہاں ریڈ کرنے کا پروگرام بنایا تھا اور پھر اس نے گریک کالونی جا کر اس کوٹھی کا محل وقوع بھی چیک کر لیا تھا۔ وہ بظاہر تو عام سی کوٹھی تھی لیکن ٹائیگر جانتا تھا کہ اس کے اندر لازماً سائنسی انتظامات کئے گئے ہوں گے اس لئے اس نے گٹڑ لائن کے ذریعے کوٹھی کے اندر داخل ہونے کا پروگرام بنایا تھا۔ اس نے مارکیٹ سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا مخصوص پسٹل خرید لیا تھا اور پھر رات ہونے تک وہ ادھر ادھر مختلف گلیوں میں گھومتا رہا۔

جب شام کے اندھیرے گہرے ہونے لگے تو اس نے گریک کالونی کا رخ کیا۔ ٹیکسی اس نے کالونی کے آغاز میں ہی چھوڑ دی اور پھر وہ پیدل چلتا ہوا اس کوٹھی کی عقبی طرف پہنچ گیا جس میں انتھونی کی رہائش تھی۔ یہاں کی چیکنگ چونکہ وہ پہلے ہی کر چکا تھا اس لئے وہ سیدھا اس گٹڑ کے ڈھکن کی طرف بڑھ گیا جو عقبی طرف بند گلی کے آخر میں موجود تھا۔ گلی ویران تھی۔ اس نے ڈھکن اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا۔ اندر گھپ اندھیرا تھا اور ڈھکن ہٹتے ہی انتہائی تیز بدبو کا بھبھکا سا باہر آیا۔

ٹائیگر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا تا کہ اندر موجود زہریلی گیس باہر نکل جائے اور تازہ ہوا اندر جا کر کسی حد تک گٹڑ لائن کی فضا کو قابل برداشت بنا دے۔ اسے خطرہ اتنا تھا کہ اچانک کوئی

اس طرف آ نہ جائے لیکن تقریباً پندرہ منٹ تک وہ دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا رہا اور کوئی ادھر نہ آیا تو اس نے جیب سے پنسل ٹارچ نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے ٹارچ کی روشنی میں چیکنگ کی تو لوہے کی سیڑھی اوپر سے نیچے جا رہی تھی۔

وہ اس سیڑھی سے نیچے اترا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے ڈھکن کو گھسیٹ کر اس طرح دہانے پر رکھ دیا کہ وہ پوری طرح بند نہ ہو اور کچھ نہ کچھ تازہ ہوا اندر آتی رہے۔ پھر اس نے ٹارچ جلائی اور سیڑھیاں اتر کو وہ گٹڑ کی سائیڈ میں خشک جگہ پر اتر کر اس سمت کو بڑھنے لگا جدھر کوٹھی تھی۔

چونکہ جس دہانے سے وہ اترا تھا وہ کوٹھی کے بالکل عقب میں تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ دوسرا دہانہ کوٹھی کے اندر ہو گا اور پھر واقعی تھوڑا سا آگے چل کر اسے وہ دہانہ نظر آ گیا۔ اس میں بھی سیڑھی لگی ہوئی تھی۔ گٹڑ میں تیز بو موجود تھی لیکن تازہ ہوا اندر آ جانے کی وجہ سے بدبو بہرحال اب قابل برداشت ہو چکی تھی۔

ٹائیگر نے دوسرے دہانے کی سیڑھیوں کے پاس پہنچ کر پنسل ٹارچ آف کر کے جیب میں ڈالی اور گھپ اندھیرے میں ہاتھوں سے سیڑھی کو ٹٹول کر وہ اس پر چڑھنے لگا۔ چار پانچ سیڑھیاں چڑھنے کے بعد اس کا ہاتھ اوپر موجود ڈھکن سے ٹکرایا تو اس نے اپنے آپ کو سیڑھی پر ایڈجسٹ کیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے زور لگا کر اس نے بھاری ڈھکن کو اٹھا کر سائیڈ پر کر دیا۔ یہ تمام کام اس

نے انتہائی احتیاط سے کیا تھا تاکہ کوئی آواز پیدا نہ ہو کیونکہ ظاہر ہے وہ اس وقت کوٹھی کے اندر تھا اور معمولی سا دھاکہ بھی مارک ہو سکتا تھا۔ ڈھکن ہٹ جانے سے ہلکی سی روشنی ہو گئی۔

ٹائیگر مزید دو سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آیا تو اس کا سر دہانے سے باہر آ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر تیزی سے اوپر آ گیا۔ وہ اندرونی عمارت کے عقبی حصے میں لان کے ایک کونے میں موجود تھا۔ اس نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے ڈھکن اٹھا کر واپس رکھا اور پھر آگے بڑھ کر وہ ایک پائپ کی طرف بڑھ گیا جو چھت سے نیچے آ رہا تھا حالانکہ سائیڈ گلی موجود تھی اور اس کی جیب میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل بھی موجود تھا لیکن وہ اسے فوری طور پر استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا اور گلی سے ہو کر وہ فرنٹ پر اس لئے نہیں جانا چاہتا تھا کہ فرنٹ پر یقیناً محافظ موجود ہوں گے اور پھر انہیں یا تو مشین پسٹل سے ہلاک کرنا پڑے گا یا پھر بے ہوش کر دینے والی گیس سے بے ہوش کرنا ہو گا اس لئے اس نے اس پائپ کی مدد سے چھت پر جا کر سیڑھیاں اتر کر نیچے جانے کا فیصلہ کیا۔

عمارت دو منزلہ تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ وہ کوئی نہ کوئی ایسی جگہ تلاش کر لے گا جہاں اس انتھونی کے آنے تک وہ آسانی سے چھپ سکے اور پھر وہ کسی بندر کی طرح اس پائپ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر پیروں کی مدد سے اوپر چڑھنے لگا اور تھوڑی دیر

بعد وہ چھت پر پہنچ چکا تھا۔

چھت سپاٹ تھی۔ البتہ ایک سائیڈ پر ایک چھوٹا سا کمرہ بنا ہوا تھا جس کا دروازہ بھی کھلا تھا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہ سیڑھیوں کا دروازہ ہے۔ وہ تیزی سے اس سے طرف بڑھا۔ یہ واقعی سیڑھیاں ہی تھیں۔ وہ محتاط انداز میں چلتا ہوا نیچے اترا اور دوسری منزل کی ایک راہداری میں پہنچ گیا جس میں بڑے بڑے روشن دان دونوں اطراف میں بنے ہوئے تھے۔

ایک روشن دان سے تیز روشنی نکل رہی تھی جبکہ باقی روشن دان تاریک تھے۔ ٹائیگر اس روشن دان کی طرف بڑھا۔ یہ روشن کمرہ تھا اور یہ روشن دان کھلا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے نیچے جھانکا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرہ خالی تھا ابھی ٹائیگر اس کا جائزہ ہی لے رہا تھا کہ اسے دور سے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔

چند لمحوں بعد اس کے کانوں میں پھاٹک کھلنے کی ہلکی سی آواز پڑی اور پھر کار کے انجن کی آواز سنائی دی تو اس نے جیب میں موجود بے ہوش کر دینے والا گیس کا پسٹل نکال لیا۔ تھوڑی دیر بعد بھاری قدموں کی آواز سنائی دینے لگیں اور یہ آوازیں سنتے ہی ٹائیگر سمجھ گیا کہ آنے والا آدمی کمرے کی طرف آ رہا ہے۔

چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور پھر کمرے میں ایک لمبے قد اور طاقتور لیکن ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ ٹائیگر روشن

دان کے کونے سے اندر دیکھ رہا تھا۔ اس آدمی کا چہرہ دیکھتے ہی ٹائیگر کے جسم میں مسرت کی لہر سی دوڑ گئی کیونکہ یہ انتھونی تھا۔ اس کا حلیہ وہ ہیگرڈ سے معلوم کر چکا تھا۔

اس نے گیس پسٹل کا رخ روشن دان کے کونے سے نیچے کیا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے تین کیپسول دیوار سے ٹکرا کر پھٹ گئے اور انتھونی جو ایک الماری کھولے اس پر جھکا ہوا تھا، آواز سن کر تیزی سے مڑا لیکن دوسرے لمحے وہ ہوا میں اس طرح ہاتھ پیر مارتا ہوا نیچے گرا جیسے اندھے کسی خطرے کی صورت میں ہاتھ پیر چلاتے ہیں۔ انتھونی فرش پر موجود قالین پر گر کر ساکت ہو چکا تھا۔

ٹائیگر نے ٹریگر دباتے ہی سانس روک لیا تھا۔ جب اس نے انتھونی کو نیچے گر کر ساکت ہوتے دیکھا تو وہ اسی طرح سانس روکے ہوئے تیزی سے مڑا ااور راہداری کراس کر کے دوبارہ سیڑھیوں پر پہنچ کر تیزی سے نیچے اترنے لگا اس نے سانس روکا ہوا تھا لیکن سیڑھیاں اترتے ہوئے اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس کا سینہ ابھی دھاکے سے پھٹ جائے گا تو اس نے آہستہ سے سانس لیا اور جب کوئی نامانوس بو اس کی ناک سے نہ ٹکرائی تو اس نے بے اختیار تیز تیز سانس لینے شروع کر دیئے۔

اسے معلوم تھا کہ اس پسٹل میں جس گیس کے کیپسول لوڈ ہوتے ہیں وہ انتہائی زود اثر ہونے کے ساتھ ساتھ فضا میں موجود

اس کے اثرات بھی خاصی تیزی سے غائب ہو جاتے ہیں اور یہ گیس فضا میں پھیل بھی تیزی سے جاتی ہے اور پھر جب وہ نیچے برآمدے میں پہنچا تو وہاں مشین گنوں سے مسلح دو آدمی ٹیڑھے میڑھے انداز میں فرش پر پڑے تھے۔

ٹائیگر، انتھونی سے یہیں پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا اور مسلح افراد میں سے کوئی ہوش میں آ کر اس کے لئے مسئلہ پیدا کر سکتا تھا اس لئے اس نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ اب وہ اطمینان سے کمرے میں داخل ہوا جہاں انتھونی موجود تھا۔ انتھونی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے اسے اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا اور پھر وہ اسے باندھنے کے لئے رسی کی تلاش میں باہر آ گیا۔

پہلے راؤنڈ میں وہ ایک سٹور دیکھ چکا تھا اس لئے آفس سے نکل کر وہ تیزی سے اس سٹور کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی سی تلاش کے بعد سٹور سے وہ رسی کا ایک بنڈل ڈھونڈ لینے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ رسی کا بنڈل لے کر دوبارہ آفس میں آیا اور اس نے انتھونی کو جو کہ بدستور کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا باندھنا شروع کر دیا۔ اچانک اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ چونکہ بڑے ڈھیلے انداز میں کھڑا ہوا تھا اس لئے وہ اچھل کر پشت کے بل نیچے قالین پر جا گرا۔ رسی کا بنڈل اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا۔ اسی لمحے اس کی کنپٹی پر زور دار ضرب لگی اور ٹائیگر کی آنکھوں کے سامنے رنگ برنگے تارے سے ناچ اٹھے۔

ایک لمحے کے لئے ٹائیگر کو اپنی کھوپڑی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ لاشعوری طور پر اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا اور پھر جیسے بند سپرنگ کھلتا ہے اسی طرح اس کا جسم اوپر کی طرف اٹھا لیکن اوپر اٹھتے ہوئے اس کی پشت پر ایک زور دار ضرب لگی اور وہ اچھل کر میز کے کنارے پر اوندھے منہ گرا لیکن دوسرے لمحے وہ کسی سانپ کی سی تیزی سے پلٹا اور ایسا کرنے پر وہ میز سے نیچے جا گرا لیکن اب وہ خاصا سنبھل چکا تھا اور نیچے گرتے ہوئے اس نے اپنے عقب میں کھڑے انتھونی کو دیکھ لیا تھا۔

انتھونی کا چہرہ بگڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر کے نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ٹائیگر کا جسم یکلخت کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح اُڑتا ہوا انتھونی کے سینے سے ٹکرایا۔ انتھونی کے منہ سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پیچھے دیوار سے ٹکرایا اور ٹائیگر تیزی سے قلابازی لگا کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت اس کے مڑے ہوئے جسم پر انتھونی آ گرا اور ٹائیگر کو ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں احساس ہو گیا کہ اب اس کی ریڑھ کی ہڈی کو مکمل طور پر ٹوٹنے سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

انتھونی نے اسے اس انداز میں جکڑ لیا تھا کہ وہ کسی بھی صورت میں اس سے نہ بچ سکتا تھا اور اس کی ہڈی توڑنے کے لئے صرف ایک جھٹکا ہی کافی تھا۔ ٹائیگر کا سانس رک گیا تھا۔ اس کا ذہن یکلخت تاریک پڑنے لگ گیا تھا کہ اچانک ٹائیگر کے ذہن میں

جھما کہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے مڑے ہوئے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف ہوتے چلے گئے۔ اس طرح اس کی کمان کی طرح دوہری ہوتی ہوئی کمر بھی چند انچ اونچی ہو گئی اور یہ سب کچھ انتھونی کے اس پر گرنے کے چند سیکنڈ کے اندر ہو گیا۔ ایسا کرنے سے بھی گو ٹائیگر بچ نہ سکتا تھا لیکن اس کے ذہن میں فوراً عمران کا سکھایا ہوا ایک سبق یاد آ گیا۔

ٹائیگر نے عمران کا سبق یاد کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو پیروں کی طرف کیا۔ اس کی پشت جو کوہان کی شکل میں اوپر کی طرف اٹھی ہوئی تھی چند انچ مزید اونچی ہوئی ہی تھی کہ اسی لمحے انتھونی نے اس کی ریڑھ کی ہڈی کو توڑنے کے لئے زور دار جھٹکا دیا اور یہی اس کی غلطی تھی۔ ایسا کرتے وقت ظاہر ہے اسے ایک لمحے کے لئے اپنے جسم کو اوپر اٹھانا پڑا اور چونکہ ٹائیگر کی پشت مزید اوپر ہو گئی تھی اس لئے اسے جھٹکا دینے کے لئے انتھونی کو اپنے جسم کو کافی اوپر اٹھانا پڑا اور جیسے ہی ٹائیگر کی پشت پر انتھونی کے جسم کا دباؤ ختم ہو یکلخت ٹائیگر نے دونوں ٹانگیں کسی مینڈک کے انداز میں سائیڈوں پر کر دیں جس کے نتیجے میں ٹائیگر کا جسم کافی نیچے ہو گیا اور انتھونی جو اپنے انداز کے مطابق اپنے جسم کو ایڈجسٹ کر چکا تھا اس نے اپنے جسم کو روک لیا اور یہیں وہ مار کھا گیا۔

انتھونی کا جسم رکتے ہی ٹائیگر کا جسم کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح سے اچھلا اور انتھونی بری طرح سے چیختا ہوا پیچھے کی طرف جا

گرا اور ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلابازی کھا کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ وہ اپنی زندگی کے سب سے خطرناک داؤ سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ انتھونی بھی نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے ہی لگا لیکن اسی لمحے ٹائیگر حرکت میں آیا۔ اس کی لات قوس کی شکل میں گھومی اور انتھونی کے حلق سے زور دار چیخ نکلی۔

انتھونی نے فوراً ہی سنبھل کر اپنی دونوں ٹانگیں جوڑ کر ٹائیگر کو مارنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر نہ صرف اچھل کر سائیڈ میں ہٹ گیا بلکہ اس نے بوٹ کی ضرب انتھونی کے سر پر مار دی۔ انتھونی کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی اور اس نے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر کی دونوں ٹانگیں کسی مشین کی طرح حرکت میں آ گئیں اور کمرہ یکلخت انتھونی کی دردناک چیخوں سے گونج اٹھا اور پھر چند لمحوں میں ہی وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔

اس کے منہ اور ناک سے خون کی لکیریں سی نکل پڑی تھیں۔

ٹائیگر اسے ساکت ہوتا دیکھ کر رک گیا اور اب وہ اس طرح لمبے لمبے سانس لے رہا تھا جیسے وہ میلوں دور سے رکے بغیر دوڑتا چلا آیا ہو۔ اس کی اور انتھونی کی لڑائی گو زیادہ طویل نہ تھی لیکن اتنی ہی دیر میں ٹائیگر کو پتہ چل گیا تھا کہ انتھونی واقعی ایک ماسٹر فائٹر ہے اور اس میں طاقت بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اس نے ٹائیگر کو جس ٹریپ میں پھنسایا تھا اس سے نکل جانا واقعی ٹائیگر کے بس کی بات نہ رہی تھی یہ تو ٹائیگر کو عمران کا بتایا ہوا سبق یاد آ گیا تھا کہ

ایسے ٹریپ سے نکلنے کے لئے کیا کرنا ہے اور کس طرح خود کو محفوظ رکھنا ہے اور پھر انتھونی کی غلطی بھی اس کے کام آ گئی تھی۔ اس کے باوجود انتھونی نے زبردست جدوجہد کی تھی لیکن اب ٹائیگر چونکہ پوری طرح سے سنبھل چکا تھا اس لئے وہ اسے مسلسل اور زوردار ضربیں لگا کر بے ہوش کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اب ٹائیگر کو خود پر غصہ آ رہا تھا کہ اسے جب معلوم تھا کہ بے ہوش کر دینے والی گیس جس قدر بھی زود اثر ہو اس کے اثرات ختم بھی ہو جاتے ہیں تو اس نے سٹور میں رسی کا بنڈل تلاش کرنے میں اتنی دیر کیوں لگائی اور اگر لگائی بھی تھی تو اسے انتھونی کو باندھنے سے پہلے اس کی کنپٹی پر کم از کم ایک مکا ضرور جڑ دینا چاہئے تھا تاکہ وہ کافی دیر کے لئے بے ہوش ہو جاتا۔ بہرحال اس نے جھک کر انتھونی کو اٹھایا اور ایک بار پھر کرسی پر بٹھا دیا اور پھر اس نے رسی کی مدد سے اسے کرسی پر جکڑ دیا۔ اس نے انتھونی کو اس انداز میں باندھا تھا کہ انتھونی تربیت یافتہ ہونے کے باوجود رسی کو آسانی سے نہ کھول سکے۔ پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے خنجر نکالا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور انتھونی کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔

اس کے ساتھ ہی انتھونی چیخ مار کر ہوش میں آ گیا لیکن ٹائیگر نے فوراً ہی دوسرا وار کیا اور انتھونی کی ناک کا دوسرا نتھنا بھی آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ کمرہ اب انتھونی کے حلق سے نکلنے والی پے در

پے چیخوں سے گونج اٹھا تھا لیکن ٹائیگر نے اب فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ مزید وقت ضائع نہیں کرے گا۔

گو نتھنے کٹنے سے فلوریا فوراً ہلاک ہو گئی تھی لیکن ٹائیگر کو یقین تھا کہ انتھونی جیسا طاقتور آدمی فلوریا کی طرح ہلاک نہیں ہو گا۔ فلوریا یقیناً کسی خاص بیماری میں مبتلا تھی جس کی وجہ سے وہ اس انداز میں ہلاک ہو گئی تھی اور ٹائیگر کا یقین درست ثابت ہوا تھا۔ انتھونی زندہ تھا۔ اس نے انتھونی کی پیشانی پر ابھرنے والی رگ پر خنجر کا دستہ مار دیا اور انتھونی بندھا ہونے کے باوجود اس طرح پھڑکنے لگا جیسے اس کے جسم سے روح نکل رہی ہو۔ اس کا پورا چہرہ پسینے سے تر ہو گیا تھا۔ آنکھیں پھٹ گئیں تھیں۔

''بولو۔ کہاں ہے میزائل اسٹیشن۔ بولو''...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

''م۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں معلوم''...... انتھونی کے منہ سے رک رک کر نکلا تو ٹائیگر نے دوسری ضرب اس کی پیشانی پر لگا دی اور اس بار انتھونی کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا۔ اس کا پورا جسم اس طرح کانپنے لگ گیا تھا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ گیا ہو۔

''بولو۔ کہاں ہے میزائل اسٹیشن۔ بولو''...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''شمالی لارکاٹ میں۔ شمالی لارکاٹ میں''...... اس بار انتھونی نے

جواب دیا اور پھر ٹائیگر اس سے سوالات کرتا رہا اور انتھونی اس انداز میں جواب دیتا رہا جیسے کوئی ہپناٹزم کا معمول ٹرانس میں آجانے کے بعد اپنے عامل کو جواب دیتا ہے اور ٹائیگر نے اس سے میزائل اسٹیشن کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کر لیں۔

''یہاں کیا سیٹ اپ ہے تمہارا۔ لارکاٹ میں کتنے آدمی کام کر رہے ہیں''...... ٹائیگر نے پوچھا تو انتھونی نے اسے تمام تفصیل بتا دی کہ یہاں بلیک کارٹر کی ماتحتی میں دس انتہائی تربیت یافتہ افراد موجود ہیں۔

تمام چوراہوں، ائیر پورٹ اور بندگاہ پر خصوصی کیمرے نصب ہیں جو میک اپ چیک کر لیتے ہیں اور پھر اس نے حکم دے رکھا ہے کہ مشکوک افراد کو دیکھتے ہی گولی مار دی جائے۔ بلیک کارٹر کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے فون نمبر کے ساتھ ساتھ بلیک کارٹر کا حلیہ بھی ٹائیگر نے معلوم کر لیا اور جب اس نے محسوس کیا کہ اب اس کے پوچھنے اور انتھونی کے لئے بتانے کے لئے کوئی بات نہیں رہ گئی تو اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی انتھونی کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو گیا تو ٹائیگر نے مشین پسٹل جیب میں رکھا اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر عمران کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور''...... ٹائیگر نے بار بار کال

دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... کچھ دیر بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

''باس۔ میں لارکاٹ سے بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتھونی کی رہائش گاہ میں داخل ہونے سے لے کر انتھونی سے ملنے والی تمام معلومات دوہرا دیں۔

''گڈ شو ٹائیگر۔ اس بار تو تم واقعی مجھے حیران کر رہے ہو۔ گڈ شو۔ تم وہیں رکو۔ ہم اس وقت لانچ میں ہیں۔ ہمیں لارکاٹ بندرگاہ پر پہنچنے میں دو گھنٹے لگ جائیں گے۔ تم وہیں گھاٹ پر آ جاؤ۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''لیکن باس یہاں ہر طرف میک اپ چیک کرنے والے کیمرے نصب ہیں۔ میں نے ڈبل میک اپ کیا ہوا ہے اس لئے شاید میرا میک اپ چیک نہیں ہو سکا۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تمہارا خصوصی میک اپ بھی یہ کیمرے چیک نہیں کر سکتے اس لئے بے فکر رہو۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں رکھا اور پھر اس کمرے سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

وقار عظیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

بلیک کارٹر اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کے آدمی پورے لارکاٹ میں مختلف پوائنٹس پر موجود تھے۔ اس نے ایسا سیٹ اپ بنایا ہوا تھا کہ جیسے ہی اسے کسی پوائنٹ سے کسی مشکوک گروپ کے بارے میں اطلاع ملتی تو وہ ہیڈ کوارٹر میں موجود اپنے چار خاص ساتھیوں کے ساتھ فوراً وہاں پہنچ جاتا اور پھر اس مشکوک گروپ کو خود چیک کر کے ہلاک کر دیتا۔

یہ سیٹ اپ اس نے اس لئے بنایا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے اپنے تمام آدمیوں کو ہر قسم کے مشکوک افراد کی ہلاکت کی اجازت دے دی تو شہر میں نجانے کتنے افراد مارے جائیں اور اس طرح پورے شہر کی انتظامیہ بوکھلا جاتی کیونکہ لارکاٹ میں سیاح کافی تعداد میں آتے رہتے تھے اور یہاں لارکاٹ کا سب سے بڑا بزنس ہی سیاحت تھا اس لئے یہاں سیاحوں کی انتہائی قدر کی جاتی تھی اور کوشش کی جاتی تھی کہ سیاحوں کو یہاں کسی قسم کی تکلیف نہ

ہو۔

بلیک کارٹر اپنے آفس میں بیٹھا کسی کال کا انتظار کر رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بلیک کارٹر بول رہا ہوں"...... بلیک کارٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"ریمنڈ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے اس کے خاص آدمی کی آواز سنائی دی۔

"کوئی خاص بات"...... بلیک کارٹر نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ آپ کا دوست بگ سنیک اپنے ایک ساتھی کے ساتھ لارکاٹ پہنچا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک کارٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"بگ سنیک۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے پیچھے یہاں آیا ہو گا"...... بلیک کارٹر نے کہا۔

"یس باس کیونکہ اس کی باس فلوریا تو ہلاک ہو چکی ہے"۔ ریمنڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اسے میرا پیغام دے دو کہ وہ فوراً میرے ہیڈ کوارٹر آ جائے۔ ہم دونوں مل کر واقعی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے گرد آسانی سے گھیرا ڈال سکتے ہیں۔ بگ سنیک بے حد تیز اور ذہین آدمی ہے"...... بلیک کارٹر نے کہا۔

‘‘لیکن باس۔ ایسا نہ ہو کہ کریڈٹ ریڈ اسپائیڈر والے لے جائے’’...... ریمنڈ نے کہا۔

‘‘اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اصل مسئلہ اسرائیل کے مفادات کا تحفظ ہے اور بگ سنیک بھی یہودی ہے اور اس کی تنظیم بھی اس لئے کوئی بھی کریڈٹ لے جائے ایک ہی بات ہو گی’’...... بلیک کارٹر نے کہا۔

‘‘یس باس۔ میں آپ کا پیغام پہنچا دیتا ہوں’’...... ریمنڈ نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

‘‘تم ان دونوں کو اپنی کار میں بٹھا کر یہاں پہنچا جاؤ۔ پھر واپس چلے جانا’’...... بلیک کارٹر نے کہا۔

‘‘یس باس’’...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک کارٹر نے رسیور رکھ دیا۔

‘‘اوہ۔ مجھے چیف سے بھی پوچھ لینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بھی ریمنڈ کی طرح کریڈٹ کے چکر میں ہوں’’...... رسیور رکھ کر بلیک کارٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

وہ انتھونی کی رہائش گاہ پر فون کر رہا تھا۔ گو اسے معلوم تھا کہ انتھونی میزائل اسٹیشن پر چلا گیا ہو گا لیکن پھر بھی وہ اس کی رہائش گاہ سے معلوم کر لینا چاہتا تھا۔ دوسری طرف مسلسل گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے کال رسیو نہ کی تو بلیک کارٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے

کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے میزائل اسٹیشن کنٹرول آفس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

‘‘یس۔ موگاشو بول رہا ہوں’’...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

‘‘موگاشو۔ میں بلیک کارٹر بول رہا ہوں۔ چیف یہاں پہنچ چکے ہیں’’...... بلیک کارٹر نے پوچھا۔

‘‘نہیں۔ چیف تو یہاں نہیں آئے۔ کیوں۔ انہوں نے یہاں آنا تھا کیا’’...... موگاشو نے کہا۔

‘‘ہاں۔ وہ مستقل طور پر میزائل اسٹیشن میں شفٹ ہونے کے لئے یہاں سے روانہ ہو گئے تھے۔ ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ وہ کہاں ہیں’’...... بلیک کارٹر نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے چیف کے بزنس آفس میں فون کر کے وہاں سے معلوم کیا تو اسے بتایا گیا کہ چیف اپنی کار میں ڈرائیور کے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر گئے تھے تو اس نے ایک بار پھر رہائش گاہ کے نمبر ملایا لیکن اس بار بھی وہاں کال اٹنڈ نہ کی گئی تو بلیک کارٹر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے رسیور رکھا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

‘‘ہیلو۔ ہیلو۔ بلیک کارٹر کالنگ۔ اوور’’...... بلیک کارٹر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ گارب اٹنڈنگ یو باس۔ اوور''...... تھوڑی دیر بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''گارب۔ تم چیف کی رہائش گاہ کے قریب ہو۔ وہاں سے کوئی کال اٹنڈ نہیں کر رہا۔ تم وہاں جاؤ اور معلوم کر کے مجھے کال کرو۔ اوور''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... گارب نے جواب دیا۔

''جلدی جاؤ۔ اوور اینڈ آل''...... بلیک کارٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس دراز میں رکھ دیا۔ اسی لمحے اسے دور سے کار کی آواز سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ ریمنڈ، بگ سنیک اور اس کے ساتھی کو لے کر آیا ہو گا۔ وہ اٹھ کر کمرے سے باہر آیا اور پھر اسے دور سے بگ سنیک آتا دکھائی دیا۔

''خوش آمدید بگ سنیک''...... بلیک کارٹر نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو بلیک کارٹر۔ کیا حال ہے۔ تم نے تو رابطے ہی ختم کر دیئے ہیں''...... بگ سنیک نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دونوں نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔

''کیا کیا جائے۔ ہم دونوں ہی اپنے اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ آؤ''...... بلیک کارٹر نے کہا اور پھر وہ بگ سنیک کو ساتھ لے کر آفس میں آ گیا جبکہ اس کا ساتھی باہر ہی رک گیا تھا۔

''مجھے جیسے ہی تمہاوی لارکاٹ آنے کی اطلاع ملی تو میں نے سوچا کہ تم سے ملاقات ہو جائے گی کیونکہ تم یقیناً پاکیشیائی ایجنٹوں کے پیچھے یہاں آئے ہوگے اور ہم دونوں مل کر ان کا زیادہ موثر انداز میں گھیراؤ کر سکتے ہیں اور اسی لئے میں نے ریمنڈ سے کہا کہ وہ تمہیں یہاں لے آئے''...... بلیک کارٹر نے ریک میں سے شراب کی بوتل اور دو گلاس اٹھا کر میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مادام فلوریا کو تو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب مادام فلوریا کی جگہ میں سیکشن کا انچارج ہوں''...... بگ سنیک نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ مادام فلوریا کی ہلاکت کا سن کر افسوس ہے لیکن مجھے خوشی ہے کہ اب تم چیف ہو۔ میری طرف سے مبارک باد قبول کرو''...... بلیک کارٹر نے بوتل کھول کر دونوں گلاسوں میں شراب ڈالتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو۔ تم سناؤ۔ تمہارا کیا حال ہے''...... بگ سنیک نے مسکراتے ہوئے کہا پھر اسی طرح کی رسمی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک کارٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس دوران بگ سنیک نے اپنے ساتھی کو بلا کر اپنے طور پر ٹائیگر کو تلاش کرنے کے لئے فیلڈ میں بھیج دیا تھا۔

''یس۔ بلیک کارٹر بول رہا ہوں''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''گارب بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے گارب کی متوحش سی آواز سنائی دی تو بلیک کارٹر اس کی آواز اور لہجہ سن کر

بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا بات ہے۔ کیوں وہاں کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی تھی''...... بلیک کارٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ یہاں تو قتل عام کیا گیا ہے۔ چیف انتھونی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان کا ڈرائیور، ان کے محافظ اور ملازم سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ چیف اپنے آفس میں ہی کرسی پر بندھے ہوئے ہیں۔ ان کے دونوں نتھنے کاٹ دیئے گئے ہیں۔ ان کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہوا نظر آ رہا ہے۔ ان کے سینے میں گولیاں ماری گئی ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک کارٹر کو یوں محسوس ہوا جیسے گارب نے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا گیا ہو۔

''اوہ اوہ۔ یہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ چیف کیسے ہلاک ہو سکتا ہے اور پھر اس کے نتھنے کٹے ہوئے ہیں۔ کیا۔ کیا مطلب ہوا۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم''...... بلیک کارٹر نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بگ سنیک بے اختیار چونک پڑا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن آن نہ تھا اور وہ بلیک کارٹر سے کافی فاصلے پر بیٹھا ہوا تھا اس لئے رسیور سے نکلنے والی آواز اس تک نہ پہنچ رہی تھی۔

''میں چیف کی رہائش گاہ سے ہی بول رہا ہوں باس۔ آپ خود یہاں آ کر دیکھ لیں''...... دوسری طرف سے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''تم وہیں رکو۔ میں آ رہا ہوں''...... بلیک کارٹر نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح رسیور کریڈل پر پٹخ دیا جیسے سارا قصور اس رسیور کا ہی ہو۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔

''کیا ہوا ہے''...... بگ سنیک نے کہا تو بلیک کارٹر نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''وری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ آدمی ہم سے بھی پہلے یہاں پہنچ گیا ہے اور اس نے یہاں بھی وہی کارروائی دوہرائی ہے''...... بگ سنیک نے کہا تو بلیک کارٹر بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کس آدمی کی بات کر رہے ہو تم''......بلیک کارٹر نے چونک کر پوچھا۔

''اسی ایکریمین ٹائیگر کی۔ اس نے ہی مادام کو اسی طرح ہلاک کیا تھا اور مادام فلوریا کے بھی نتھنے کٹے ہوئے تھے اور تم کہہ رہے ہو کہ تمہارے چیف انتھونی کے نتھنے بھی کٹے ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کارروائی اسی ٹائیگر کی ہے''...... بگ سنیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا کہ کیا ہوا ہے''...... بلیک کارٹر نے یکلخت چونک کر کہا۔

''کیا سمجھ گئے ہو''...... بگ سنیک نے حیرت سے کہا۔

''چیف انتھونی کی نشاندہی تمہاری چیف مادام فلوریا نے کی ہو گی

کیونکہ چیف انتھونی اور مادام فلوریا کے درمیان خاصے گہرے تعلقات تھے۔ اس آدمی کا نام تم ٹائیگر بتا رہے ہو اس نے مادام سے انتھونی کے بارے میں معلومات حاصل کر کے یہاں آ کر کارروائی کی ہے لیکن مجھے حیرت اس بارت پر ہے کہ وہاں سخت حفاظتی انتظامات تھے اور تمہارے مطابق وہ اکیلا آدمی ہے پھر نجانے کس طرح اس نے سب کا خاتمہ کر کے چیف سے پوچھ گچھ کی“...... بلیک کارٹر نے کہا۔

”وہ انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے لیکن بے فکر رہو۔ میں نے اسے دیکھا ہوا ہے اس لئے اب میں آسانی سے اسے یہاں ٹریس کر کے پکڑ لوں گا۔ اسے تو علم ہی نہ ہو گا کہ میں یہاں آ گیا ہوں اس لئے وہ مطمئن ہو گا“...... بگ سنیک نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ البتہ اب مجھے اسرائیل بات کرنا ہو گی“...... بلیک کارٹر نے کہا۔

”میری ایک بات مانو گے“...... بگ سنیک نے کہا تو بلیک کارٹر چونک پڑا۔

”کیا بات ہے“...... بلیک کارٹر نے پوچھا۔

”تمہیں اپنی صلاحیتوں کو منوانے کا ایک موقع مل گیا ہے۔ تم خود کارروائی کرو۔ میں بھی تمہارا ساتھ دوں گا۔ اس طرح ہم مل کر یہاں ان لوگوں کے خلاف کام کریں گے تو آسانی سے انہیں ختم کر دیں گے اور پھر جب تم ان کی لاشیں اعلیٰ حکام کے سامنے پیش کرو

گے تو تمہیں انتھونی کی جگہ آسانی سے مل جائے گی اور مجھے مادام فلوریا کی۔ ورنہ دوسری صورت میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جیسے ہی تم اطلاع دو تو فوراً ایکریمیا سے کوئی اور ٹیم یہاں بھیج دی جائے اور تمہاری حیثیت زیرو ہو جائے گی اس لئے تم اطلاع دینے کی بجائے خود کام کرو“...... بگ سنیک نے کہا۔

”نہیں۔ انتھونی کی موت کی اطلاع تو بہرحال دینی ہی پڑے گی۔ البتہ میں خود سپر چیف سے درخواست کروں گا کہ وہ مجھے موقع دیں“...... بلیک کارٹر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی۔ تم اپنی پوزیشن بہتر طور پر سمجھ سکتے ہو“...... بگ سنیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

”ارے بیٹھو۔ میں سپر چیف سے بات کر لوں۔ پھر بیٹھ کر تم سے اس بارے میں بات ہو گی۔ مجھے تمہاری یہ تجویز پسند آئی ہے کہ ہم دونوں کو مل کر کام کرنا چاہیئے۔ اس طرح ہماری کامیابی یقینی ہو جائے گی“...... بلیک کارٹر نے کہا تو بگ سنیک سر ہلاتا ہوا دوبارہ بیٹھ گیا تو بلیک کارٹر نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس“...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”لارکاٹ سے بلیک کارٹر بول رہا ہوں۔ سپر چیف سے بات کراؤ۔ اٹ از ایمرجنسی“...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''اوکے۔ سپر چیف خود بات کرتے ہیں''...... چند لمحوں کی خاموشی سے بعد دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک کارٹر نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک کارٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''بلیک کارٹر بول رہا ہوں لارکاٹ سے''...... بلیک کارٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سپر چیف کی کال ہو گی۔

''سپر چیف بول رہا ہوں۔ تم نے کال کیوں کی ہے۔ انتھونی کہاں ہے''...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''چیف انتھونی کو ان کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا گیا ہے''۔ بلیک کارٹر نے کہا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... دوسری طرف سے اس بار قدرے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو جواب میں بلیک کارٹر نے چیف انتھونی کے میزائل اسٹیشن سائٹ پر جانے کے لئے اپنی رہائش گاہ پر جانے اور پھر گارب کی بتائی ہوئی پوری تفصیل بتا دی۔

''ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ لارکاٹ میں کام کر رہے ہیں اور تم دفتروں میں بیٹھے صرف فون کرنے تک ہی محدود رہ گئے ہو''...... سپر چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''سپر چیف۔ یہ کارروائی پاکیشائی ایجنٹوں کی نہیں ہے بلکہ ایک

ایکریمین ٹائیگر کی ہے''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''ایکریمین ٹائیگر کی۔ کیا مطلب''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو بلیک کارٹر نے بگ سنیک کی آمد اور اس کی بتائی ہوئی ساری تفصیل بتا دی۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب بات سمجھ میں آ رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے اپنا ایک آدمی پہلے بھیج دیا تاکہ وہ میزائل اسٹیشن تک پہنچنے کے راستے کی تمام رکاوٹیں دور کر دے اور پھر یہ گروپ براہ راست میزائل اسٹیشن پر حملہ کر دے''...... سپر چیف نے کہا۔

''سپر چیف۔ بگ سنیک اور میں مل کر یہاں کام کرنا چاہتے ہیں۔ بگ سنیک نے اس آدمی کو دیکھا ہوا ہے اس لئے وہ آسانی سے اسے مارک کر لے گا۔ پھر اس کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد جیسے ہی یہ گروپ یہاں پہنچے گا تو ہم مل کر اس کا بھی خاتمہ کر سکتے ہیں''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''تم ایسا کرو کہ خود انتھونی کی جگہ میزائل اسٹیشن پر پہنچ جاؤ ورنہ یہ گروپ لارکاٹ میں داخل ہونے کی بجائے سمندری راستے سے براہ راست بھی میزائل اسٹیشن پر پہنچ سکتا ہے۔ وہاں کی سیکورٹی ان لوگوں کا خاتمہ نہیں کر سکتی۔ وہاں تمہارا ہونا ضروری ہے۔ اپنے نائب ریمنڈ کو تم یہاں کا انچارج بنا دو۔ بگ سنیک اور ریمنڈ مل کر کارروائی کریں اور اگر تم نے اس میں کامیابی حاصل کر لی تو تمہیں

انتھونی کی جگہ دے دی جائے گی''...... سپر چیف نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں سپر چیف۔ ایسا ہی ہو گا''...... بلیک کارٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں اسرائیل کے پرائم منسٹر صاحب کو اس کی اطلاع نہیں دے رہا ورنہ وہ نہ صرف انتہائی پریشان ہو جائیں گے بلکہ وہ وہاں سے ریڈ زیرو ایجنسی کو ہٹا کر کوئی نئی تنظیم بھجوا دیں گے کیونکہ میزائل وہاں پہنچنے والے ہیں''...... سپر چیف نے کہا۔

''لیس سپر چیف''...... بلیک کارٹر نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو بلیک کارٹر نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لیس باس''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ریمنڈ کو میرے آفس بھجوا دو''...... بلیک کارٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''کیا طے ہوا ہے''...... بگ سنیک نے پوچھا۔

''مجھے میزائل اسٹیشن پر رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور ریمنڈ تمہارے ساتھ کام کرے گا''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میرے لئے اسرائیل کا مفاد ضروری ہے''...... بگ سنیک نے کہا تو بلیک کارٹر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہوگاریا سے لارکاٹ پہنچنے کے لئے ایک چھوٹے بحری جہاز جو ایک بڑی لانچ جیسا تھا، میں موجود تھا۔ ہوگاریا سے لارکاٹ کا فاصلہ تقریباً آٹھ گھنٹوں کا تھا اور انہیں سفر کرتے ہوئے چھ گھنٹوں سے زائد گزر چکے تھے۔ لانچ انتہائی جدید تھی۔ اس کی سیٹیں انتہائی آرام دہ اور کشادہ تھیں اور پھر سیٹوں پر بیٹھے بیٹھے انہیں ہر چیز خوبصورت لڑکیاں جنہیں لانچ ہوسٹس کہا جاتا تھا، سپلائی کر جاتی تھیں۔

لانچ میں زیادہ تعداد جاپانی اور ایکریمین سیاحوں کی تھی۔ تھوڑی سی تعداد دوسرے لوگوں کی تھی۔ عمران اور جولیا اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل ان کے عقب میں اور ان کے پیچھے تنویر موجود تھا۔ وہ سب اخبارات اور رسائل پڑھنے میں مصروف تھے کیونکہ سمندر کو مسلسل دیکھا نہ جا سکتا تھا اور لانچ کے چاروں طرف جہاں تک نظر جاتی تھی سمندر ہی سمندر تھا۔

جولیا خاموش بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عمران سیٹ کی پشت پر سر ٹکائے آنکھیں بند کئے ہوئے تھا اور جب سے وہ ہوگاریا سے روانہ ہوئے تھے عمران کی یہی حالت تھی۔ صرف اس وقت وہ آنکھیں کھولتا تھا جب لانچ ہوسٹس اسے کوئی مشروب سپلائی کرتی تھی۔ مشروب پینے کے بعد وہ ایک بار پھر آنکھیں بند کر کے پشت سے سر ٹکا دیتا تھا۔

جولیا چونکہ عمران کے ساتھ سفر کرتی رہتی تھی اس لئے اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ عمران کی عادت ہے کہ وہ سفر اسی طرح آنکھیں بند کئے گزار دیتا ہے۔ پہلے پہلے تو وہ بار بار عمران سے مخاطب ہوتی رہتی تھی لیکن اس بار جولیا نے اب تک اسے ایک بار بھی مخاطب نہ کیا تھا۔ وہ ایک رسالہ پڑھنے میں اس طرح مصروف تھی جیسے عمران سے اس کا کوئی تعلق ہی نہ ہو اور پھر اچانک عمران نے آنکھیں کھولیں اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''کیا ہوا''...... جولیا نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''واش روم جا رہا ہوں''...... عمران نے چھوٹے بچوں کے سے انداز میں کہا اور تیزی سے لانچ کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں واش رومز کی طویل قطار موجود تھی۔ جولیا نے برا سا منہ بنایا اور دوبارہ رسالہ پڑھنے میں مصروف ہو گئی۔

''مس جولیا۔ کس کی کال ہو سکتی ہے''...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اسے کال آف نیچر کہا جاتا ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''کمال ہے۔ آپ ساتھ بیٹھیں ہیں اور آپ کو علم نہیں ہو سکا۔ عمران صاحب ٹرانسمیٹر کال سننے کے لئے گئے ہیں''...... صفدر نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

''ٹرانسمیٹر کال۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے تو سیٹی کی آواز نہیں سنی''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''سیٹی کی آواز انہوں نے آف کی ہوئی تھی اور ٹرانسمیٹر وائبریشن پر لگایا ہوا تھا۔ یہ کام چونکہ انہوں نے میرے سامنے کیا تھا اس لئے مجھے معلوم تھا اور پھر انہوں نے سوتے سوتے یکلخت اپنا ہاتھ جیب میں ڈالا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے تو میں سمجھ گیا کہ ٹرانسمیٹر کال آئی ہے''...... صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''کال چیف کی طرف سے بھی ہو سکتی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ چیف کی عادت نہیں ہے مشن کے درمیان میں کال کرنے کی۔ یہ یقیناً ٹائیگر کی کال ہو گی کیونکہ عمران صاحب نے ٹائیگر کو جوگاریا سے لارکاٹ پہنچنے کا کہہ دیا تھا''...... صفدر نے جواب دیا۔

''شاید ایسا ہی ہو۔ وہ اطلاع دے رہا ہو اپنے پہنچنے کی''۔ جولیا نے کہا۔

''نہیں مس جولیا۔ ٹائیگر نے یقیناً کوئی خاص بات بتانے کے کال کی ہو گی۔ ٹائیگر واقعی انتہائی ذہین آدمی ہے وہ عمران صاحب کی طرح سوچتا ہے اور عمران صاحب کی طرح ہی کام کرتا ہے۔ عمران صاحب نے جوگاریا میں ٹائیگر کی کارکردگی کے بارے میں جو تفصیل بتائی تھی اور جس طرح ٹائیگر نے جوگاریا میں اس فلوریا کو ٹریس کر کے اس سے یہ بات کنفرم کی تھی کہ جوگاریا میں ڈاجنگ میزائل اسٹیشن بنایا گیا ہے جبکہ اصل میزائل اسٹیشن لارکاٹ میں ہے اور یہ بھی معلوم کیا تھا کہ وہاں اس میزائل اسٹیشن کی حفاظت کے لئے ریڈ زیرو ایجنسی کا گروپ کے کام کر رہا ہے۔ اس گروپ کا انچارج انتھونی ہے''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ عمران لگتا ہے سیکرٹ سروس کے خلاف سازش کر رہا ہے''...... اچانک عقبی طرف سے تنویر نے کہا تو سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

''سازش۔ یہ کیا کہہ رہے ہو''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نے تمام مشن ٹائیگر سے مکمل کرا لینا ہے اور چیف کو یہی رپورٹ دینی ہے کہ سیکرٹ سروس بے کار ہے اور اکیلا ٹائیگر ہی سب کچھ ہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ تمہارا خیال غلط ہے۔ عمران صاحب ٹائیگر کو صرف ابتدائی معلومات کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اب دیکھو۔ اگر

ٹائیگر جوگاریا میں کام نہ کرتا تو ہمیں جوگاریا جانا پڑتا جبکہ اصل میزائل اسٹیشن پر نجانے کیا صورتحال ہو۔ کسی بھی لمحے اسرائیل وہاں سے ہارڈ بلاسٹر میزائل فائر کر کے پاکیشیا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتا ہے''...... صفدر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا عمران واپس آ کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے ایک بار پھر سیٹ کی پشت سے سر ٹکایا ہی تھا کہ جولیا بول پڑی۔

''سونے کی بجائے ہمیں یہ بتاؤ کہ ٹائیگر نے تمہیں کال کر کے کیا بتایا ہے''...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا تو عمران یکلخت چونک کر سیدھا ہو گیا۔

کیا کہہ رہی ہو۔ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ ٹائیگر کی کال تھی۔ کیا تم نے میری تھوڑی سی غیر حاضری میں علم نجوم تو نہیں سیکھ لیا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نجوم وجوم کو چھوڑو۔ میری بات کا جواب دو''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کمال ہے۔ کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔ اگر تم نے واقعی علم نجوم نہ صرف سیکھ لیا ہے بلکہ اس میں اس قدر مہارت بھی حاصل کر لی ہے کہ تمہیں یہاں بیٹھے بیٹھے سب کچھ درست طور پر معلوم ہو گیا ہے تو پھر تم سب سے پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ میری شادی کب ہو گی اور کس سے ہو گی۔ اپنوں میں ہو گی یا غیروں میں اور میری ہونے والی

دلہن کا نام کیا ہو گا''...... عمران کی زبان چل پڑی۔

''عمران صاحب۔ مس جولیا نے علم نجوم نہیں سیکھا۔ میں نے سیکھ لیا ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس کی عدم موجودگی میں ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

''حیرت ہے کہ تم میری حرکات وسکنات کو اس حد تک غور سے دیکھتے رہتے ہو۔ پہلے کیپٹن شکیل سے مجھے شکایت تھی کہ وہ میرے ذہن میں موجود خیالات پڑھ لیتا ہے اس لئے ڈر کے مارے میں جولیا کا خیال بھی ذہن میں نہیں لاتا اور اب تم نے جسمانی حرکات وسکنات کو چیک کرنا شروع کر دیا ہے اس لئے اب تصویریں دیکھنے کا کام بھی ختم''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ بے شک تصویریں دیکھیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کس کی تصویریں۔ کیا مطلب''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کمال ہے۔ اب یہ بھی بتانا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کی تصویر کے بارے میں بات کر رہے ہیں مس جولیا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میری تصویر تمہارے پاس ہے۔ کہاں ہے۔ نکالو چلو''۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ میرے دل میں ہے۔ بس وہ کیا کہتے ہیں گردن جھکائی اور دیکھ لی''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اس طرح منہ بنایا جیسے وہ شدید بور ہو رہی ہو اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''عمران صاحب۔ ٹائیگر نے کیا اطلاع دی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''چلو بتا دیتا ہوں۔ ٹائیگر نے لارکاٹ پہنچ کر اسرائیل کی خصوصی تنظیم ریڈ زیرو کے لارکاٹ میں موجود چیف انتھونی کو اس کی رہائش گاہ پر گھیر لیا اور پھر اس نے انتھونی سے نہ صرف اس کے تمام سیکشن کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں بلکہ ساتھ ہی اس نے میزائل اسٹیشن کے تمام حفاظتی انتظامات اور اس کے محل وقوع کے بارے میں بھی تمام تفصیلات معلوم کر لی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ لارکاٹ میں ریڈ زیرو کے لوگ بندرگاہ، ایئر پورٹ اور تمام اہم چوراہوں پر موجود ہیں۔ سب جگہ انہوں نے میک اپ چیک کرنے والے خصوصی کیمرے لگائے ہوئے ہیں اور وہ اب مشکوک گروپ کی تاک میں ہیں اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ جسے مشکوک سمجھیں اسے فوری ہلاک کر دیں اور اب تک دو گروپس ان کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹائیگر بھی تو میک اپ میں ہو گا۔ اسے کیوں نہیں چیک کیا گیا''...... صفدر نے کہا۔

''یہ بات بتا رہی ہے کہ تم واقعی سپریم ایجنٹ ہو۔ ٹائیگر سے میں نے بھی سوال کیا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس نے چونکہ ڈبل میک اپ کر رکھا ہے اس لئے کیمرے اسے چیک نہیں کر سکے ہوں گے لیکن میں نے اسے بتایا ہے کہ جو میک اپ اس سمیت ہم سب نے کر رکھا ہے۔ اسے یہ کیمرے کسی صورت بھی چیک نہیں کر سکتے کیونکہ یہ تمام کیمرے جس اصول پر کام کرتے ہیں وہ مجھے معلوم ہے اور اس کا توڑ بھی مجھے معلوم ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو اب ہم نے کیا کرنا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہم نے اپنا مشن مکمل کرنا ہے اور کیا کرنا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اس کے لئے آپ کے ذہن میں کیا لائحہ عمل ہے''...... صفدر نے سنجیدگی سے کہا۔

''لارکاٹ دو واضح حصوں میں تقسیم ہے۔ جنوبی حصے میں شہر آباد ہے جبکہ اس کا شمالی حصہ انتہائی گھنے جنگلات سے پر ہے اور یہ میزائل اسٹیشن اس شمالی حصے میں بنایا گیا ہے لیکن ٹائیگر نے جو کچھ معلوم کیا ہے اس کے مطابق یہ میزائل اسٹیشن عقبی ساحل کے قریبی علاقے میں زیر زمین بنایا گیا ہے اس لئے اب ہم نے جنوبی حصے کو کراس کر کے شمالی حصے میں نہیں جانا بلکہ ہم بندرگاہ سے ہی ایک لانچ حاصل کر کے چکر کاٹ کر لارکاٹ کے عقبی طرف ساحل

پر اتر جائیں گے اور وہاں سے ہم اس میزائل اسٹیشن پر پہنچیں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن کیا وہاں کوئی حفاظتی انتظامات نہ ہوں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ضرور ہوں گے لیکن ہم نے بہرحال میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنا ہے اور یہ بھی سن لو کہ انہیں گروپس کی تلاش ہے اور اس لئے ہم نے لانچ سے دو دو کر کے اترنا ہے۔ میں اور جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل اور تنویر اکیلا اترے گا۔ تم نے بندگاہ سے مشرق کی طرف کنارے کے ساتھ ساتھ پیدل ہی آگے بڑھنا ہے۔ میں لانچ حاصل کر کے وہاں سے تم دونوں اور تنویر کو پک کر لوں گا''۔ عمران نے کہا۔

''کیا ٹائیگر ہمارے ساتھ نہیں جائے گا''...... صفدر نے کہا۔

''ٹائیگر بندرگاہ پر موجود ہو گا تو اسے بھی ساتھ لے لیں گے''...... عمران نے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ وہ کیوں نہیں ہو گا وہاں''...... اس بار جولیا نے چونک کر کہا۔

''ٹائیگر کے دماغ میں ایسے موقعوں پر یہ جنون سوار ہو جاتا ہے کہ میں اطمینان سے آگے بڑھ جاؤں اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ انتھونی کے اس سیکشن سے ٹکرا جائے گا جو ہماری تلاش میں کام کر رہا ہے تاکہ انہیں ہمارے خلاف کوئی اقدام کرنے سے روک دیا

جائے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہ اکیلا کیا کرے گا''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

'' جو وہ کر سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے اپنی حد تک جدوجہد''...... عمران نے جواب دیا۔

''یہ تو حماقت ہے۔ اسے روکنا چاہئے تھا تمہیں۔ اس طرح تو وہ مارا جائے گا''...... جولیا نے کہا۔

''موت کا وقت مقرر ہوتا ہے مس جولیا اور اس لئے مسلمان موت کے ڈر سے جدوجہد نہیں چھوڑ سکتا''...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر سیٹ کی پشت سے لگا کر آنکھیں بند کر لیں تو جولیا سمجھ گئی کہ اب عمران مزید بات نہیں کرنا چاہتا اس لئے وہ بھی خاموش ہو گئی۔

ٹائیگر کو معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جس لانچ میں آ رہے ہیں اسے ابھی لارکاٹ پہنچنے میں دو گھنٹے لگ جائیں گے اس لئے اس نے سوچا کہ وہ ان کے آنے سے پہلے اس میزائل اسٹیشن اور اس علاقے کا چکر لگا آئے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ وہاں لازماً اسے ٹیکسی میں جانا پڑے گا اور لازمی بات ہے کہ وہاں پہنچنے والے ہر سیاح کی باقاعدہ کڑی نگرانی کی جا رہی ہو گی اور انتھونی نے میزائل اسٹیشن کا جو علاقہ بتایا تھا وہ سیاحوں والے علاقے سے کافی دور تھا اس لئے ٹائیگر فوری چیک ہو سکتا تھا اور اکیلا وہ کچھ نہ کر سکتا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ یہ دو گھنٹے وہ بندرگاہ پر ہی گزارے دے پھر عمران صاحب جو پروگرام بنائیں گے اس پر عمل کیا جائے گا۔

اس نے انتھونی کی رہائش گاہ سے نکل کر ٹیکسی کی اور بندرگاہ پر پہنچ گیا۔ وہ کچھ دیر ویسے ہی ادھر ادھر گھوم پھر کر جائزہ لیتا رہا۔ پھر

وہ ایک ہوٹل میں جا کر بیٹھ گیا۔ ابھی اسے وہاں بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ اس نے بگ سنیک کو ہال میں داخل ہوتے دیکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ بگ سنیک کو وہ جوگاریا میں چھوڑ آیا تھا لیکن وہ یہاں موجود تھا اور اس وقت پوزیشن یہ تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لانچ کسی بھی وقت بندرگاہ پر پہنچ سکتی تھی اس لئے ٹائیگر وہاں سے جانے کے لئے اٹھنے ہی لگا تھا کہ اب بگ سنیک وہاں آ گیا تھا۔

''یہ بگ سنیک یہاں پہنچ گیا۔ کیوں''...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ بگ سنیک کے ساتھ ایک اور لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی بھی تھا۔ وہ دونوں ہال کا جائزہ لے کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے تھے۔ ٹائیگر اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ سے نکل کر باہر آ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں لانچ اسٹیشن تھا۔ وہاں اور بھی لوگ تھے جن میں بہت سے لانچ کے ذریعے لارکاٹ سے واپس جانے اور کئی لوگ لانچ میں آنے والے اپنے آدمیوں کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ٹائیگر کی تیز نظریں اردگرد کے علاقے کا جائزہ لے رہی تھیں کہ اچانک کسی نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھنے والا بگ سنیک تھا۔ اس کے ساتھ وہی لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی تھا۔

''تم نے کمال کر دیا مسٹر ٹائیگر کہ جوگاریا میں فلوریا کو اور لارکاٹ میں انتھونی کو ہلاک کر دیا''...... بگ سنیک نے مسکراتے ہوئے انداز میں کہا۔

''تم کون ہو اور یہ کیا باتیں کر رہے ہو''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نے گو نیا میک اپ کر لیا ہے مسٹر ٹائیگر لیکن تمہارا لباس وہی ہے اور میں یہ لباس اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ یہ میرا ساتھی ریمنڈ ہے اس لئے خاموشی سے ہمارے ساتھ چلو ورنہ ایک لمحے میں ڈھیر کر دیں گے''...... بگ سنیک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرا ہاتھ جیب سے باہر نکالا تو اس کے اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا اور ایسا ہی مظاہرہ دوسرے آدمی نے بھی کیا جسے ریمنڈ کہا گیا تھا۔

''تم مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہو اور تمہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا نام انتھونی ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''جو کوئی بھی ہو۔ تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔ میرا خیال تھا کہ تمہیں دور سے ہی گولی مار دی جائے لیکن ریمنڈ کا خیال ہے کہ پہلے تصدیق کر لی جائے اس لئے اگر تم وہ نہیں ہو جو ہم سمجھ رہے ہیں تو تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے''...... بگ سنیک نے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''ٹھیک ہے چلو۔ جہاں تم کہو میں چلنے کے لئے تیار ہوں تاکہ

تمہاری پوری طرح تسلی ہو جائے''...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں اسے لے جاتا ہوں بگ سنیک۔ تم یہیں ٹھہرو۔ یہ لازماً یہاں اپنے ساتھیوں کو لینے آیا ہوگا''...... ریمنڈ نے کہا۔

''ارے نہیں۔ یہ ہوٹل میں بیٹھا ہوا تھا۔ اگر اس نے اپنے ساتھیوں کو لینا ہوتا تو یہ ہوٹل میں نہ بیٹھتا۔ یہ ہمیں دیکھ کر وہاں سے ادھر آیا ہے اور ویسے بھی جو گروپ آئے گا اسے خود ہی ہمارے آدمی سنبھال لیں گے''...... بگ سنیک نے کہا تو ریمنڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آؤ چلو۔ وہ سامنے نیلے رنگ کی کار میں بیٹھنا ہے تمہیں اور سن لو کہ تمہاری معمولی سی غلط حرکت پلک جھپکنے میں تمہیں بے جان کر لے گی''...... بگ سنیک نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے لیکن کیا تمہارا تعلق پولیس سے ہے''...... ٹائیگر نے اس نیلی کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''ایسے ہی سمجھ لو''...... بگ سنیک نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

ریمنڈ ان سے دو قدم پیچھے چل رہا تھا تاکہ اگر ٹائیگر اچانک کوئی حرکت کرے تو اس سے آسانی سے نمٹا جا سکے لیکن ٹائیگر نے سوچ لیا تھا کہ وہ ان کے ٹھکانے پر پہنچ کر ان کا خاتمہ کر دے گا۔ ایک بار تو اسے خیال آیا تھا کہ وہ یہیں ان سے نمٹ لے تاکہ عمران صاحب کو ان کے ساتھیوں کے ساتھ شامل ہو سکے لیکن پھر اس نے

دو وجوہات کی بناء پر اپنا ارادہ بدل دیا کہ ایک تو یہ کہ پولیس اسے اچانک گھیر کر پکڑ لیتی اور یہ اس کے لئے خاصا بڑا مسئلہ بن سکتا تھا۔ دوسرا یہ کہ عمران صاحب اور اس کے ساتھی بہرحال یہاں کسی ہوٹل یا پرائیویٹ رہائش گاہ میں رہیں گے اس لئے وہ بعد میں آسانی سے ان کو ٹریس کر لے گا جبکہ اگر وہ بگ سنیک اور اس ریمنڈ پر قابو پا لے تو ان کی مدد سے یہاں موجود ان کے پورے سیٹ اپ کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینکا جا سکتا تھا۔

اس طرح عمران اور ان کے ساتھیوں کے راستے میں موجود یہ رکاوٹ بھی دور ہو جاتی اور پھر اطمینان سے میزائل اسٹیشن کے خلاف کارروائی کی جا سکتی تھی اس لئے وہ خاموشی سے ان کے ساتھ چل پڑا۔ ریمنڈ نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی جبکہ بگ سنیک، ٹائیگر کے ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کوٹھی کے گیٹ پر رکی اور ریمنڈ نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور مشین گن سے مسلح ایک آدمی باہر آ گیا۔

''پھاٹک کھولو''...... ریمنڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... اس آدمی نے کہا اور واپس مڑ کر پھاٹک کے اندر غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور ریمنڈ کار اندر لے گیا۔ ٹائیگر نے دیکھا کہ دو مسلح افراد اندر موجود تھے اور برآمدے میں کھڑے تھے۔

''چلو اترو'' ...... بگ سنیک نے کار سے نیچے اتر کر ٹائیگر سے کہا۔ ٹائیگر اطمینان بھرے انداز میں کار سے نیچے اتر آیا۔ تیسرا مسلح آدمی جو پھاٹک بند کر رہا تھا وہ گیراج میں پہنچ گیا جبکہ برآمدے میں موجود دونوں مسلح آدمی بھی برآمدے میں اتر کر ان کے قریب پہنچ گئے تھے۔ وہ سب حیرت بھری نظروں سے ٹائیگر کو دیکھ رہے تھے۔

''تم میں سے ایک آدمی ساتھ آئے۔ باقی یہیں رہیں گے۔ آؤ بگ سنیک۔ اسے نیچے تہہ خانے میں لے چلتے ہیں'' ...... ریمنڈ نے پہلے وہاں موجود مسلح افراد سے اور پھر اس نے بگ سنیک سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہ اڈا ریمنڈ اور اس کے ساتھیوں کا ہے لیکن یہاں کی صورتحال دیکھ کر اب اس نے حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اب اسے یہاں پولیس کے آنے کا خوف نہ تھا۔ پھر وہ بگ سنیک، ریمنڈ اور اس مسلح آدمی کے گھیرے میں درمیانی راہداری سے گزر کر آخر میں موجود سیڑھیاں اترنے لگا۔ ریمنڈ سیڑھیاں اترتا ہوا آگے تھا۔ اس کے عقب میں ٹائیگر تھا جبکہ ٹائیگر کی سائیڈ پر بگ سنیک اور ان دونوں کے عقب میں مشین گن سے مسلح آدمی چل رہا تھا۔ ٹائیگر اطمینان سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ تہہ خانہ خاصا بڑا تھا۔ ایک بڑی میز اور کئی کرسیاں یہاں موجود تھیں۔

''اسے ایک کرسی پر بٹھا کر رسیوں سے جکڑ دو'' ...... ریمنڈ نے

اپنے مسلح ساتھی سے کہا۔

''یس باس'' ...... اس مسلح آدمی نے کہا اور ایک طرف موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

''تم اس کرسی پر بیٹھ جاؤ اور سنو۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے تو کوئی غلط حرکت نہ کرنا'' ...... ریمنڈ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''تم بے فکر رہو۔ میں تمہارے ساتھ مکمل تعاون کروں گا''۔ ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ بگ سنیک اور ریمنڈ بڑے چوکنا انداز میں اس کے قریب کھڑے تھے۔

مسلح آدمی نے الماری کھول کر اس میں سے رسی کا بنڈل نکالا اور پھر الماری بند کر کے وہ واپس مڑا۔ اس کے ایک ہاتھ میں مشین گن تھی جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے رسی کا بنڈل پکڑا ہوا تھا اس لئے پاؤں سے اس نے الماری بند کی تھی۔ ظاہر ہے خطرے کے پیش نظر وہ مشین گن کاندھے پر نہ لٹکانا چاہتا تھا جبکہ ریمنڈ اور بگ سنیک دونوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل موجود تھے۔ مسلح آدمی جب مڑا تو شاید ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل دیکھ کر وہ مطمئن ہو گیا اور اس نے اپنی مشین گن کو کاندھے سے لٹکایا اور رسی کا بنڈل پکڑے ٹائیگر کی طرف بڑھا اور پھر جیسے ہی وہ قریب آیا اسی لمحے ٹائیگر نے حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اگر وہ مزید دیر کرتا تو پھر اسے باندھ دیا جاتا اور وہ بے بس ہو

جاتا۔

چنانچہ جیسے ہی وہ مسلح آدمی اس کے قریب آیا ٹائیگر نے اچانک اٹھ کر اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے بگ سنیک چیختا ہوا سائیڈ پر جا گرا اور پھر کمرہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

ٹائیگر نے بگ سنیک کو سائیڈ پر اچھال کر اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل اچانک جھپٹ لیا تھا جبکہ مسلح آدمی ریمنڈ سے ٹکرا کر نیچے گر گیا تھا اور ٹائیگر نے مشین پسٹل ہاتھ میں آتے ہی بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر پہلے ریمنڈ اور پھر مسلح آدمی پر فائر کھول دیا تھا اور پھر پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے گھوم کر اس نے نیچے گر کر انتہائی تیزی سے اٹھتے ہوئے بگ سنیک پر فائر کھول دیا۔

اسی لمحے اسے سیڑھیوں کی طرف سے کسی کے دوڑ کر آنے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے یکلخت سیڑھیوں کی طرف چھلانگ لگائی اور اسی چھلانگ نے حقیقتاً اسے بچ نکلنے کا موقع دے دیا ورنہ ریمنڈ نے زخمی ہونے کے باوجود اس پر فائر کھول دیا تھا اور ٹائیگر اگر ایک لمحہ پہلے چھلانگ نہ لگاتا تو اس کا جسم فائرنگ سے چھلنی ہو چکا ہوتا اور ٹائیگر نے فائرنگ ہوتے ہی مڑ کر فائر کھول دیا اور ریمنڈ کا مشین پسٹل والا ہاتھ ایک جھٹکے سے نیچے جا گرا۔

ٹائیگر نے ایک اور برسٹ اس کے سینے پر مارا اور پھر وہ بیک

وقت کئی کئی سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر کی سیڑھی پر پہنچ گیا۔ چونکہ اسے معلوم تھا کہ ایک آدمی ابھی باقی ہے لیکن جیسے ہی وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچا یکلخت فائرنگ کی آواز سنائی دی اور ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے گرم اور دہکتی ہوئی لوہے کی کئی سلاخیں اس کی ٹانگ میں گھستی چلی گئی ہوں اور ٹائیگر اچھل کر پشت کے بل گرا اور لڑھکتا ہوا سیڑھیوں سے نیچے پلیٹ فارم پر جا گرا۔

مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ پلیٹ فارم پر پہلے سیڑھیاں اترنے والے کا ساکت جسم موجود تھا۔ ٹائیگر لڑھکتا ہوا اس پر جا گرا تھا۔ اس وجہ سے وہ کسی بڑی چوٹ سے تو بچ گیا لیکن اسے معلوم تھا کہ اس پر فائرنگ کرنے والا ابھی سیڑھیوں پر نمودار ہو گا اور دوسرے برسٹ سے اس کا بچ جانا ممکن نہ ہو گا اس لئے نیچے گرتے ہی ٹائیگر کا جسم قلابازی کھا کر پلٹا اور اس کے ہاتھ میں اس آدمی کے ہاتھ سے نکلی ہوئی مشین گن آ گئی جو پہلے سیڑھیوں سے پلیٹ فارم پر گرا تھا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر اچھل کر سائیڈ پر ہو گیا اور دوسرے لمحے اس نے فائر کھول دیا اور سیڑھیوں کے اوپر نمودار ہونے والے آدمی کی کھوپڑی ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئی اور وہ وہیں گر گیا۔ وہ شاید پہلے جائزہ لینے کے چکر میں تھا اس لئے مار کھا گیا۔

ٹائیگر کی ٹانگ سے مسلسل خون نکل رہا تھا اور ٹائیگر کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے خون کے ساتھ ساتھ اس کے جسم سے توانائی

بھی نکلی جا رہی ہے۔ وہ تیزی سے پلٹا اور کسی مینڈک کی طرح اچھلتا ہوا واپس اس تہہ خانے میں پہنچا اور اسی طرح اچھلتا ہوا وہ الماری کے پاس پہنچ گیا۔

اس نے الماری کھولی تو اس کی آنکھوں میں بے اختیار چمک سی ابھر آئی کیونکہ الماری میں ایک بڑا سا میڈیکل باکس موجود تھا اور الماری کا ایک خانہ پانی کی بوتلوں سے بھرا ہوا تھا۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ کوٹھی میں موجود تمام افراد آف ہو چکے ہیں۔ البتہ ریمنڈ پر اس نے فائرنگ ٹانگوں پر کی تھی تاکہ وہ زندہ رہ سکے اور شاید اسی وجہ سے ریمنڈ کو اتنا موقع مل گیا تھا کہ اس نے ٹائیگر پر فائر کھول دیا تھا لیکن ٹائیگر نے دوسری بار بھی فائرنگ ریمنڈ کی ٹانگوں پر کی تھی اس لئے ہوسکتا تھا کہ ریمنڈ ابھی تک زندہ ہو لیکن بہرحال وہ اب خودبخود ہوش میں نہ آسکتا تھا اس لئے ٹائیگر مطمئن تھا۔

اس نے میڈیکل باکس کھولا اور پھر اپنی پینٹ کو کولہے سے اس نے ایک تیز دھار نشتر کی مدد سے کاٹ کر اتار دیا۔ ٹانگ میں چار گولیاں لگی تھیں۔ ٹائیگر نے مخصوص انداز میں دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں اور انگلیوں کی مدد سے باری باری ان زخموں کو دبانا شروع کر دیا۔ درد کی انتہائی تیز لہریں اس کے جسم میں دوڑنے لگیں اور اسکے ذہن پر اندھیرے جیسے شب خون مارنے لگے لیکن وہ دانت بھینچے اپنے کام میں مصروف رہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ تمام گولیاں نکالنے میں

کامیاب ہو چکا تھا۔

گولیاں مشین پسٹل کی تھیں اور جلد میں لگ کر وہیں رک گئی تھیں اس لئے ہڈی نہ ٹوٹی تھی اور تھوڑی سی کوشش سے وہ باہر بھی آ گئی تھیں۔ یہ اور بات تھی کہ ٹائیگر کو گولیاں نکالتے ہوئے جس قدر سخت تکلیف اور اذیت کا سامنا کرنا پڑا تھا وہ اس کا دل ہی جانتا تھا لیکن ظاہر ہے اسے یہی سبق ملا تھا کہ زندگی کے آخری لمحے تک جدوجہد کرنا فرض ہے۔

گولیاں نکال کر اس نے زخموں کی باقاعدہ بینڈیج کی اور پھر میڈیکل باکس سے مختلف انجکشن نکال کر اس نے خود ہی اپنے آپ کو انجکشن لگائے اور پھر میڈیکل باکس بند کر کے اس نے اسے واپس الماری میں رکھا اور اٹھ کر لنگڑاتا ہوا واپس مڑا۔ اب اس کی ایک ٹانگ پر پینٹ موجود تھی جبکہ دوسری ٹانگ پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں وہ ریمنڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ریمنڈ کو چیک کیا تو ریمنڈ ابھی زندہ تھا لیکن اس کی حالت بے حد خراب تھی۔ اس کا اس قدر خون بہہ چکا تھا کہ ٹائیگر اسے بچانے کی کوشش بھی کرتا تو نہ بچا سکتا تھا۔ اس نے اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔

چند لمحوں بعد اس کے جسم میں معمولی سی حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور پانی کی بوتل کھول کر بوتل کا منہ ریمنڈ کے منہ سے لگا دیا اور ریمنڈ نے اس طرح پانی پینا

شروع کر دیا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ چند لمحوں بعد پوری بوتل کا پانی اس کے جسم میں پہنچ چکا تھا اور پانی نے حیرت انگیز ردعمل ظاہر کیا تھا۔ اب ریمنڈ کے زرد پڑے ہوئے چہرے پر ہلکی سی بشاشت کی لہر دوڑ گئی تھی مگر ٹائیگر کو معلوم تھا کہ ایسا صرف مختصر وقت کے لئے ہے۔

”ریمنڈ۔ تمہارے کتنے آدمی ہیں یہاں“...... ٹائیگر نے ریمنڈ کے چہرے پر جھک کر تیز لہجے میں پوچھا۔

”مم۔ مم۔ مجھے بچا لو۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ مجھے بچا لو“۔ ریمنڈ نے خود کلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”بے فکر رہو۔ تم بچ جاؤ گے لیکن پہلے سب کچھ تفصیل سے بتا دو“...... ٹائیگر نے کہا تو ریمنڈ نے خود ہی سب کچھ تفصیل سے بتانا شروع کر دیا اور پھر ٹائیگر اس سے سوال پوچھتا رہا لیکن اب ریمنڈ کی آواز ڈوبنے لگ گئی تھی اور اس کا چہرہ پہلے سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا تھا اور چند لمحوں بعد ایک ہچکی لے کر وہ ختم ہو گیا۔ اس کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔

ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے ایک طرف پڑا ہوا اپنا مشین پسٹل اٹھایا اور لنگڑاتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ پھر دیوار کو پکڑ کر وہ آہستہ آہستہ اور انتہائی مشکل سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔

اوپر سیڑھیوں کے قریب ہی ایک مسلح آدمی پڑا تھا۔ اس کی

کھوپڑی ٹوٹ چکی تھی۔ ٹائیگر نے آہستہ آہستہ اس پوری کوٹھی کا چکر لگایا اور پھر ایک کمرے کی الماری میں اسے مردانہ لباس نظر آئے تو اس نے اپنی پتلون کے ساتھ ساتھ کوٹ اور شرٹ بھی تبدیل کر لی کیونکہ بگ سنیک کا ساتھی ابھی یہاں موجود تھا۔

ریمنڈ نے اسے بتایا تھا کہ چیف انتھونی کی ہلاکت کے بعد باس بلیک کارٹر میزائل اسٹیشن پر چلا گیا تھا اور اب یہاں وہ ٹیم کا انچارج تھا اور ٹیم کے بارے میں بھی اس نے سب کچھ بتا دیا تھا۔

ٹائیگر نے لباس تبدیل کیا اور پھر جیب میں موجود ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر عمران کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور اسے آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور“...... ٹائیگر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

”باس۔ آپ کہاں موجود ہیں۔ اوور“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”تم گھاٹ پر نظر نہیں آئے۔ کہاں رہ گئے تھے۔ اوور“۔ عمران کا لہجہ سخت تھا مگر ٹائیگر نے جواب میں ہوٹل میں بگ سنیک اور ریمنڈ کے نظر آنے سے لے کر اب تک ہونے والی کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

”گڈ شو۔ ہم اس وقت لارکاٹ کے عقبی ساحل پر موجود ہیں۔ تم وہاں موجود ریمنڈ کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دو۔ باقی کام ہم خود

کر لیں گے تا کہ ہمارا عقب محفوظ ہو سکے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ مجھے آپ کی طرح آواز کی نقل کرنا نہیں آتی اور ریمنڈ کے آدمی اس بگ سنیک کے ساتھی سمیت فیلڈ میں موجود ہیں۔ میں انہیں کیسے روک سکتا ہوں۔ اوور''...... ٹائیگر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''پھر تم ایسا کرو کہ اس ہیڈ کوارٹر میں موجود رہو۔ جو بھی وہاں آئے اسے ختم کر دو۔ فون کا رسیور اٹھا دو کیونکہ ہمیں کسی نے چیک نہیں کیا۔ ہم گھاٹ سے لانچ لے کر عقبی طرف پہنچ چکے ہیں اور اب ہم آسانی سے میزائل اسٹیشن میں داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ تم نے انتھونی سے پوری تفصیل معلوم کر کے بتا دی تھی۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا اور پھر دوسری طرف سے اوورا ینڈ آل کے الفاظ سنتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسے ریمنڈ نے بتایا تھا کہ اس کے آٹھ آدمی فیلڈ میں موجود ہیں جبکہ بگ سنیک کا ایک ساتھی بھی وہیں گھاٹ پر موجود ہے۔

گو عمران نے اسے یہی کہا تھا کہ وہ اس ہیڈ کوارٹر میں ہی رہ کر ان کا خاتمہ کرے لیکن اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ سوائے کسی خصوصی کال کے ہیڈ کوارٹر کا رخ نہیں کریں گے اور وہ کافی دیر تک بیٹھا مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ انہیں کیسے یہاں کال اکٹھا کرے کہ

اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ٹائیگر چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ ریمنڈ بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے اپنے طرف سے ریمنڈ کی آواز اور لہجے کی پوری طرح نقل کرتے ہوئے کہا۔

''بلیک کارٹر بول رہا ہوں۔ کیا ہوا تمہیں۔ تمہاری آواز کیوں پھٹ گئی ہے''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''باس۔ اچانک فلو ہو گیا ہے مجھے اس لئے میں ہیڈ کوارٹر میں ہی ہوں''...... ٹائیگر نے بہانہ بناتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''باس۔ ابھی تک کوئی مشکوک گروپ یہاں نہیں پہنچا۔ ہم مسلسل نگرانی کر رہے ہیں۔ بگ سنیک بھی اپنے ایک ساتھی کے ساتھ یہاں اس ایکریمین ٹائیگر کو تلاش کر رہا ہے جس نے پہلے فلوریا کو اور پھر چیف انتھونی کو ہلاک کیا ہے''...... ٹائیگر نے ریمنڈ سے ملنے والی معلومات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں۔ اس نے اس آدمی کو دیکھا ہوا ہے۔ اگر وہ ہاتھ آ جائے تو خاصا اہم ثابت ہو گا''...... بلیک کارٹر نے جواب دیا۔

''باس۔ میزائل اسٹیشن کی کیا رپورٹ ہے''...... ٹائیگر نے

پوچھا۔

''یہاں کیا ہونا ہے۔ یہ لوگ کسی صورت یہاں پہنچ ہی نہیں سکتے۔ ہر طرف آلات موجود ہیں اور اڑنے والی مکھی بھی ہماری نظروں میں ہے۔ ان لوگوں کا خاتمہ وہیں کرنا ہے۔ باس انتھونی ہلاک نہ ہوتے تو میں خود ہی یہ کام سرانجام دیتا''...... بلیک کارٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

''آپ بے فکر رہیں باس۔ ہم سب ریڈ الرٹ ہیں یہاں''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''رہوڈس سے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اب اسے تو نہ اس رہوڈس کے بارے میں معلوم تھا اور نہ ہی اس کی فریکوئنسی اس لئے وہ سوائے خاموش رہنے کے اور کیا کر سکتا تھا۔ وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے کہ ایک بار پر فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ریمنڈ بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''رہوڈس بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو ٹائیگر چونک پڑا۔

''رہوڈس۔ ابھی باس بلیک کارٹر کی کال آئی ہے۔ انہوں نے

حکم دیا ہے کہ تمہیں یہاں ہیڈ کوارٹر بلا کر ان سے بات کرائی جائے۔تم فوراً جاؤ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یس باس۔ لیکن آپ جس آدمی کو لے گئے تھے اس کا کیا ہوا۔ آپ کی واپسی ہی نہیں ہوئی''...... رہوڈس نے کہا۔

''اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔تم فوراً یہاں آجاؤ تاکہ باس بلیک کارٹر سے تمہاری بات ہو سکے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یس باس۔ میں آرہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھ دیا۔ اس بار رہوڈس نے اس کی آواز اور لہجے پر کوئی کمنٹ نہیں کیا تھا کیونکہ بلیک کارٹر نے صرف یہی اعتراض کیا تھا کہ اس کی آواز پھٹ گئی ہے اس لئے ٹائیگر نے اس بار خصوصی طور پر اس کمی کو بھی دور کرنے کی کوشش کی تھی اور وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب رہا تھا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر اٹھا اور آہستہ آہستہ لنگڑاتے ہوئے انداز میں چلتا ہوا برآمدے سے ہو کر پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھاٹک کی نچلی درز سے اسے کار کے ویل نظر آرہے تھے۔ ٹائیگر نے جا کر پھاٹک کھولا اور پھاٹک کی اوٹ میں ہو گیا۔ اب فوری طور پر وہ برآمدے میں موجود لاش نہ ہٹا سکتا تھا۔

برآمدہ صحن سے خاصا اونچا ہونے کی وجہ سے کار میں بیٹھا ہوا آدمی برآمدے میں آسانی سے دیکھ سکتا تھا اس لئے ٹائیگر پوری

طرح الرٹ تھا۔ کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور گیراج میں جا کر رکی اور ٹائیگر نے اس میں سوار لمبے قد کے آدمی کو بری طرح چونکتے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ آنے والے نے برآمدے میں موجود لاش کو دیکھ لیا ہے۔ وہ آدمی بجلی کی سی تیزی سے کار سے اترا اور کار کی اوٹ میں ہو کر آگے بڑھنے لگا جبکہ ٹائیگر پھاٹک بند کر کے تیزی سے سائیڈ کوٹھڑی کی دیوار سے لگ چکا تھا۔

گیراج میں موجود آدمی اسے وہاں سے چیک نہ کر سکتا تھا۔ البتہ دیوار کے کنارے سے نکلتی ہوئی ٹائیگر کی آنکھیں مسلسل گیراج پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد اس نے آدمی کو جو یقیناً رہوڈس تھا، کار کی اوٹ سے نکل کر تیزی سے برآمدے کی سائیڈ میں جاتے ہوئے دیکھا تو اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی رہوڈس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے فضا گونج اٹھی۔ رہوڈس چیختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے سیڑھیوں پر گر کر پلٹا اور نیچے آ گرا تھا۔ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر کار کی دوسری طرف سے گھومتا ہو برآمدے کے کونے کے سامنے نیچے پڑے ہوئے اس آدمی کے سر پر پہنچ گیا۔ گولیاں اس کی پشت پر لگی تھیں اور اس کا جسم ساکت پڑ تھا۔

ٹائیگر نے جھک کر اسے چیک کیا اور پھر بے اختیار ایک طویل سانس لے کر سیدھا ہو گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ ٹائیگر نے دوبار

جھک کر اس کی جیبوں کی تلاشی لی اور دوسرے لمحے وہ اس کی جیب میں موجود ڈائری کو دیکھ کر چونک پڑا۔ یہ چھوٹی سی ڈائری تھی۔ ٹائیگر نے اسے کھولا تو اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی کیونکہ اس میں اس نے اپنے ساتھیوں کے نام اور ان کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسیاں درج کی ہوئی تھیں۔

سب سے اوپر انتھونی، اس کے نیچے بلیک کارٹر اور اس کے نیچے ریمنڈ اور اس کے بعد اس کا اپنا نام رہوڈس درج تھا۔ اس کے نیچے چھ آدمیوں کے نام اور فریکوئنسیاں درج تھیں۔ ٹائیگر ڈائری اٹھائے واپس مڑا اور پھاٹک کے قریب جا کر اس نے پھاٹک کا اندرونی کنڈا لگایا اور پھر آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس فون والے کمرے میں پہنچ گیا۔ رہوڈس کے نام کے نیچے ڈیکوئے کا نام درج تھا۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ڈیکوئے کے نام کے آگے لکھی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ ریمنڈ کالنگ۔ اوور“...... ٹائیگر نے ریمنڈ کا نام لے کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس۔ ڈیکوئے اٹنڈنگ یو باس۔ اوور“...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ڈیکوئے۔ چیف بلیک کارٹر کی کال آئی ہے میزائل اسٹیشن سے۔ انہوں نے حکم دیا ہے کہ تمام ساتھی فیلڈ چھوڑ کر یہاں ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جائیں کیونکہ وہ فوری طور پر سب کو نئی ہدایات دینا

چاہتے ہیں۔ رہوڈس کو میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔ وہ پہنچنے والا ہو گا۔ تم تمام ساتھیوں کو لے کر آجاؤ۔ فوراً۔ اوور“...... ٹائیگر نے کہا۔

”کیا کیمرے وغیرہ بھی لے آنے ہیں۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”نہیں۔ انہیں رہنے دو۔ تم سب آجاؤ۔ اوور“...... ٹائیگر نے ریمنڈ کی آواز اور لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس نے ریمنڈ کی آواز کی کامیاب نقل کر لی ہے اس لئے اب اس کے لہجے میں مکمل اعتماد موجود تھا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے مڑا اور اس الماری کی طرف بڑھ گیا جہاں سے اس نے اپنے لئے لباس نکالا تھا۔ اس کے ایک خانے میں اسلحہ موجود تھا اور ٹائیگر نے اس میں موجود بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اور اس کا میگزین دیکھ لیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ آنے والے چھ افراد ہوں گے اس لئے اکیلا وہ ان کا اکٹھے خاتمہ نہیں کر سکتا اس لئے اس نے انہیں پہلے بے ہوش کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

الماری سے اس نے گیس پسٹل اٹھایا۔ اس میں میگزین ڈالا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اس نے اینٹی گیس کی شیشی اٹھا کر جیب میں ڈالی اور پھر وہ اس کمرے سے نکل کر باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھاٹک کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے پھاٹک کا کنڈا ہٹا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ چھ افراد ایک کار میں نہیں آسکتے اس لئے یا تو وہ

دو کاروں میں آئیں گے یا کسی اسٹیشن ویگن یا بڑی جیپ میں آئیں گے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد باہر کسی گاڑی کے رکنے کی آواز سنائی دی اور گاڑی کی آواز سے ہی ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہ اسٹیشن ویگن ہے۔

چند لمحوں بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر کچھ دیر تک وہیں کھڑا رہا۔ تاکہ اتنا وقت گزر جائے کہ جب تک برآمدے میں موجود آدمی باہر آکر پھاٹک کھول سکے کیونکہ وہ انہیں چونکانا نہ چاہتا تھا اور پھر اس نے پھاٹک کھولا اور خود اس کی اوٹ میں ہو گیا۔

دوسرے لمحے سیاہ رنگ کی اسٹیشن ویگن تیزی سے اندر داخل ہوئی تو ٹائیگر نے ایک جھٹکا دے کر پھاٹک بند کر دیا اور پھر اسٹیشن ویگن کے رکنے تک وہ تیزی سے دوڑتا ہوا گیراج میں موجود رہوڈس کی کار کے پیچھے پہنچ گیا۔

”تم۔ تم کون ہو“...... اسے ویگن سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی لیکن ٹائیگر نے ہاتھ میں موجود گیس پسٹل کا رخ اندر کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا اور ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی اندر گیس پھیلتی چلی گئی اور ویگن کا دروازہ کھولنے کے لئے بڑھنے والا ہاتھ وہیں لٹک گیا۔

ٹائیگر تیزی سے پیچھے ہٹ گیا اور پھر اس نے واپس جا کر پھاٹک کا کنڈا لگا دیا۔ پھر وہ پھاٹک کے قریب ہی رکا رہا تاکہ ویگن کی کھڑکیوں سے باہر نکلنے والی گیس کے اثرات ختم ہو

جائیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ آگے بڑھا۔ اس نے ویگن کے بڑے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور پھر اندر موجود بے ہوش افراد کو ایک ایک کر کے گھسیٹ کر باہر نکالنا شروع کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد ڈرائیور سمیت چھ کے چھ آدمی ویگن سے باہر زمین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے نظر آ رہے تھے۔ ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس نے اس کی نال باری باری ایک ایک کے سینے پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ اس طرح اس نے چھ کے چھ افراد کو بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا۔ جب اس نے چیکنگ کر لی کہ سب ہلاک ہو گئے ہیں تو وہ سیدھا ہوا اور آہستہ آہستہ اندر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

اب چونکہ وہ عمران کے حکم کی تعمیل کر چکا تھا اور اب صرف بگ سنیک کے ایک ساتھی رہ گیا تھا لیکن اس کی اسے فکر نہ تھی۔ ریڈ زیرو کے تمام آدمی ختم ہو چکے تھے اس لئے اس نے سوچا کہ اب وہ عمران کو کال کر کے اس سے پوچھ لے کہ اب اسے وہاں آنے کی اجازت ہے یا نہیں۔

کمرے میں پہنچ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے عمران کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر کے اس نے بار بار کال دینا شروع کر دی لیکن جب باوجود کوشش کے دوسری طرف سے کال رسیو نہ کی گئی تو ٹائیگر کے چہرے پر شدید تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ٹرانسمیٹر

آف کیا اور پھر اس ویگن میں اس نے خود وہاں جانے کا فیصلہ کر لیا۔ ویگن لے جانے کا اس نے اس لئے سوچا تھا کہ جنگلات میں جانے والے زیادہ تر جیپوں اور ویگنوں میں ہی جاتے تھے۔ کاریں وہاں بہت کم استعمال ہوتی تھیں۔ چنانچہ اس نے الماری سے کچھ اور اسلحہ لیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ویگن میں سوار ہو کر اس کوٹھی سے باہر آ گیا۔

بلیک کارٹر شمالی لارکاٹ کے جنگل میں بنے ہوئے زیر زمین میزائل اسٹیشن کے سیکورٹی چیف کے آفس میں موجود تھا۔ میزائل اسٹیشن پر اس وقت میزائل نصب کرنے اور فائر کرنے کے سلسلے میں کام ہو رہا تھا لیکن بلیک کارٹر کا اس سے کوئی تعلق نہ تھا کیونکہ میزائل اسٹیشن کی سیکورٹی ان سے علیحدہ تھی۔

میزائل اسٹیشن کا انچارج ڈاکٹر پیٹرسن تھا اور بلیک کارٹر کا صرف فون پر ڈاکٹر پیٹرسن سے رابطہ ہو سکتا تھا۔ بلیک کارٹر نے یہاں آ کر یہ چیک کر کے اطمینان کا سانس لیا تھا کہ چیف انتھونی نے یہاں کا سیکورٹی نظام اس قدر جامع انداز میں بنایا تھا کہ میزائل اسٹیشن سے تقریباً دو کلو میٹر دور تک چاروں طرف گھنے درختوں اور جھاڑیوں میں ایسے آلات پوشیدہ تھے جن کی مدد سے وہ یہاں بیٹھے پوری چیکنگ کر سکتے تھے اور نہ صرف چیکنگ کر سکتے تھے بلکہ آنے والوں کا آسانی سے خاتمہ بھی کر سکتے تھے۔ لیکن یہ شعبہ علیحدہ تھا۔

اسے چیکنگ روم کہا جاتا تھا اور اس چیکنگ روم میں مشینری نصب تھی۔

اس چیکنگ روم کا انچارج اینڈری تھا۔ ریمنڈ سے بلیک کارٹر کی بات ہوئے کافی وقت گزر چکا تھا اور ریمنڈ نے اسے بتایا تھا کہ ریڈ اسپائیڈر کا بگ سنیک کے ساتھ مل کر اس ایکریمین ٹائیگر کو ٹریس کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس نے ریڈ اسپائیڈر کی فلوریا اور ریڈ زیرو کے سیکشن چیف انتھونی کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ ویسے اسے سو فیصد یقین تھا کہ ریمنڈ اور اس کے ساتھی لارکاٹ میں ہی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیں گے کیونکہ وہ نہ صرف پوری طرح الرٹ تھے بلکہ ہر جگہ خصوصی کیمرے بھی خفیہ طور پر نصب تھے۔

وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ میزائل جلد سے جلد یہاں پہنچ جائے تاکہ اس کے فائر ہو جانے کے بعد وہ اطمینان سے یہاں سے واپس جا سکے۔ یہاں فارغ بیٹھ بیٹھ کر وہ بری طرح اکتا چکا تھا لیکن ظاہر ہے وہ اس وقت تک یہاں سے نہ جا سکتا تھا جب تک میزائل فائر نہ ہو جائیں۔ ابھی وہ بیٹھا انہی سوچوں میں گم تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور درمیانے قد کا ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔

''باس۔ باس۔ عقبی طرف چار مردوں اور ایک عورت کا گروپ موجود ہے''...... آنے والے نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو اینڈری۔ عقبی طرف۔ کیا مطلب''......

بلیک کارٹر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

''جنگل کی عقبی طرف ساحل پر باس۔ آئیں باس۔ میں آپ کو دکھاتا ہوں''...... اینڈری نے کہا اور واپس مڑ گیا تو بلیک کارٹر تیزی سے اٹھا اور اس آدمی کے پیچھے چلتا ہوا دوسرے بڑے ہال کمرے میں آ گیا۔ یہاں دیوار کے ساتھ دس کے قریب مشینیں کام کر رہی تھیں اور یہ سب مشینیں آٹومیٹک تھیں۔ البتہ ایک بڑی مشین کے سامنے میز اور اس کے ساتھ چار کرسیاں پڑی تھیں۔

یہ تمام مشینوں کی کنٹرولنگ مشین تھی۔ مشین کی بڑی سی سکرین پر ایک منظر واضح نظر آ رہا تھا۔ یہ ساحل کا منظر تھا اور وہاں واقعی چار مرد اور ایک عورت موجود تھی۔ تین مردوں نے اپنی پشت پر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے تھیلے اٹھائے ہوئے تھے۔ ساحل کے ساتھ ایک لانچ بھی نظر آ رہی تھی ان میں سے ایک مرد ٹرانسمیٹر پر باتیں کر رہا تھا۔

''یہ کون ہیں۔ یہ کس کو کال کر رہے ہیں۔ کیا آواز کیچ نہیں ہو سکتی''...... بلیک کارٹر نے حیرت بھرے انداز میں سکرین پر دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں باس۔ ابھی یہ چیکنگ زون سے باہر ہیں۔ انہیں دیکھا تو جا سکتا ہے لیکن ان کی آوازیں کیچ نہیں ہو سکتیں''...... اینڈری نے جواب دیا۔

''یہ کون ہو سکتے ہیں۔ نظر تو یہ ایکریمین آ رہے ہیں''...... بلیک

کارٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ لیکن ان کے پاس ٹرانسمیٹر کی موجودگی بتا رہی ہے کہ یہ عام سیاح نہیں ہیں اور پھر عام سیاحوں کو اس طرح لانچ میں عقبی طرف آنے کی کیا ضرورت ہے''...... اینڈری نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ لازماً پاکیشیائی ایجنٹ ہوں گے۔ انہیں ہلاک ہونا چاہئے''...... بلیک کارٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ عقبی طرف صرف چیکنگ آلات ہیں۔ اگر یہ فرنٹ سائیڈ سے آتے تو انہیں ہلاک کیا جا سکتا تھا لیکن آپ بے فکر رہیں۔ اگر یہ دشمن ایجنٹ ہیں تو لامحالہ انہیں فرنٹ پر آنا ہو گا کیونکہ فرنٹ پر آئے بغیر یہ کسی صورت بھی میزائل اسٹیشن کو نقصان نہیں پہنچا سکتے''...... اینڈری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ لوگ یہاں زندہ سلامت کیسے پہنچ گئے۔ وہاں ریمنڈ اور اس کے ساتھی کیا کر رہے ہیں''...... بلیک کارٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''باس۔ ہو سکتا ہے کہ یہ واقعی کوئی ایڈونچر پسند سیاح ہوں کیونکہ جنوبی لارکاٹ میں ہر چوک پر سپیشل کیمرے موجود ہیں۔ اگر یہ پاکیشیائی ہیں تو لامحالہ انہوں نے میک اپ کر رکھا ہو گا اور اگر یہ میک اپ میں ہوتے تو لازماً چیک ہو کر یہ ختم ہو چکے ہوتے''۔ اینڈری نے جواب دیا۔

''اوہ ہاں۔ لیکن بہرحال ان پر اب کڑی نظر رکھنا ہو گی''۔ بلیک

کارٹر نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں باس۔ یہ جیسے ہی ڈینجر زون میں داخل ہوں گے انہیں آسانی سے بے ہوش کیا جا سکے گا۔ پھر باہر جا کر یقینی طور پر ان کا خاتمہ ہو جائے گا''...... اینڈری نے کہا تو بلیک کارٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب ٹرانسمیٹر کال ختم ہو چکی تھی اور وہ پانچوں افراد تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے۔ وہ بے حد چوکنا اور ہوشیار نظر آ رہے تھے لیکن ان کے انداز سے قطعاً یہ محسوس نہ ہو رہا تھا کہ انہیں کسی سکرین پر چیک کر لئے جانے کا علم ہے۔ وہ جنگل میں چلتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے۔

''ابھی یہ ڈینجر زون سے کتنے فاصلے پر ہیں''...... بلیک کارٹر نے پوچھا۔

''دو کلو میٹر دور ہیں باس''...... اینڈری نے کہا تو بلیک کارٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اینڈری نے ان کے ڈینجر زون میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا۔

''انہیں بے ہوش کر دو''...... بلیک کارٹر نے کہا تو اینڈری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سامنے موجود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی سکرین پر یکلخت دودھیا رنگ سا چھا گیا۔ پھر چند لمحوں بعد یہ رنگ غائب ہوا تو جھاڑیوں میں ٹیڑھے میڑھے انداز میں وہ چاروں مرد اور عورت پڑے ہوئے واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔

''یہ بے ہوش ہو گئے ہیں باس۔ اب کیا کرنا ہے''...... اینڈری نے پوچھا۔

''انہیں ہلاک کرنا ہے اور کیا کرنا ہے۔ میں کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لینا چاہتا''...... بلیک کارٹر نے جواب دیا۔

''تو پھر آپ کو یا مجھے باہر جانا ہو گا ورنہ یہ ایک گھنٹے بعد خودبخود ہوش میں آ جائیں گے''...... اینڈری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہاں صرف ہم دونوں ہی موجود ہیں اسی لئے ہم میں سے ہی کسی کو باہر جا کر انہیں گولیوں سے اڑانا ہو گا''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''باس۔ یہ کام آپ کو کرنا ہو گا۔ میں تو صرف مشینری کا ایکسپرٹ ہوں۔ اس طرح بے ہوش آدمیوں کو ہلاک کرنا میرے بس سے باہر ہے''...... اینڈری نے جواب دیا تو بلیک کارٹر بے اختیار مسکرا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ سپیشل وے کھولو۔ میں باہر چلا جاتا ہوں۔ پہلے میں آفس سے گن لے لوں''...... بلیک کارٹر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا جیسے ہی آفس میں پہنچا تو فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ بلیک کارٹر بول رہا ہوں''...... بلیک کارٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں گاروش بول رہا ہوں۔ میرا تعلق ریڈ اسپائیڈر سے ہے اور میں اپنے باس بگ سنیک کے ساتھ لارکاٹ آیا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک اجنبی آواز سنائی دی۔

"یہاں کا فون نمبر تمہیں کس نے دیا ہے"...... بلیک کارٹر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ریمنڈ نے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ کیوں کال کی ہے"...... بلیک کارٹر نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے آدمیوں اور بگ سنیک کے ساتھ کیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک کارٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"...... بلیک کارٹر نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو آپ کو معلوم نہیں ہے۔ میرا خیال بھی یہی تھا۔ اسی لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ آپ کے تمام ساتھیوں اور میرے باس بگ سنیک کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... گاروش نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ بلیک کارٹر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے گاروش کی بات پر ایک فیصد بھی یقین نہ آیا ہو۔

"میں درست کہہ رہا ہوں اور اس وقت میں ریمنڈ کے ہیڈ

کوارٹر سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں۔ یہاں قتل عام ہو چکا ہے"...... گاروش نے کہا تو بلیک کارٹر کو یہ بات سن کر یوں محسوس ہوا جیسے تیز سرد لہریں اس کے پورے جسم میں دوڑ گئی ہوں۔

"یہ کس طرح ممکن ہے"...... بلیک کارٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس بگ سنیک اور ریمنڈ دونوں گھاٹ کے قریب ایک ہوٹل میں گئے تھے اور وہاں سے واپس آنے کے بعد انہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے اس ایکریمین ٹائیگر کو چیک کر لیا ہے جس نے پہلے مادام فلوریا کو اور پھر یہاں آ کر چیف انتھونی کو ہلاک کیا تھا۔ اس نے میک اپ کیا ہوا تھا لیکن اس کا لباس وہی تھا۔ چنانچہ وہ اسے چیک کرنے گھاٹ پر گئے۔ وہاں وہ آدمی موجود تھا۔ باس بگ سنیک نے مجھے وہیں رکنے کے لئے کہا اور خود وہ ریمنڈ کے ساتھ اس آدمی کو گن پوائنٹ پر کار میں بٹھا کر ہیڈ کوارٹر لے گئے تاکہ اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کر کے اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔ میں وہیں گھاٹ پر رہا لیکن جب ڈیڑھ دو گھنٹے گزر گئے اور باس بگ سنیک واپس نہ آئے تو میں نے ہیڈ کوارٹر فون کیا لیکن وہاں سے کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا تو مجھے شک پڑا۔ میں ٹیکسی میں بیٹھ کر وہاں گیا تو کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور اندر ایک کار موجود تھی اور پھر میں نے اندر جا کر چیکنگ کی تو وہاں قتل عام ہو چکا تھا۔ وہاں چیف بگ سنیک، ریمنڈ اور اس کے

ساتھ آٹھ آدمیوں کی لاشیں پڑی تھیں۔ ان سب کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ میں بے حد پریشان ہوا۔ میں نے باہر نکل کر ادھر ادھر سے پوچھ گچھ کی تو مجھے معلوم ہوا کہ سیاہ رنگ کی اسٹیشن ویگن میں کئی آدمی کوٹھی میں داخل ہوئے۔ پھر وہاں فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔ اس کے بعد وہی اسٹیشن ویگن واپس چلی گئی۔ فائرنگ چونکہ وہاں اکثر ہوتی رہتی تھی اس لئے کسی نے اس کا نوٹس نہ لیا۔ میں واپس ہیڈ کوارٹر میں آیا اور اب وہیں سے آپ کو کال کر رہا ہوں''...... گاروش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویری بیڈ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اب تم کیا چاہتے ہو''۔ بلیک کارٹر نے کہا۔

''میں باس بگ سنیک کی ہلاکت کا انتقام لینا چاہتا ہوں لیکن میں اکیلا کچھ نہیں کر سکتا ہوں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ میری مدد کریں''...... گاروش نے کہا۔

''تم اپنے چیف بگ سنیک کی لاش لے کر خاموشی سے واپس چلے جاؤ یا پھر دوسری صورت یہ کہ خود واپس چلے جاؤ۔ لاشیں ٹھکانے لگا دی جائیں گی اور کیا ہو سکتا ہے۔ ریمنڈ اور اس کے آدمیوں کی ہلاکت کے بعد اب میں یہاں اکیلا ہوں اس لئے میں فوری طور پر تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ یہاں بھی پانچ افراد کا ایک گروپ پہنچا ہوا ہے جسے میں نے بے ہوش کر دیا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ اس ایکریمین ٹائیگر کے ساتھی ہوں جو اکیلا ہونے کے باوجود اس

طرح تربیت یافتہ افراد کا قتل عام کرتا پھر رہا ہے''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''وہ آدمی اس سیاہ رنگ کی اسٹیشن ویگن میں میزائل اسٹیشن پر پہنچے گا۔ اس نے لازماً ریمنڈ سے معلومات حاصل کر لی ہوں گی۔ یہاں سفید رنگ کی ایک موری سی کار موجود ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کار میں میزائل اسٹیشن پر پہنچ جاؤں تاکہ اس اسٹیشن ویگن کو ٹریس کر کے اس آدمی سے انتقام لے سکوں اور ویسے مجھے یقین ہے جناب کہ یہ گروپ نہیں ہے بلکہ صرف ہمیں چکر دینے کے لئے گروپ کا نام لیا گیا ہے۔ یہ اکیلا ہی سب کچھ کرتا پھر رہا ہے۔ اکیلا آدمی ہی گروپ سے زیادہ کام کر رہا ہے اور ہم گروپ کے چکر میں خوار ہوتے پھر رہے ہیں''...... گاروش نے جواب دیا۔

''اوہ واقعی۔ تمہاری بات درست ہے۔ اس ایک آدمی نے مادام فلوریا کو ہلاک کیا۔ پھر چیف انتھونی کو ہلاک کیا اور اب بقول تمہارے اس نے ہیڈ کوارٹر پہنچ کر ریمنڈ، بگ سنیک اور ریمنڈ کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ویری بیڈ۔ ٹھیک ہے۔ تم آ جاؤ۔ ہم موری کار پر اٹیک نہیں کریں گے''...... بلیک کارٹر نے کہا۔

''او کے جناب۔ شکریہ''...... گاروش نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک کارٹر نے رسیور رکھا اور مڑ کر تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اینڈری موجود تھا۔

''میں نے سپیشل وے کھول دیا ہے باس''...... اینڈری نے کہا۔

”یہ لوگ ہمارے دشمن نہیں ہیں۔ ہمارا دشمن ایک آدمی ہے جو سیاہ رنگ کی اسٹیشن ویگن میں یہاں آرہا ہے۔ ہم نے اسے ہلاک کرنا ہے اور وہ کسی بھی لمحے یہاں پہنچ سکتا ہے اس لئے تم سپیشل وے دوبارہ بند کر دو“...... بلیک کارٹر نے کہا۔

”یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس۔ یہ لوگ جس انداز میں آگے بڑھ رہے ہیں یہی ہمارے مطلوبہ افراد ہیں“...... اینڈری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک کارٹر نے اسے گاروش کی کال اور اس سے ہونے والی تمام گفتگو سنا دی۔

”اوہ باس۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ ایک ہی گروپ ہو۔ ایک آدمی آپ کے آدمیوں کے خلاف کام کر رہا ہو تاکہ وہ الجھ جائیں اور یہ لوگ یہاں آکر اطمینان سے کام کریں۔ اب یہ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ آپ انہیں ہلاک کر دیں۔ اس طرح اگر کوئی شبہ بھی ہوا تو ختم ہو جائے گا“...... اینڈری نے کہا۔

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میرا ذہن ہی الجھ گیا تھا۔ یہ تو قسمت سے بے ہوش پڑے ہیں۔ اب ان کو ہلاک کر دینا چاہئے پھر اس آدمی سے بھی نمٹ لیا جائے گا۔ میں مشین پسٹل لے کر آتا ہوں“...... بلیک کارٹر نے کہا اور ایک بار پھر تیزی سے مڑا اور پھر کمرے کی الماری سے مشین پسٹل لے کر وہ کمرے سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جہاں سپیشل وے تھا۔

یہ جگہ جہاں یہ پانچوں افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے سپیشل

ے کے دہانے سے کافی فاصلے پر تھی اس لئے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ البتہ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ پانچوں ریز کی وجہ سے بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور بے ہوش افراد سے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا تھا۔ البتہ وہ جنگل میں موجود درندوں سے چوکنا تھا اور پھر اس طرح چلتے ہوئے وہ اس جگہ پہنچ گیا۔ وہاں چار افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان میں ایک مرد موجود نہ تھا۔

”اوہ۔ ایک مرد کو یقیناً کوئی درندہ اٹھا کر لے گیا ہو گا۔ ان چاروں کو ختم کر دوں پھر اسے بھی تلاش کر لوں گا“...... بلیک کارٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ ان چاروں کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا تو ریٹ ریٹ کی آوازوں سے جنگل کی فضا گونج اٹھی۔

ٹائیگر سیاہ رنگ کی اسٹیشن ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھااور ویگن خاصی تیز رفتاری کے ساتھ لارکاٹ کے شمالی حصے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جو گھنے جنگلات پر مشتمل تھا۔

ان جنگلات میں بھی خاصی حد تک سیاحوں کو جانے کی اجازت تھی اور اس کے لئے وہاں پختہ اور بڑی سڑکیں موجود تھیں اور ایسے کیبن بھی موجود تھے جہاں وہ رات کو رہائش رکھ سکتے تھے البتہ کچھ حصہ ایسا بھی تھا جہاں انتہائی خوفناک درندے رہتے تھے۔ ان حصے کو سیاحوں کے لئے بند کر دیا گیا تھا۔ وہاں خاردار تار کی اونچی باڑ اس پورے حصے کے گرد موجود تھی تا کہ دوسری طرف سے کوئی درندہ پھاند کر اس طرف نہ آ جائے اور نہ کوئی سیاح اس طرف جانے کی کوشش کر سکے۔

سیاحوں کے لئے وہاں اونچے درختوں پر ایسی مچانیں بنائی گئی تھیں جہاں بیٹھ کر وہ دوربین سے اطمینان کے ساتھ ان جنگلات کا

نظارہ کر سکتے تھے۔ اور زیادہ تر سیاح ان مچانوں میں رہ کر وقت گزارتے تھے۔

ٹائیگر نے چونکہ انتھونی سے پوری تفصیلات خود معلوم کی تھیں اس لئے اسے معلوم تھا کہ خفیہ راستہ کہاں سے اس بند جنگل کے اندر لے جاتا ہے اور اسرائیلی میزائل اسٹیشن کہاں بنایا گیا ہے اور کس طرح وہاں لوگ درندوں سے بچ کر پہنچ سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ انتھونی سے اس نے وہ سپیشل وے بھی معلوم کر لیا تھا جہاں سے میزائل اسٹیشن میں داخل ہوا جا سکتا تھا۔ اس لئے وہ اطمینان کے ساتھ اسٹیشن وین ڈرائیو کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

ریمنڈ اور اس کے ساتھیوں کا وہ خاتمہ کر چکا تھا اس لئے اب اسے اس طرف سے بھی مکمل اطمینان تھا گو اس نے عمران کو انتھونی سے معلوم ہونے والی تمام تفصیلات بتا دی تھیں اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی عقبی ساحل سے لانچ کے ذریعے اس جنگل میں داخل ہو چکے ہیں لیکن اسے یہ معلوم تھا کہ وہاں ہر طرف ایسی ریز پر مشتمل آلات موجود ہیں جو وہاں انسانوں اور درندوں کو بے ہوش کر سکتی ہیں اور ایسے آلات بھی وہاں نصب ہیں جہاں سے کلر ریز بھی فائر کی جا سکتی تھیں اور ان کلر ریز کا شکار ہونے والا فوری طور پر ہلاک ہو جاتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ ٹائیگر کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں۔ خاصی فکر لاحق ہو رہی تھی۔

ٹائیگر نے ریمنڈ کے ہیڈ کوارٹر سے نکل کر ایسی گولیاں خرید لی تھیں جنہیں کھانے کے بعد وقتی طور پر بے ہوش کر دینے والی کوئی ریز اس پر اثر انداز نہ ہو سکتی تھی لیکن بہرحال ہلاک کر دینے والی ریز کا کوئی توڑ اس کے پاس نہ تھا لیکن وہ اس لئے مطمئن تھا کہ اس نے ایک ہوٹل کے واش روم میں جا کر اپنا میک اپ تبدیل کر لیا تھا۔

وہ ریمنڈ کے میک اپ میں تھا۔ اس کے جسم پر لباس بھی اس ہیڈ کوارٹر سے حاصل کردہ تھا۔ وہ ہیڈ کوارٹر میں موجود ایک ٹرانسمیٹر بھی اپنے ساتھ ہی لے آیا تھا۔ ٹائیگر کو ایک بات کا احساس شدت سے ہو رہا تھا کہ اس نے آتے وقت ریمنڈ کی لاش کا چہرہ نہ بگاڑا تھا اس لئے اگر ریمنڈ اور اس کے ساتھیوں کی موت کی اطلاع بلیک کارٹر تک پہنچ گئی تو پھر معاملات واقعی بے حد الجھ جاتے لیکن اسے یہ اطمینان ضرور تھا کہ اب ریمنڈ کا کوئی ساتھی کال کرنے کے لئے زندہ نہ بچا تھا اس لئے وہاں کسی کے جانے اور بلیک کارٹر کو کال کرنے کا خطرہ موجود نہ تھا۔ یہی سب کچھ سوچتا ہوا وہ مسلسل وین چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

ٹائیگر اب لارکاٹ کے اس حصے میں داخل ہو چکا تھا جو گھنے جنگلات پر مشتمل تھا لیکن ابھی وہ سیاحوں والے ہی علاقے میں موجود تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں خاردار تاروں سے راستہ بند تھا۔ ٹائیگر نے اسٹیشن وین کو خاردار تاروں

سے کافی پیچھے روکا اور پھر وہ نیچے اتر کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس کی نظریں اچانک سرخ رنگ کے پتوں والے ایک گھنے درخت پر جم گئیں۔ یہ درخت کافی بڑا تھا اور اس پر سرخ پتوں کی بہتات تھی۔ وہ تیزی سے اس درخت کی طرف بڑھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ کسی بندر کی سی پھرتی سے اس درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ تھوڑا سا اوپر جانے پر ایک بانس سا شاخ کے ساتھ اسے بندھا ہوا دکھائی دیا۔ اس نے اس بانس کی سائیڈ میں موجود ایک سبز رنگ کے بٹن کو پریس کر دیا۔

بٹن پریس ہوتے ہی سرر کی آواز کے ساتھ ہی خاردار تاروں سے کافی پہلے زمین کا ایک حصہ صندوق کے کسی ڈھکن کی طرح اوپر کی طرف اٹھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر تیزی سے نیچے اترا اور وین میں بیٹھ کر اس نے اسے اسٹارٹ کیا اور تیزی سے اس حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہاں ایک سڑک سی نیچے جا رہی تھی جو کسی طویل سرنگ کی طرح آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی اور پھر وہ اوپر اٹھتی چلی گئی اور چند لمحوں بعد جب وین اس بند حصے سے باہر آئی تو وہ خاردار تاروں کو عبور کر کے اندرونی طرف کو پہنچ چکا تھا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ اس راستے کو بند کر دے کیونکہ اس کے بند کرنے کے لئے بھی اندر ایک درخت پر بانس موجود تھا لیکن پھر اس نے اپنا یہ سوچ کر ارادہ بدل دیا کہ اب اس طرف کسی نے نہیں آنا تھا اور واپسی میں چونکہ اسے یہی راستہ اختیار کرنا

تھا اس لئے وہ راستہ بند کئے بغیر وین آگے بڑھاتا لے گیا۔

وہ بے حد چوکنے انداز میں ڈرائیونگ کر رہا تھا اور اس کی نظریں اردگرد کا بغور جائزہ لے رہی تھیں کیونکہ اب وہ ریڈ زون میں داخل ہو چکا تھا جو ظاہر ہے ڈینجر زون تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں انتھونی کے بقول سپیشل وے موجود تھا۔ اس نے وین کو ایک جگہ روکا پھر نیچے اترنے سے پہلے اس نے وین میں موجود ایک بیگ اٹھا کر اپنی پشت پر باندھا اور پھر وین سے نیچے اتر کر وہ جھاڑیوں کی اوٹ لیتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ایک جگہ پہنچ کر وہ رکا اور اس نے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ سپیشل وے کھلا ہوا تھا۔ ایک جگہ زمین اس انداز میں اوپر کو اٹھی ہوئی تھی جیسے صندوق کا ڈھکن اٹھا ہوا ہوتا ہے۔

”کیا مطلب۔ یہ کیا مطلب ہوا۔ یہ سپیشل وے کیوں کھلا ہوا ہے۔ کیا باس اندر پہنچ گئے ہیں“...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس سپیشل وے میں داخل ہوا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ سرنگ نما راستے سے گزر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے کا اندرونی دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے دوسری جانب جھانکا تو دوسری طرف ایک راہداری تھی لیکن یہ راہداری خالی تھی۔ ٹائیگر نے راہداری کی چھت دیکھی کہ کہیں

چھت پر ریز فائر پوائنٹ تو نہیں تھا لیکن چھت خالی تھی وہاں سی سی کیمرے تک موجود نہ تھے۔

وہ آگے بڑھا اور دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک برآمدے میں پہنچ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں کسی انسان کے بڑبڑاہٹ کی آواز پڑی تو وہ چونک کر رک گیا۔ یہ آواز اسے ایک بند دروازے کے پیچھے سے سنائی دی تھی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دروازے کے ساتھ کان لگا کر کھڑا ہو گیا۔

”اب مجھے ہی انہیں ہلاک کرنا ہو گا۔ چیف بلیک کارٹر تو ان کے ہاتھوں ہٹ ہو گئے ہیں۔ میں انہیں کلر ریز فائر کر کے ہلاک کروں گا۔ اب اور کوئی صورت نہیں ہے“...... ایک مردانہ آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ بولنے والا خود کلامی کے انداز میں بات کر رہا تھا۔

”ہونہہ۔ جب سے چیف بلیک کارٹر سپیشل وے کھول کر باہر گئے ہیں۔ میں سپیشل وے بند کرنا ہی بھول گیا ہوں۔ مجھے اسے بند کر دینا چاہئے“...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آواز سنائی دی۔ ٹائیگر نے آہستہ سے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ مزید کھل گیا۔ اس نے جھری سے آنکھ لگائی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں بے شمار بڑی بڑی مشینیں دیواروں کے ساتھ نصب تھیں اور ایک بڑی سی مشین کے سامنے ایک چھوٹی سی میز اور اس کے پیچھے چار

کرسیاں موجود تھیں اور ایک درمیانے قد کا آدمی ایک کرسی پر بیٹھا اس مشین کو آپریٹ کر رہا تھا۔

"یہ۔ یہ سیاہ وین۔ کیا مطلب۔ یہ وین یہاں کیسے آ گئی۔ کون آیا ہے یہاں"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ یہ سفید موری میں کون آیا ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ دونوں اطراف سے میزائل اسٹیشن کو گھیرا جا رہا ہے"...... اس آدمی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ تیزی سے چلنا شروع ہو گئے۔

"ہرا ہرا۔ وہ مارا۔ میں نے موری کو تو تباہ کر دیا ہے"...... اس آدمی نے مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ وہ کام کرنے کے ساتھ ساتھ شاید باتیں کرتے رہنے کا بھی عادی تھا یہ کئی لوگوں کی نفسیاتی عادت ہوتی تھی۔ اس نے ایک بار پھر مشین کا کوئی بٹن پریس کیا اور پھر وہ مسرت بھرے انداز میں ایک بار پھر چیخ اٹھا۔

"یہ وین بھی گئی۔ میں نے اسے بھی تباہ کر دیا۔ ویل ڈن۔ ریئلی ویل ڈن۔ اور اب یہ سپیشل وے بھی بند ہو گیا ہے۔ اب میں اطمینان سے ان لوگوں کو ٹریس کروں گا جنہوں نے چیف بلیک کارٹر کو ہلاک کیا ہے"...... اس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اب ٹائیگر اس کی باتیں سن کر بور ہونا شروع ہو گیا۔ وہ سیدھا ہوا اور پھر وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر وہ آدمی چونک کر مڑا ہی تھا کہ ٹائیگر اس کے سر پر پہنچ گیا اور ابھی

اس آدمی کی آنکھیں ٹائیگر کو سر پر دیکھ کر پھیلنا شروع ہوئی تھیں کہ ٹائیگر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے اس کے سر پر مار دیا۔ اس آدمی کے حلق سے چیخ نکلی۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر کی مشین پسٹل سے اس کے سر پر لگائی ہوئی دوسری ضرب نے اسے پھر سے گرنے اور ساکت ہونے پر مجبور کر دیا۔

ٹائیگر نے مشین پسٹل اپنی جیب میں ڈالا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر اسے گھسیٹ کر کرسی سے نیچے فرش پر ڈال دیا اور پھر سامنے موجود مشین کی اسکرین کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن اسکرین پر صرف جنگل دکھائی دے رہا تھا۔ وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ ٹائیگر جلدی سے مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اس کمرے سے نکل کر دوسرے کمروں میں گھومنے لگا لیکن وہاں بھی کوئی نہ تھا۔ پورا ایریا گھوم لینے کے بعد ٹائیگر یہ دیکھ کر مطمئن ہو گیا کہ جس آدمی کو اس نے بے ہوش کیا تھا اس کے علاوہ وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ ٹائیگر کو وہاں ایک سٹور روم نظر آیا تو سٹور روم میں داخل ہو کر جب اس نے تلاشی لی تو اسے وہاں ایک رسی کا بنڈل مل گیا۔ ٹائیگر نے رسی کا بنڈل اٹھایا اور اسے لے کر اسی کمرے میں واپس آ گیا جہاں وہ آدمی بدستور بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

ٹائیگر نے اس آدمی کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور اسے رسی سے باندھنا شروع کر دیا۔ جب وہ آدمی اچھی طرح سے بندھ گیا

تو ٹائیگر نے ایک ہاتھ سے اس کی ناک پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے اس کا منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہوئے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹا لئے اور سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

کمرے میں موجود تمام مشینیں اسی طرح سے چل رہی تھیں۔ ٹائیگر نے انہیں نہ ہی آف کیا تھا اور نہ انہیں تباہ کیا تھا۔ وہ پہلے اس آدمی سے یہاں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا کیونکہ یہاں اس پورے ایریا میں اس آدمی کے سوا کوئی نہ تھا اور اس آدمی نے خود کلامی کے انداز میں جو باتیں کی تھیں ٹائیگر ان کی تفصیلات اسی سے معلوم کرنا چاہتا تھا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے علم ہو گیا کہ وہ بندھا ہوا ہے۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ کون ہو تم''۔ اس آدمی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نام کیا ہے تمہارا''...... ٹائیگر نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

''تم۔ تم کون ہو اور تم اندر کیسے آ گئے''...... اس آدمی نے اسی انداز میں کہا۔

''میں تم سے جو پوچھ رہا ہوں۔ مجھے اس کا جواب دو۔ ورنہ

ایک لمحے میں سر میں گولی مار دوں گا''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا تو وہ آدمی کانپ کر رہ گیا۔

''مم مم۔ میرا نام اینڈری ہے۔ اینڈری۔ میں یہاں مشین روم کا انچارج ہوں''...... اس آدمی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کچھ کہتا اسی لمحے اسے دروازے کی طرف ہلکے سے کھٹکے کی آواز سنائی دی۔ ٹائیگر تیزی سے مڑا ہی تھا کہ یکلخت دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے گر گیا۔ دروازے کے پاس ایک ورزشی جسم والا آدمی کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں ریوالور تھا اس نے ٹائیگر کے مڑتے ہی اس پر گولی چلا دی تھی اور ٹائیگر چیخ کر کرسی سمیت پیچھے جا گرا۔ پھر اس سے پہلے کہ آنے والا آدمی دوسرا فائر کرتا، کرسی یکلخت اُڑتی ہوئی اس آدمی سے ٹکرائی اور وہ آدمی جو اطمینان سے آگے بڑھ رہا تھا کرسی کی ضرب کھا کر چیختا ہوا پشت کے بل نیچے فرش پر گرا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ فائرنگ ہوئی اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آدمی ٹانگوں پر گولیاں کھا کر واپس گرا اور اس طرح سے تڑپنے لگا جیسے اسے کند چھری سے ذبح کیا جا رہا ہو۔

اس آدمی نے جو گولی چلائی تھی وہ ٹائیگر کے قریب سے گزر گئی

تھی۔ ٹائیگر نے جان بوجھ کر چیخ ماری تھی اور وہ اچھل کر اس لئے گرا تھا کہ وہ آدمی یہی سمجھے کہ وہ اس کی گولی کا شکار بن گیا ہے تاکہ وہ فوراً ٹائیگر پر دوبارہ گولی نہ چلائے اور ٹائیگر اسے کور کر سکے اور ایسا ہی ہوا تھا۔

اس آدمی کی ٹانگوں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔ وہ بار بار اٹھنے کی کوشش کرتا لیکن پھر گر پڑتا تھا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے گھما دیا اور اس آدمی کے اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھ جن سے وہ ٹائیگر کی ٹانگ پکڑنا چاہتا تھا ڈھیلے ہو کر واپس گرے۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا اور آنکھیں باہر کی طرف ابل پڑیں اور اس کے منہ سے خراخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ ٹائیگر نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑا تو اس آدمی کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ بحال ہوتا چلا گیا۔

''اپنا نام بتاؤ۔ ورنہ......'' ٹائیگر نے مشین پسٹل اس کے سر سے لگاتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا اینڈری خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اسکے چہرے پر خوف کے تاثرات جیسے ثبت ہو کر رہ گئے تھے۔

''مم مم۔ میرا نام گاروش ہے۔ گاروش۔ فار گاڈ سیک میری گردن سے اپنا پیر ہٹا لو۔ میں یہ ہولناک عذاب برداشت نہیں کر سکتا۔ پلیز پلیز''...... اس آدمی نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''میرے سوالوں کے ٹھیک جواب دو گے تو تم ہر قسم کے

عذاب سے بچ جاؤ گے اور میں تمہاری بینڈیج بھی کر دوں گا''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''تت تت۔ تم پیر نہ موڑنا پلیز۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ اس عذاب سے تو سب کچھ بتا دینا بہتر ہے یا پھر موت بہتر ہے''...... گاروش نے کہا اور پھر ٹائیگر کے سوالوں کے جواب میں اس نے جو کچھ بتایا اس کے مطابق وہ بگ سنیک کا ساتھی تھا اور لارکاٹ کے ساحل پر کافی دیر انتظار کے باوجود جب بگ سنیک نہ آیا تو وہ ریمنڈ کے ہیڈ کوارٹر گیا۔ وہاں قتل عام ہو چکا تھا۔ جس پر اس نے یہاں میزائل اسٹیشن فون کیا۔ تو بلیک کارٹر نے اسے خفیہ راستے کے بارے میں بتا کر یہاں بلا لیا۔

وہ اس ہیڈ کوارٹر سے سفید موری کار میں یہاں پہنچا تو یہاں اسٹیشن وین پہلے سے موجود تھی اور زمین کا ایک حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھا ہوا تھا۔ اسٹیشن وین خالی تھی۔ وہ اس کھلے ہوئے حصے میں داخل ہوا تو اس کی موری کار ایک دھماکے سے تباہ ہو گئی اور پھر کچھ ہی دیر میں یہی حشر اسٹیشن وین کا بھی ہوا تھا اور پھر کھلا ہوا حصہ بھی بند ہو گیا لیکن اس وقت تک وہ اندر داخل ہو چکا تھا۔

''ایک تم ہی زندہ بچے تھے۔ تم بھی اب بگ سنیک کے پاس پہنچ جاؤ''...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے پیر موڑا تو گاروش کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا

لگا اور اس کی آنکھیں یکلخت پتھرا سی گئیں۔ ٹائیگر نے پیر ہٹایا اور پھر اس نے نیچے گری ہوئی کرسی اٹھائی اور اسے لا کر اینڈری کے سامنے رکھ دی اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ اینڈری یہ ساری کارروائی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ ٹائیگر کو اپنے سامنے کرسی پر بیٹھتے دیکھ کر اس کا رنگ زرد ہو گیا۔

''اب تمہاری باری ہے اینڈری۔ تم نے اس گاروش کا انجام دیکھ لیا ہے۔ تمہارا انجام اس سے بھی بھیانک ہو سکتا ہے''۔ ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ نہیں مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو پلیز۔ میں نے تمہیں بتایا تو ہے میں مشین روم کا انچارج ہوں اور بس''۔ اینڈری نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بلیک کارٹر کہاں ہے اور تم کیا کہہ رہے تھے کہ اب تمہیں سب کو ریز سے ہلاک کرنا پڑے گا۔ کون ہیں وہ لوگ جن کو تم ریز سے ہلاک کرنے کی بات کر رہے تھے۔ بولو''...... ٹائیگر نے کہا تو اینڈری نے اسے پانچ افراد کو چیک کرنے اور پھر ان پر بے ہوش کر دینے والی ریز فائر کر کے خود باہر جا کر انہیں ہلاک کرنے سے انکار کرنے اور بلیک کارٹر کے مشین پسٹل لے کر باہر جانے کی ساری تفصیل بتا دی۔

''اس کے بعد کیا ہوا۔ میں نے اسکرین چیک کی تھی لیکن مجھے تو کوئی دکھائی نہیں دیا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔ اس کا دل بے اختیار

دھڑکنا شروع ہو گیا تھا کیونکہ اسے جو کچھ بتایا تھا اس کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی واقعی خطرے میں تھے۔ بلیک کارٹر مشین پسٹل لے کر گیا تھا اور وہ ان سب کو بے ہوشی کی حالت میں گولیاں مارنے والا تھا۔

''مم مم۔ مجھے واش روم جانا پڑ گیا تھا وہاں مجھے کافی وقت لگ گیا۔ پھر جب میں واپس آیا تو وہ سب افراد جو بے ہوش پڑے ہوئے تھے اسکرین سے غائب ہو چکے تھے۔ میں نے انہیں ٹریس کرنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ کہیں دکھائی نہ دیئے پھر مجھے موری کار اور وین دکھائی دی تو میں اس طرف متوجہ ہو گیا اور میں نے کار اور وین تباہ کر دی۔ اس کے بعد میں نے سپیشل وے بند کر دیا کیونکہ چیف بلیک کارٹر اور ان افراد کے اسکرین سے غائب ہو جانے کے بعد کار اور وین دیکھ کر میں ڈر گیا تھا۔ سپیشل وے بند کر کے میں اطمینان سے ان کو ٹریس کرنا چاہتا تھا کہ تم اندر آ گئے اور تم نے مجھے بے ہوش کر دیا''...... اینڈری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ مجھے بتاؤ کہ تم نے بلیک کارٹر اور ان پانچ افراد کو کیسے ٹریس کیا تھا''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''تم اس مشین کو آپریٹ نہیں کر سکو گے۔ یہ انتہائی پیچیدہ مشین ہے۔ تم مجھے کھول دو میں تمہارے سامنے سرچنگ کرتا ہوں''...... اینڈری نے کہا۔

"میں ان مشینوں کو آپریٹ کر لوں گا۔ تم بتاؤ جلدی ورنہ......"
ٹائیگر نے کرخت اور سرد لہجے میں کہا تو اینڈری نے خوف بھرے انداز میں اسے مشین کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔ جب اس نے سب کچھ بتا دیا تو ٹائیگر کرسی سے اٹھا اور مشینوں کے سامنے آ گیا۔ اس نے مشین پسٹل جیب سے نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ اینڈری کچھ سمجھتا، ٹائیگر نے یکلخت مشینوں پر فائرنگ کر کے انہیں تباہ کرنا شروع کر دیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔ کیا کر رہے ہو"۔ اینڈری نے چیختے ہوئے کہا لیکن ٹائیگر نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا وہ اس وقت تک مشینوں پر فائرنگ کرتا رہا جب تک ساری مشینیں تباہ نہ ہو گئیں۔

"یہ تم نے کیا کر دیا۔ سب مشینیں تباہ کر دیں"...... اینڈری نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ان مشینوں کی تباہی ضروری تھی کیونکہ ان کی مدد سے تم میرے ساتھیوں کو ہلاک اور بے ہوش کرنے والی ریز فائر کر کے نقصان پہنچا سکتے تھے"...... ٹائیگر نے مشینیں تباہ کر کے بعد اس کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس چھوٹی مشین کے سامنے آ کر کرسی پر بیٹھ گیا جو اس نے تباہ نہ کی تھی اور اسے آن کر کے تیزی سے اینڈری کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق آپریٹ کرنا شروع ہو گیا۔

"اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو مجھ سے تعاون کرو ورنہ تم بھی ہلاک ہو جاؤ گے اور میں اس ساری جگہ کو بھی بموں سے اُڑا دوں گا"...... ٹائیگر نے مڑ کر اینڈری سے مخاطب ہو کر کرخت لہجے میں کہا۔

"کک کک۔ کیا تم مجھ سے وعدہ کرتے ہو کہ تم مجھے ہلاک نہیں کرو گے"...... اینڈری نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں گولی نہیں ماروں گا"...... ٹائیگر نے کہا تو اینڈری نے سر ہلا کر اسے مشین کے بارے میں گائیڈ کرنا شروع کر دیا لیکن باوجود انتہائی کوشش کے ٹائیگر نہ تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو چیک کر سکا اور نہ ہی بلیک کارٹر کو۔

"ہونہہ۔ اب مجھے خود ہی باہر جانا پڑے گا۔ بتاؤ سپیشل وے کھولنے کا طریقہ کیا ہے۔ جلدی بولو"...... ٹائیگر نے کہا تو اینڈری نے اسے سپیشل وے کھولنے کا طریقہ بتا دیا۔ ٹائیگر نے مشین کو آپریٹ کر کے سپیشل وے کھول لیا۔

"اب بتاؤ کہ اصل میزائل اسٹیشن پر کام کہاں تک پہنچا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"اگلے ہفتے میزائل یہاں پہنچ جائیں گے اور میزائل اسٹیشن تیاری کے آخری مرحلے میں ہے"...... اینڈری نے جواب دیا اور پھر ٹائیگر نے اس سے یہ بھی معلوم کر لیا کہ لیبارٹری میں ٹوٹل کتنے

افراد موجود ہیں۔

''یہاں سے لیبارٹری میں داخل ہونے کے لئے راستہ کہاں ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہاں کوئی راستہ نہیں''...... اینڈری نے جواب دیا۔

''سوچ لو۔ اب تم جھوٹ بول کر اپنے وعدے سے ہٹ رہے ہو۔ ایسی صورت میں میرے پاس تمہیں ہلاک کرنے کا آپشن موجود ہے''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ فار گاڈ سیک میری بات کا یقین کرو۔ لیبارٹری میں داخل ہونے کا راستہ یہاں سے ہٹ کر ہے اور اسے اندر سے ہی کھولا جا سکتا ہے''...... اینڈری نے کہا۔

''کون ہے لیبارٹری انچارج''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ڈاکٹر پیٹرسن۔ انچارج ڈاکٹر پیٹرسن ہے اور وہی اندر سے راستہ کھول سکتا ہے اور انہیں اسرائیلی پرائم منسٹر نے حکم دیا ہوا ہے کہ جب تک میزائل نہ پہنچ جائے وہ کسی بھی صورت میں لیبارٹری کا راستہ نہ کھولے چاہے وہ خود بھی کیوں نہ آ جائیں''...... اینڈری نے جواب دیا تو ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس نے اینڈری کے لہجے سے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

''ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ کہ ڈاکٹر پیٹرسن سے کیسے رابطہ ہوتا ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''فون سے''...... اینڈری نے کہا۔

''نمبر بتاؤ''...... ٹائیگر نے کہا تو اینڈری نے اسے نمبر بتا دیا۔

''کیا ڈاکٹر پیٹرسن کو علم ہے کہ سیکورٹی کا انچارج بلیک کارٹر ہے''...... ٹائیگر نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ بلیک کارٹر سے ہی فون پر بات کرتا ہے لیکن وہ بلیک کارٹر کے کسی حکم کا پابند نہیں ہے''...... اینڈری نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اب تمہاری چھٹی''...... ٹائیگر نے اٹھ کر اس کی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم نے وعدہ کیا تھا''...... اینڈری نے اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے تمہیں گولی سے نہ مارنے کا وعدہ کیا تھا نانسنس اور میں وعدے کے مطابق تمہیں گولی نہیں ماروں گا''...... ٹائیگر نے منہ بنا کر کہا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جب اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک خنجر تھا۔ اس سے پہلے کہ اینڈری کچھ سمجھتا، ٹائیگر کا ہاتھ لہرایا اور اس کے ہاتھ سے خنجر نکل کر اینڈری کے دل میں گھستا چلا گیا۔ اینڈری نے ایک زور دار چیخ ماری اور بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا اور پھر وہ چند لمحوں بعد وہ ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔

ٹائیگر نے آگے بڑھ کر خنجر واپس کھینچ کر اس کے لباس سے صاف کیا اور پھر اسے واپس جیب میں ڈال کر وہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اب وہ باہر جا کر خود عمران اور اس کے ساتھیوں

کو ڈھونڈنا چاہتا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا اور پھر وہ جیسے ہی دروازہ کھول کر باہر نکلا اچانک اس پر ایک سایہ سا جھپٹ پڑا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم یکلخت طاقتور ہاتھوں میں اوپر کی طرف اٹھ گیا ہو۔ اس کا سانس بند ہو گیا اور ساتھ ہی وہ اچھل کر پشت کے بل ایک دھماکے سے فرش پر گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کے تمام احساسات بھی تاریک دلدل میں ڈوبتے چلے گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت جنگل میں بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران کے چہرے پر سنجیدگی تھی اور وہ چاروں طرف دیکھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔

''میرے خیال میں یہاں چیکنگ کے آلات تو لگے ہوئے ہوں گے''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ یقینی بات ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر ہمیں چیک بھی کیا جا سکتا ہے اور یہاں کسی بھی وقت کوئی میزائل، ریز گن یا پھر بے ہوشی کی گیس فائر کی جا سکتی ہے''...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہاں میزائل فائر نہیں ہو سکتے ہیں البتہ گیس یا پھر ریز سے ضرور اٹیک کیا جا سکتا ہے۔ لیکن گیس اور ریز بھی ہم پر اثر نہیں کرے گی کیونکہ ہم سب نے مخصوص انجکشن لگائے ہوئے ہیں''...... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا یہاں خطرناک جانور ہو سکتے ہیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''خطرناک جانور۔ تمہارا مطلب ہے درندے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں''...... صفدر نے کہا۔

''کسی اور درندے کا تو نہیں کہہ سکتا تین درندے بہرحال یہاں موجود ہیں''...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب چونک پڑے۔

''تین درندے۔ کیا مطلب''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے سنا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان بے حد ظالم، سفاک اور انتہائی خوفناک ہیں اور یہ خصلت درندوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ درندہ بہرحال مذکر ہے کبھی لفظ درندی تو نہیں سنا اس لئے تم تینوں کو درندے ہی کہا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم بھی تو ہم میں شامل ہو''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''میں سیکرٹ سروس کا رکن نہیں ہوں۔ ویسے بھی میں دشمنوں کے حق میں رحم دل واقع ہوا ہوں اب باقی بچے تم تین تو ظاہر ہے کہ تم تینوں ہی......'' عمران نے مسکراتے ہوئے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

''کیا تم کبھی سنجیدہ نہیں ہو سکتے''...... جولیا نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ سنجیدہ مؤنث ہوتی ہے اور میں

مذکر ہوں اس لئے سنجیدہ کیسے ہو سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔ ظاہر ہے وہ آسانی سے باز آنے والوں میں سے تو تھا نہیں کہ جولیا کے کہنے پر ہار مان کر خاموش ہو جاتا۔ اس کا جواب سن کر جولیا کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کا کیا خیال ہے اگر ہمیں واقعی مانیٹر کیا جا رہا ہے تو یہ لوگ ہمارے خلاف کیا کریں گے۔ میرا مطلب ہے کون سا حربہ استعمال کر سکتے ہیں وہ''...... صفدر نے عمران کے بولنے سے پہلے ہی بات کرتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران نے باز تو آنا نہیں ہے اوران باتوں سے جولیا کا غصہ بڑھتا جائے گا اس لئے اس نے یہی مناسب سمجھا کہ وہ موضوع ہی بدل دے۔

''نہیں جنگل میں سیر کرنے والوں یا گھومنے پھرنے والوں سے کیا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہو سکتا ہے کہ درندوں کو آپس میں لڑتا دیکھ کر وہ محظوظ ہو جائیں کیونکہ کچھ لوگ درندوں کی لڑائی پسند کرتے ہیں جیسے ریچھ اور کتے کی لڑائی وغیرہ''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ آپ کا خیال غلط ہے''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران بھی اس کی طرف مڑ کر دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت لہرا رہی تھی۔

"کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو کیپٹن شکیل"...... عمران نے کہا۔ اس بار اس کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

"عمران صاحب۔ وہ لوگ انتہائی چوکنا ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ انہیں لارکاٹ میں ٹائیگر کی تمام کارروائی کے بارے میں معلومات مل چکی ہوں۔ اس لئے وہ صرف ہمارا تماشہ نہیں دیکھتے رہیں گے بلکہ وہ ہمیں ہلاک کرنے کی بھی ہر ممکن کوشش کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ لیکن ایسا تب ہو گا جب انہیں ٹائیگر کی کارروائیوں کی ساری رپورٹس مل گئی ہوں گی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ جو انجکشن ہم نے حفاظت کے لئے لگائے ہیں وہ اس قدر مؤثر ثابت نہ ہوں جس قدر تیز گیس یا ریز ہم پر فائر کی جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے لیکن ہمیں پھر بھی کام کرنا ہے۔ اللہ پر توکل کرو۔ وہ ہماری مشکلیں ضرور آسان کر دے گا کیونکہ ہم حق کی لڑائی لڑ رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اس انداز میں اثبات میں سر ہلا دیئے جیسے وہ سب عمران کی اس بات سے متفق ہوں۔ وہ جنگل میں تیز تیز چلتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے کہ اچانک انہیں درختوں کے درمیان پانی کی چمک محسوس ہوئی۔ انہوں نے آگے بڑھ کر دیکھا تو وہ ایک جھیل

تھی۔ جھیل کے ساتھ ایک قدرتی چشمہ بھی بہہ رہا تھا اور اسی چشمے کا پانی اس جھیل میں گر کر جمع ہو رہا تھا۔

"خاصی خوبصورت جھیل ہے"...... جولیا نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتے اچانک سٹک سٹک کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی کیمرے کے شٹر کی طرح بند ہو گیا ہو۔ اس کے تمام احساسات یکلخت کسی گہری اور تاریک کھائی میں ڈوبتے چلے گئے۔ البتہ اس کے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ خصوصی انجکشن لگانے کے باوجود ان پر بے ہوشی کی گیس کا اثر کیوں ہوا تھا۔ پھر جس طرح سے گھپ اندھیرے میں جگنو سا چمکتا ہے اسی طرح سب سے پہلے صفدر کے ذہن میں بھی روشنی بار بار چمکنے لگی اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی بڑھتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی صفدر نے آنکھیں کھول دیں اور پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہی صفدر یکلخت اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے لاشعوری طور پر ادھر ادھر دیکھا۔

عمران سمیت اس کے سب ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں جھاڑیوں میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ صفدر کو ہوش میں آتے ہی یکلخت شدید پیاس محسوس ہونے لگی تو وہ فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اٹھتے ہوئے وہ لڑکھڑایا لیکن پھر اس نے خود کو فوراً سنبھال لیا۔ اسے یاد آ گیا کہ سامنے ہی چشمہ اور جھیل ہے تو وہ پانی پینے کے

لئے اس طرف بڑھ گیا۔ شاید اس شدید پیاس کی وجہ سے ہی اسے جلد ہوش آ گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جب وہ خود پانی پینے کے بعد عمران اور اپنے ساتھیوں کے منہ میں پانی ڈالے گا تو وہ بھی ہوش میں آ جائیں گے کیونکہ پانی بھی بے ہوشی کی گیس کے اثرات کو ختم کر دیتا ہے۔ چنانچہ وہ جھاڑیوں میں چلتا ہوا آگے بڑھا اور پھر وہ چشمے کے قریب پہنچ کر بیٹھ گیا اور اس نے دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر ان کا پیالہ بناتے ہوئے پانی پینا شروع کر دیا۔

اسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے جیسے پانی اس کے اندر جا رہا تھا اس کے جسم میں موجود کمزوری دور ہوتی جا رہی تھی اور توانائی سی بھرتی جا رہی تھی۔ جب اس نے خوب سیر ہو کر پانی پی لیا تو وہ اٹھا تاکہ اپنے ساتھیوں کو یہاں تک لے آئے اور پھر ان کے حلق میں پانی ٹپکائے کہ اچانک اس کے کانوں میں عقبی طرف سے ایسی آوازیں پڑیں جیسے کوئی درندہ جھاڑیوں میں چلتا ہوا اسی طرف آ رہا ہو۔ یہ آوازیں سن کر صفدر یکلخت چوکنا ہو گیا۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونا شروع ہو گئے کیونکہ اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور ظاہر ہے اپنے ساتھیوں کی زندگی بچانے کے لئے اسے آنے والے درندے سے اکیلے ہی مقابلہ کرنا تھا۔ اس نے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جب اسے جیب میں مشین پسٹل کی موجودگی کا احساس ہوا تو جیسے اس کی ہمت بڑھ گئی۔ وہ تیزی سے مڑا اور جھاڑیوں کی اوٹ لیتا ہوا تیزی سے جھکے جھکے

انداز میں اس طرف بڑھتا چلا گیا جس طرف سے اسے آوازیں سنائی دی تھیں۔

پھر صفدر نے یکلخت غوطہ کھایا اور ایک اونچی جھاڑی کی اوٹ میں پہنچ گیا کیونکہ اسے دور سے لمبے قد اور بھاری جسم کا ایک آدمی اطمینان سے چلتا ہوا اس طرف بڑھتا دکھائی دیا تھا جس طرف اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

صفدر نے مشین پسٹل پر اپنی گرفت مضبوط کی۔ وہ آدمی مشین پسٹل ہاتھ میں پکڑے وہاں پہنچ گیا جہاں عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ صفدر جھکے جھکے انداز میں اس کے پیچھے آ گیا۔ اس آدمی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب پہنچ کر رکتے ہوئے مشین پسٹل کا رخ ان کی طرف کیا۔ اس کا انداز ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ان سب کو بے ہوشی کی ہی حالت میں ہلاک کرنا چاہتا ہو۔ صفدر اس آدمی سے زیادہ دور نہ تھا۔ وہ آسانی سے اسے ہٹ کر سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے تیزی سے مشین پسٹل کا رخ اس آدمی کی طرف کیا اور دوسرے لمحے ماحول یکلخت تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ایک انسانی چیخ سے گونج اٹھا۔

وہ آدمی چیختا ہوا زمین پر گرا۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھوں سے نکل کر جھاڑیوں میں گر گیا۔ صفدر اس پر فائرنگ کرتے ہی تیزی سے اس کی طرف بھاگ پڑا۔ اسی لمحے وہ آدمی یکلخت اٹھا لیکن صفدر نے دوبارہ اس پر فائرنگ کر دی اور وہ آدمی چیختا ہوا ایک

جھٹکے سے نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ صفدر نے قریب جا کر دیکھا تو وہ آدمی ہلاک ہو چکا تھا۔ اس کے جسم میں بے شمار سوراخ بن چکے تھے۔

صفدر نے فوراً ادھر ادھر دیکھا کہ اگر اس کا کوئی اور ساتھی وہاں موجود ہو تو وہ اسے کور کر سکے۔ لیکن وہاں کوئی نہ تھا تو صفدر مڑا اور پھر دوڑتا ہوا وہ اپنے ساتھیوں کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے عمران کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور پھر اسے اٹھائے تقریباً دوڑتا ہوا جھیل کے قریب پہنچ گیا پھر اس نے عمران کو نیچے لٹایا اور اپنے دونوں ہاتھوں میں پانی بھر کر عمران کے منہ میں ڈالنا شروع کر دیا۔ عمران کا منہ بند تھا لیکن جیسے ہی اس کے ہونٹوں پر پانی گرا اس کا منہ خود بخود کھل گیا۔ اس طرح پانی سیدھا عمران کے حلق میں اترتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں میں عمران کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے تو صفدر کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

وہ اٹھا اور دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ اس بار اس نے جولیا کو اٹھایا اور اسے لے کر جھیل کے پاس آ گیا۔ اس نے عمران کی طرح جولیا کے منہ میں پانی ڈالا تو چند لمحوں بعد اس کے جسم میں بھی حرکت کے آثار نمودار ہو گئے ۔ پھر اس نے یہی کارروائی کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ کی۔ ان چاروں کے جسموں میں حرکت پیدا ہو چکی تھی اور وہ کسی بھی لمحے ہوش میں آ سکتے تھے۔
اسی لمحے عمران نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

''عمران صاحب۔ عمران صاحب۔ آنکھیں کھولیں۔ ہم خطرے میں ہیں عمران صاحب''...... صفدر نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے عمران کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا۔ کیا ہوا۔ کیا ہوا''...... عمران نے یکلخت پوری طرح ہوش میں آتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا اور پھر اس کی نظریں صفدر پر جم گئیں۔

''کیا تمہیں مجھ سے پہلے ہوش آ گیا تھا۔ کیسے''...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تو صفدر نے اسے ہوش میں آنے، شدید پیاس محسوس ہونے سے لے کر اس آدمی کو مار گرانے کی ساری تفصیل بتا دی تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''ویل ڈن۔ رئیلی ویل ڈن صفدر۔ تم نے واقعی کام دکھایا ہے ورنہ ہم سب اس بار یقینی موت کا شکار ہو جاتے''...... عمران نے تحسین بھرے لہجے میں کہا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کے سارے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آ گئے۔ عمران نے انہیں ساری صورتحال بتائی تو وہ سب بھی صفدر کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔

عمران نے اس آدمی کی لاش اٹھائی جسے صفدر نے مار گرایا تھا اور اسے لے جا کر درختوں کے جھنڈ میں ڈال دیا اور جھک کر اس کی تلاشی لینے لگا۔ جولیا اور صفدر بھی اس کے قریب آ گئے تھے۔

''اگر یہ زندہ ہاتھ آ جاتا تو ہم اس سے بہت کچھ معلوم کر سکتے''

تھے"..... عمران نے کہا۔

"اس وقت ایسی پوزیشن نہیں تھی کہ میں اس پر فائر نہ کھولتا۔ اگر ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو یہ آپ سب کو ہلاک کر سکتا تھا"...... صفدر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کچھ دیر بعد اس نے اس آدمی کی جیب سے ایک پرس اور ایک چھوٹا مگر جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اس نے پرس کھولا اور پھر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ"...... اس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"کیا ہوا۔ کون ہے یہ"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہ بلیک کارٹر ہے"...... عمران نے کہا۔

"کون بلیک کارٹر"...... صفدر نے کہا۔

"اس کا کارڈ پرس میں موجود ہے۔ کارڈ کے مطابق یہ اس میزائل اسٹیشن کا سیکورٹی انچارج ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ وہاں اکیلا تھا ورنہ اسے خود یہاں آنے کی ضرورت نہ تھی"۔ عمران نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ یہ تو بڑے اطمینان بھرے انداز میں آ رہا تھا۔ اس نے یقیناً ہمیں بے ہوش ہو کر گرتے دیکھ لیا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا واقعی ہم پر کرم ہو گیا ہے۔ ہم نے چونکہ مخصوص انجکشن لگائے ہوئے تھے اس لئے انتہائی طاقتور ریز

نے ہمیں بے ہوش تو ضرور کر دیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی ہمارا خون گاڑھا ہو گیا جس کے باعث شدید پیاس کے احساس نے صفدر کو ہوش دلا دیا اور پھر باقی کارنامہ صفدر نے انجام دیا"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اب بھی مانیٹر کیا جا رہا ہو گا اور یقیناً انہوں نے اس بلیک کارٹر کو بھی گولیوں کا شکار بنتے دیکھ لیا ہو گا اس لئے یہ لازماً ہم پر دوسرا وار کرنے کی کوشش کریں گے"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمیں آگے بڑھنا ہو گا۔ چلو جلدی کرو بڑھو آگے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے بلیک کارٹر کا پرس اور ٹرانسمیٹر اپنی جیب میں ڈالا اور پھر وہ سب ایک بار پھر بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔

"اب تک ہم پر کوئی نہ کوئی حربہ استعمال ہو جانا چاہئے تھا لیکن اب تک خاموشی چھائی ہوئی ہے"...... صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہو بھی سہی تو اب ہمارے بے ہوش ہونے کا کوئی اسکوپ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہم سب نے پیٹ بھر کر پانی پی لیا ہے اور ہم نے انجکشن بھی لگا رکھے ہیں اس لئے کسی اٹیک کا اب ہمیں کوئی خطرہ نہیں

ہے''...... عمران نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی اسی لمحے انہیں دور سے ایک زور دار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بم بلاسٹ ہوا ہو۔ اس کے فوراً بعد دوسرا دھماکہ ہوا اور پھر خاموشی چھا گئی۔

''اوہ اوہ۔ بم بلاسٹ ہو رہے ہیں۔ یہ میزائل بھی ہو سکتے ہیں۔ ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔ آگے دوڑو۔ جلدی''...... عمران نے کہا تو انہوں نے تیزی سے دوڑنا شروع کر دیا۔ زمین پر جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں جن کی وجہ سے انہیں بھاگتے ہوئے بار بار ٹھوکریں لگ رہی تھیں لیکن وہ خود کو سنبھالتے ہوئے بھاگے چلے جا رہے تھے۔

دھماکوں کی آوازیں کافی فاصلے سے آئی تھیں اور پھر انہیں کسی بھی طرف سے ریز، گیس یا پھر فائرنگ کا بھی خطرہ تھا اس لئے وہ سب بے حد چوکنے تھے لیکن جب کسی بھی طرف سے کوئی اٹیک نہ ہوا تو وہ قدرے مطمئن ہو گئے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں ایک اسٹیشن ویگن اور ایک موریس کار کا جلا ہوا ڈھانچہ پڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

ان کی حالت دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ اس اسٹیشن ویگن اور کار پر میزائل فائر کئے گئے ہیں۔ وین اور کار کے ٹکڑے ہر طرف بکھرے ہوئے جل رہے تھے۔

''یہ کس کی وین اور کار ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ یہی وہ علاقہ ہے جہاں میزائل اسٹیشن کا سپیشل وے ہے۔ ٹائیگر نے انتھونی سے معلوم کر کے مجھے ٹرانسمیٹر پر اسی علاقے کے بارے میں تفصیلات بتائی تھیں''...... عمران نے ادھر ادھر غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا ٹائیگر اس کار یا وین میں آیا تھا''...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ وہ کار پر ہی آیا ہو لیکن بیک وقت دو گاڑیاں تو وہ نہیں چلا سکتا ہے۔ یہ چکر کچھ اور ہی ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیسا چکر''...... صفدر نے کہا۔

''ابھی کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر اب سپیشل وے کہاں ہے اور اسے کیسے کھولا جا سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ سب اردگرد موجود اونچی جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپ گئے تھے۔

''یہ سب معلوم کرنے کے لئے مجھے ٹائیگر سے بات کرنی پڑے گی''...... عمران نے کہا اور اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تاکہ ٹرانسمیٹر نکال سکے کہ یکلخت زور دار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے اور پھر زمین کے ایک حصے کو کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر اٹھتا دیکھ کر وہ ساکت

سے رہ گئے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سپیشل وے اوپن ہو رہا ہے۔ شاید کوئی اور بھی ہے یہاں جو باہر آ رہا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ لیکن کافی دیر گزر گئی اور راستہ کھلنے کے باوجود کوئی باہر نہ آیا تو عمران کے چہرے پر واقعی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ یہ باہر کوئی کیوں نہیں آیا اب تک"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں اس موقع کا فائدہ اٹھا کر خود ہی اندر چلے جانا چاہئے"...... تنویر نے کہا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ چلو اب ہمیں خود اندر جانا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ پھر راستہ بند ہو جائے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تیزی سے اس کھلے ہوئے راستے کی طرف دوڑ پڑا۔

اس کے ایک ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑے اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ اس راستے میں داخل ہو کر اندر کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ لیکن اب وہ محتاط ہو کر چل رہے تھے۔ لیکن وہاں سرنگ نما راستے میں کوئی نہ تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک چھوٹے مگر صاف ستھرے سے

کمرے میں داخل ہو گئے۔ ابھی وہ کمرے میں داخل ہوئے ہی تھے کہ انہیں باہر راہداری میں کسی کے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ سب چونک پڑے۔

"کوئی آ رہا ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب تیزی سے دیواروں کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ عمران بھی دروازے کی سائیڈ میں دیوار سے لگ گیا۔ قدموں کی آواز نزدیک آتی جا رہی تھی۔ قدموں کی آوازوں سے انہیں صاف محسوس ہو رہا تھا کہ آنے والا اکیلا ہی ہے اور وہ ادھر ہی آ رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازے سے ایک سایہ سا اندر داخل ہوا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے دیوار سے ہٹا اور دروازے سے داخل ہونے والے آدمی پر جھپٹ پڑا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے ایک آدمی بری طرح سے چیختا ہوا فضاء میں قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے سامنے فرش پر جا گرا۔ اور پھر جیسے ہی ان کی نظریں اس آدمی پر پڑیں وہ سب چونک پڑے۔

"ارے۔ یہ تو ٹائیگر ہے"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور دوڑ کر تیزی سے ایک ہاتھ ٹائیگر کے سر پر اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو ٹائیگر کی گردن میں آیا ہوا بل دور ہو گیا اور اس کا تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ بحال ہوتا چلا گیا۔ عمران کے ساتھی بھی حیرت سے ٹائیگر کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ٹائیگر بے ہوش ہو چکا تھا۔ یہ دیکھ کر عمران نے فوراً ایک ہاتھ

سے ٹائیگر کا ناک پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔

چند لمحوں بعد جب ٹائیگر کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے کیونکہ موجودہ صورتحال اس کے حلق سے کسی طرح بھی نہ اتر رہی تھی۔ ٹائیگر کے اس طرح اندر ہونے نے اسے واقعی بری طرح سے ذہنی طور پر الجھا کر رکھ دیا تھا۔ گو کہ ٹائیگر میک اپ میں تھا لیکن ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کی تیز نظروں نے اسے فوراً پہچان لیا تھا۔

''ہم باہر جا کر چیک کریں''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ رک جاؤ۔ اسے ہوش میں آنے دو۔ اس کے اس انداز میں اندر ہونے کا مطلب ہے کہ اندر یہ کوئی خاص کارروائی کر کے ہی واپس آ رہا ہو گا''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے ٹائیگر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر لاشعوری طور پر اس کا جسم یکلخت سمٹ سا گیا۔

''اٹھو ٹائیگر۔ میں عمران ہوں''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر کے جسم نے ایک اور جھٹکا کھایا اور وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

''اوہ اوہ۔ باس آپ۔ تو آپ نے مجھے اس طرح اچھال کر پھینکا تھا''...... ٹائیگر نے ایک ہاتھ سے اپنی گردن مسلتے ہوئے کہا۔

''تم اپنے مخصوص انداز میں نہیں چل رہے تھے ورنہ میں تمہارے قدموں کی آواز سن کر تمہیں پہچان لیتا۔ اس لئے مجبوراً

مجھے تمہیں اس طرح اچھالنا پڑا''...... عمران نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اٹھا کر کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

''سوری باس۔ میری ایک ٹانگ زخمی ہے۔ اس میں چار گولیاں لگی ہیں۔ میں نے خود ہی آپریشن کر کے بینڈیج کی تھی''۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران سمیت سب کے چہروں پر ٹائیگر کے لئے بے حد تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

''اچھا۔ یہ بتاؤ کہ اندر کی کیا پوزیشن ہے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے تفصیل سے یہاں پہنچنے سے لے کر واپس آنے کی ساری کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ ہم تو جنگل میں ہی موجود تھے۔ پھر اسکرین پر ہمیں کیوں چیک نہ کیا جا سکا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کے بارے میں، میں کیا کہہ سکتا ہوں باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ''...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس مشین روم میں پہنچ گئے جہاں کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی اینڈری کی لاش اور فرش پر بگ سنیک کی ساتھی گاروش کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

''اوہ۔ ادھر سے بھی میزائل اسٹیشن کا راستہ تھا لیکن تم نے اس مشین کو ہی تباہ کر دیا ہے''...... عمران نے ایک مشین کو غور سے

دیکھتے ہوئے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اس اینڈری نے بتایا ہی نہیں''...... ٹائیگر نے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا۔

''کیا تم جانتے ہو کہ اس بلیک کارٹر کا آفس کہاں پر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں سے ہمیں کوئی کلیو مل جائے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو چلو مجھے وہاں لے چلو''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ میرا خیال ہے ہمیں پہلے باہر کا راستہ بند کر دینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی اچانک اندر آ جائے''...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کر کے سپیشل وے کو بند کر دیا اور پھر ٹائیگر کے ساتھ وہ بلیک کارٹر کے آفس پہنچ گیا۔ اس نے آفس کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن اسے نہ تو کوئی فائل ملی اور نہ کوئی کلیو۔ اب عمران کے چہرے پر حقیقتاً تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

''اب کیا کرنا ہے باس''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''اب ایک ہی صورت ہے کہ ڈاکٹر پیٹرسن کو کور کیا جائے اگر میں بلیک کارٹر کی آواز ار میں سن لیتا تو پھر ایسا ہو سکتا تھا لیکن میں نے اس کی آواز ہی نہیں سنی تو اب کیا ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ بلیک کارٹر کی آواز سن سکتے ہیں باس''...... ٹائیگر نے کہا

تو عمران چونک پڑا۔

''کیسے۔ کیا تمہارے خیال میں مجھے بلیک کارٹر کی لاش کو جگانا پڑے گا۔ بھائی میں انسان ہوں اور انسان میں اتنی قوت کہاں۔ وہ زندوں کو مردہ تو بنا سکتا ہے لیکن مردوں کو زندہ کرنا اس کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ کام سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں کر سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میرا مطلب ہے کہ اس فون کی میموری میں ہو سکتا ہے ایسی کوئی کال ہو جس میں بلیک کارٹر کی آواز بھی ہو''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ اوہ۔ ویل ڈن ٹائیگر۔ تم واقعی سچے آدمی ہو اور تم جیسا سچا آدمی ہی اس قدر ذہین ہو سکتا ہے۔ میرا تو فون میموری کی طرف دھیان ہی نہیں گیا تھا۔ ویل ڈن''...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے فون کی طرف بڑھ گیا اور پھر چند لمحوں کے بعد فون کا ٹیپ چل پڑا۔ یہ کال گاروش کی طرف سے تھی اور بلیک کارٹر نے ہی اسے اٹنڈ کیا تھا۔ اس کی تصدیق ٹائیگر نے کر دی تو عمران کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے بے اختیار ٹائیگر کے کاندھے پر تھپکی دی جس سے ٹائیگر کا چہرہ گلاب کی طرح کھلتا چلا گیا۔ جب کال ختم ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ آف کر دی۔

''ویل ڈن ٹائیگر۔ تم نے اس بار واقعی کام کیا ہے۔ ویل ڈن۔

رئیلی ویل ڈن“...... عمران نے کہا۔

”شکریہ باس“...... ٹائیگر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

”یس۔ بلیک کارٹر بول رہا ہوں“...... عمران نے بلیک کارٹر کی آواز میں کہا۔

”چیف باس بول رہا ہوں بلیک کارٹر“...... دوسری طرف سے ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

”یس چیف باس“...... عمران نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”پاکیشائی ایجنٹوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے بلیک کارٹر۔ تم نے ابھی تک اس بارے میں مجھے رپورٹ کیوں نہیں دی“۔ دوسری طرف سے چیف باس نے کہا۔

”وہ ابھی لارکاٹ میں آئے ہی نہیں ہیں چیف باس“۔ عمران نے کہا۔

”لیکن مجھے اپنے خفیہ ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ لارکاٹ میں ریڈ زیرو کے کئی آدمیوں کے ساتھ ساتھ ریڈ اسپائیڈر کا بگ سنیک اور اس کا ایک ساتھی بھی مارے گئے ہیں“...... چیف باس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”باس۔ یہ کارروائی پاکیشائی ایجنٹوں نے نہیں کی ہے۔ یہ ایک ایکریمین ہے جس کا نام ٹائیگر ہے۔ اس نے پہلے جوگاریا میں ریڈ

اسپائیڈر کی مادام فلوریا کو ہلاک کیا اور پھر اسی نے یہاں لارکاٹ پہنچ کر ریڈ اسپائیڈر کے بگ سنیک کو بھی ہلاک کر دیا اور میرے نائب ریمنڈ اور اس کے ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دیا۔ وہ شدید زخمی حالت میں وہاں سے فرار ہوا ہے۔ البتہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ بگ سنیک کے ساتھ آئے ہوئے اس کے ساتھی گاروش کے ساتھ اس کا ٹکراؤ ہو ور وہ دونوں ہلاک ہو گئے لیکن پاکیشیائی ایجنٹ لارکاٹ نہیں آئے“...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن انہیں تو اب تک وہاں پہنچ جانا چاہئے تھا۔ کہاں غائب ہو گئے ہیں وہ“...... چیف باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”چیف باس۔ پورے لارکاٹ میں خصوصی کیمرے نصب ہیں اور آدمی بھی موجود ہیں۔ اگر وہ لوگ آئے تو زندہ نہیں بچیں گے“...... عمران نے کہا۔

”اوکے ٹھیک ہے اور سنو۔ اگلے ہفتے میزائل پہنچ جائیں گے اور ان کے فائر ہونے کے بعد ہمارا کام ختم ہو جائے گا“...... چیف باس نے کہا۔

”یس چیف باس“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے چیف باس نے رابطہ ختم کر دیا۔

”کیا نمبر بتایا تھا اینڈری نے ڈاکٹر پیٹرسن کا“...... عمران نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کرتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا تو ٹائیگر نے اسے نمبر بتا دیا۔

ورق عظیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

''باس۔ مجھے تو اس بات سے خدشہ تھا کہ کہیں اس چیف باس نے وائس چیکنگ کمپیوٹر نہ لائن سے منسلک کر رکھا ہو لیکن شکر ہے کہ ایسا نہیں ہوا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اس کے شاید تصور میں بھی نہ ہو گا کہ ہم یہاں پہنچ کر بات کر رہے ہوں گے اس لئے ہو گا بھی سہی تو اس نے اسے آن ہی نہ کیا ہو گا''...... عمران نے نمبر پریس کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس دوران باقی ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے تھے۔

''ہیلو''...... عمران نے رابطہ ملتے ہی بلیک کارٹر کی آواز میں کہا۔

''یس۔ ڈاکٹر پیٹرسن بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک بوڑھی اور بلغم زدہ آواز سنائی دی۔

''بلیک کارٹر بول رہا ہوں جناب۔ سیکورٹی ایریا سے''...... عمران نے کہا۔

''تم نے کیوں کال کی ہے''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر پیٹرسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر صاحب چیف باس کی کال آئی تھی۔ چیف باس نے کہا ہے کہ اگلے ہفتے میزائل پہنچ رہے ہیں''...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تو پھر''...... ڈاکٹر پیٹرسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے اس ہفتے کے اندر اس پورے ایریا کی تفصیلی چیکنگ کرنی ہے ڈاکٹر صاحب کیونکہ مجھے چیف باس نے حکم دیا ہے کہ میزائل یہاں پہنچنے سے پہلے یہاں کی تفصیلی رپورٹ بنا کر بھجوانی ہے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''میں سمجھا نہیں۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو''۔ ڈاکٹر پیٹرسن نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ لیبارٹری کے کسی آدمی کے ہاتھ مجھے پاس بھجوا دیں تاکہ ہم اس کے ساتھ مل کر سارے ایریا کی چیکنگ کر لیں۔ اس طرح ہمارا کام مکمل ہو جائے گا اور ہم اعلیٰ حکام کو تسلی کرا دیں گے''...... عمران نے کہا۔

''میرے پاس ایک بھی آدمی فالتو نہیں ہے سمجھے تم جو کرنا ہے تم خود کرو۔ اب مجھے کال نہ کرنا۔ گڈ بائی''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر پیٹرسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''کیا ہوا''...... جولیا نے پوچھا۔

''کچھ نہیں۔ اب خود ہی کچھ کرنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ اس تباہ شدہ مشین کے اندر بھی تو میموری ہوتی ہے۔ کیوں نہ اسے چیک کیا جائے جس کے بارے میں آپ کہہ رہے تھے کہ اس سے راستے اوپن کلوز کئے جاتے ہیں''...... ٹائیگر نے

کہا۔

’’نہیں۔ یہ لمبا کام ہے اور اس کے لئے مخصوص کمپیوٹرائزڈ مشینری کی بھی ضروری ہوتی ہے‘‘...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

’’میرا خیال ہے کہ ہم آسانی سے یہ راستہ تلاش کر سکتے ہیں‘‘...... اچانک خاموش کھڑے تنویر نے کہا تو عمران سمیت سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

’’کیسے‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’اس سیکورٹی زون کا سپیشل وے جو کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کی طرف کھلتا ہے اس حصے میں سرخ اور سفید پتوں والی مخصوص جھاڑیاں موجود ہیں۔ ایسی جھاڑیاں جن کے پتے ایک طرف سے گہرے سرخ اور دوسری طرف سے سفید ہیں۔ یقیناً ایسی ہی جھاریاں انہوں نے لیبارٹری کے سپیشل وے پر بھی لگائی ہوئی ہوں گی۔ اگر ہم انہیں چیک کر لیں تو پھر وہاں بم مار کر بھی تو راستے کو کھولا جا سکتا ہے‘‘...... تنویر نے کہا تو عمران اس کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

’’اوہ اوہ۔ مجھے واقعی اب خیال آ رہا ہے۔ گڈ شو تنویر۔ ریئلی گڈ شو۔ اب جبکہ سیکورٹی کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہے تو اب یہ کارروائی کی جا سکتی ہے۔ آؤ‘‘...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تنویر کی

آنکھوں میں بھی تیز چمک ابھر آئی اور پھر وہ سب عمران کے پیچھے بڑھتے چلے گئے۔ باہر آ کر جب انہوں نے چیکنگ کی تو تنویر کی بات درست ثابت ہوئی۔

’’اب سب ہر طرف پھیل جاؤ اور ایسی جھاڑیاں چیک کرو اور سنو۔ ضروری نہیں کہ وہاں بھی ایسی ہی جھاڑیاں ہو۔ اس لئے عام جھاڑیوں سے ہٹ کر جو بھی جھاڑیاں ہوں یا تمہیں کچھ نیا پن دکھائی دے تو اسے لازمی چیک کرنا۔ ہوسکتا ہے کہ وہیں ہمیں کوئی راستہ مل جائے‘‘...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر عمران سمیت وہ سب تیزی سے پھیل کر جھاڑیوں کو چیک کرنے میں مصروف ہو گئے۔

ریڈ اسپائیڈر کے چیف لوئس لوئے کی عادت تھی کہ وہ زیادہ وقت دفتر میں گزارتا تھا اور رات گئے ہی وہاں سے اٹھتا تھا اس لئے وہ ابھی تک آفس میں ہی موجود تھا۔ اس کے سامنے فائل کھلی ہوئی تھی اور وہ اسے پڑھنے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فائل سے سر اٹھایا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ سپر چیف بول رہا ہوں''...... لوئس لوئے نے کہا۔

''ڈیکوئے بول رہا ہوں۔ چیف آف ریڈ زیرو''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو لوئس لوئے بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ آپ۔ کیسے فون کیا ہے آپ نے''...... لوئس لوئے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کو اپنے آدمیوں کے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہے یا

وقار عظیم پاکستانی ڈائجسٹ ڈاٹ کام

نہیں''...... ریڈ زیرو کے چیف نے کہا۔

''کیسی اطلاع''...... لوئس لوئے نے چونک کر کہا۔

''آپ کے دو آدمی بگ سنیک اور اس کا ساتھی گاروش لارکاٹ گئے تھے۔ وہ دونوں ہلاک ہو چکے ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لوئس لوئے یکلخت اچھل پڑا۔

''کیا۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ آپ کو اطلاع کیسے ملی ہے''...... لوئس لوئے نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''مجھے لارکاٹ میں موجود میرے ایک آدمی نے اطلاع دی ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو بھی پتہ ہو گا''...... ریڈ زیرو کے چیف باس نے کہا۔

''کیا بتایا ہے اس نے۔ کیا تفصیل ہے۔ مجھے گاروش کے بارے میں تو کوئی اطلاع نہیں ملی ہے البتہ گاروش نے بگ سنیک کی ہلاکت کے بارے میں مجھے کال کر کے اطلاع دے دی تھی''...... لوئس لوئے نے کہا۔

''کیا آپ ٹائیگر کو جانتے ہیں''...... ریڈ زیرو کے چیف باس نے کہا۔

''ٹائیگر۔ نہیں میں پہلی بار یہ نام سن رہا ہوں۔ کون ہے یہ''...... لوئس لوئے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ دنیا کے سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کا شاگرد ہے اور اس ٹائیگر نے یہ ساری کارروائی اکیلے ہی کی ہے۔ اس نے

پہلے جوگاریا پہنچ کر آپ کے سیکشن کی چیف فلوریا کو ہلاک کیا۔ فلوریا سے اس نے ہمارے آدمی انتھونی کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور اس کے بعد وہ لارکاٹ پہنچ گیا اور اس نے انتھونی کو اس کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا جس پر میں نے انتھونی کے نائب بلیک کارٹر کو میزائل اسٹیشن پر بھجوا دیا۔

پھر مجھے اطلاع ملی کہ آپ کا ایک آدمی جس کا نام بگ سنیک ہے وہ بھی ٹائیگر کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ میرے کئی آدمی بھی مارے گئے ہیں تو میں نے میزائل اسٹیشن پر بلیک کارٹر سے بات کی تو بلیک کارٹر نے بتایا کہ یہ ساری کارروائی ایک آدمی ٹائیگر نے کی ہے اور ٹائیگر کا ٹکراؤ بگ سنیک کے ساتھی گاروش سے ہوا تو وہ دونوں ایک دوسرے سے مقابلے کے دوران ہلاک ہو گئے جبکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا کوئی گروپ ابھی تک لارکاٹ نہیں پہنچا ہے''...... ریڈ زیرو کے چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپ کو یہ ساری باتیں بلیک کارٹر نے ہی بتائی ہیں''...... لوئس لوئے نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کیوں''...... ریڈ زیرو کے چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مسٹر ڈیکوئے۔ کیا آپ نے بلیک کارٹر کی آواز کو وائس کمپیوٹرائز مشین پر چیک کیا تھا''...... لوئس لوئے نے ہونٹ کاٹتے

ہوئے کہا۔

''نہیں۔ اس کی کیا ضرورت تھی۔ وہ تو سیکورٹی ایریا میں موجود ہے۔ مجھے بھلا اس کی آواز چیک کرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے''...... ڈیکوئے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مسٹر ڈیکوئے۔ یہ معاملات انتہائی حساس اور مشکوک ہیں کیونکہ گاروش نے مجھے بگ سنیک کے بارے میں اطلاع دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا تھا کہ اس نے میزائل اسٹیشن پر بلیک کارٹر سے بات کی ہے اور بلیک کارٹر نے اسے میزائل اسٹیشن پہنچنے کی اجازت بھی دے دی تھی کیونکہ گاروش ہی اس آدمی ٹائیگر کو پہچانتا ہے۔ اب اگر بلیک کارٹر کہہ رہا ہے کہ ٹائیگر اور گاروش ایک دوسرے سے مقابلے کے دوران ہلاک ہو گئے ہیں تو یہ ساری کارروائی یقیناً میزائل اسٹیشن والے ایریا میں ہی ہوئی ہو گی''۔ لوئس لوئے نے کہا۔

''چلیں ایسا ہی سہی۔ وہیں ہوئی ہو گی لیکن آپ نے بلیک کارٹر کی آواز کی چیکنگ والی بات کیوں کی ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ کیا اس بارے میں آپ وضاحت کریں گے''...... ڈیکوئے نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ بات میں اس لئے کر رہا ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا لیڈر بھی ہے وہ ہر انسان کی آواز کی بخوبی نقل کر سکتا ہے اور اس کی نقل اس قدر

کامیاب ہوتی ہے کہ کوئی اسے پہچان نہیں سکتا اور اس ٹائیگر کے میک اپ میں عمران ہی ہو گا کیونکہ عمران کے علاوہ اور کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اکیلا ہی دو تنظیموں کے آدمیوں کا اس طرح سے خاتمہ کر سکے اور پھر بلیک کارٹر نے آپ کو بتایا ہے کہ یہ ٹکراؤ اس میزائل اسٹیشن ایریا میں ہی ہوا ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ ٹائیگر یا پھر عمران وہاں پہنچ گیا ہو اور بلیک کارٹر کی آواز میں اس نے آپ سے بات کی ہو''...... لوئس لوئے نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ سب کیسے ممکن ہے مسٹر لوئس لوئے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے کہ عمران یا ٹائیگر یا کوئی بھی سیکورٹی ایریا میں پہنچ جائے''...... ڈیکوئے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ نے خصوصی مشین پر اس سے بات کی تھی''...... لوئس لوئے نے پوچھا۔

''ہاں''...... ڈیکوئے نے کہا۔

''تو پھر آپ کے پاس یقیناً اس کی ٹیپ موجود ہو گی۔ آپ ایک بار وائس چیکنگ مشین آن کر کے اس ٹیپ کو سن لیں''۔ لوئس لوئے نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ کی باتوں نے واقعی میرے دل میں خلش سی پیدا کر دی ہے۔ اب تو میں ضرور چیک کروں گا''...... ڈیکوئے نے کہا۔

''چیکنگ کر کے آپ نے مجھے کال کر کے ضرور بتانا ہے''۔

لوئس لوئے نے کہا۔

''ٹھیک ہے میں بتا دوں گا''...... ڈیکوئے نے کہ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لوئس لوئے نے رسیور رکھ دیا۔

''ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے مقابلے میں ریڈ اسپائیڈر تو مکمل طور پر ناکام رہی ہے۔ فلوریا بھی ماری گئی اور پھر بگ سنیک کو بھی انہوں نے ہلاک کر دیا۔ کاش میں ان سے اپنے سپریم ایجنٹوں کا انتقام لے سکتا۔ کاش''...... لوئس لوئے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد دوبارہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ لوئس لوئے بول رہا ہوں''...... لوئس لوئے نے مخصوص کرخت لہجے میں کہا۔

''ڈیکوئے بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ڈیکوئے کی آواز سنائی دی۔

''اوہ آپ۔ کیا نتیجہ نکلا''...... لوئس لوئے نے کہا۔

''آپ نے ٹھیک کہا تھا مسٹر لوئس لوئے۔ وہ آواز واقعی بلیک کارٹر کی نہیں ہے۔ کمپیوٹرائزڈ چیکنگ مشین نے اس آواز کو کلیئر نہیں کیا ہے اور میں نے دوبارہ بلیک کارٹر سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن وہاں سے کوئی جواب نہیں مل رہا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ کیا کرنا ہے''...... دوسری طرف سے ڈیکوئے نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"آپ پہلے میزائل اسٹیشن کے انچارج سے بات کر لیں پھر ہی کوئی کارروائی کی جا سکتی ہے"...... لوئس لوئے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

اس کی آنکھوں میں ڈیکوئے کی بات سن کر بے اختیار تیز چمک ابھر آئی تھی کیونکہ شروع میں ڈیکوئے نے جس انداز اور لہجے میں اس سے بات کی تھی وہ ایسا تھا جیسے اس کی تنظیم ریڈ زیرو کامیاب ہوگئی ہو اور ریڈ اسپائیڈر ناکام رہی ہو لیکن اب اس کے لہجے میں جو بے بسی اور بے چارگی تھی اس سے لوئس لوئے کا دل خوش ہوگیا تھا

"اوکے۔ میں کرتا ہوں بات"...... ڈیکوئے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا تو لوئس لوئے نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"ریڈ اسپائیڈر تو صرف جوگاریا تک محدود تھی جبکہ ریڈ زیرو کی ذمہ داری لارکاٹ میں میزائل اسٹیشن کی سیکورٹی کی تھی وہ بھی ناکام رہی ہے"...... لوئس لوئے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر دس منٹ کے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو لوئس لوئے نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"لوئس لوئے بول رہا ہوں سپر چیف آف ریڈ اسپائیڈرز"۔ لوئس لوئے نے پہلے سے زیادہ کرخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"ڈیکوئے بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈیکوئے کی

آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں گھبراہٹ اور انتہائی پریشانی کا عنصر تھا۔

"کیا ہوا"...... لوئس لوئے نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہاں سے بھی کوئی جواب نہیں مل رہا ہے۔ کوئی فون کال اٹنڈ نہیں کر رہا ہے"...... ڈیکوئے نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تو ٹرانسمیٹر پر کال کر لیتے"...... لوئس لوئے نے کہا۔

"میں نے کال کیا تھا۔ ٹرانسمیٹر کال بھی اٹنڈ نہیں کی جا رہی ہے"...... ڈیکوئے نے کہا۔

"ہونہہ۔ لارکاٹ میں میزائل اسٹیشن کی سیکورٹی کی ساری ذمہ داری آپ کی تنظیم کو دی گئی تھی اس لئے اب آپ فوراً اسرائیل کے پرائم منسٹر صاحب کو کال کر کے کہہ دیں۔ وہ کچھ نہ کچھ ضرور کر لیں گے۔ اب اس کے سوا ہمارے پاس کوئی آپشن نہیں ہے"۔ لوئس لوئے نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہی کرنا ہوگا"...... ڈیکوئے نے روہانسے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا تو لوئس لوئے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"حیرت ہے۔ یہ سب کام ایک اکیلے آدمی ٹائیگر نے کیا ہے۔ آخر کیسے۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ کیا وہ کوئی جادوگر ہے یا اس کے اندر کسی جن بھوت کی روح گھسی ہوئی ہے"...... لوئس لوئے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحے سوچتے رہنے کے بعد اس نے

سر جھٹکا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے شراب کی چھوٹی بوتل نکال کر اس کا ڈھکن کھولا اور اسے منہ سے لگا لیا۔ ظاہر ہے اب وہ مزید کر بھی کیا سکتا تھا۔ کچھ دیر شراب پینے کے بعد اس نے خالی بوتل ڈسٹ بن میں پھینکی اور پھر اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل کھولی اور ایک بار پھر اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔

عمران اس وقت ٹائیگر اور اپنے تمام ساتھیوں کے ہمراہ لارکاٹ کی ایک رہائش گاہ میں موجود تھا۔ تنویر کی بات نے واقعی علی بابا والے کھل جا سم سم والا کام دکھایا تھا۔ انہوں نے سرخ اور سیاہ رنگ کے پتوں والی جھاڑیوں کو تلاش کر لیا تھا اور پھر وہاں میگا بم فائر کر کے انہوں نے راستہ اوپن کر لیا تھا۔

اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں نے اندر موجود ڈاکٹر پیٹرسن اور اس کے دس ساتھیوں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا تھا۔ یزائل اسٹیشن میں لگی تمام مشینری بھی عمران نے فائرنگ کر کے تباہ کر دی تھی۔ البتہ اس نے میزائل اسٹیشن کو مکمل طور پر تباہ نہ کیا تھا لکہ وہاں وہ انتہائی طاقتور میگا پاور بم نصب کر آیا تھا جسے بلاسٹ رنے کا ڈی چارجر اس کے پاس تھا۔ پھر وہ سب میزائل اسٹیشن ے نکل کر ٹائیگر کی رہنمائی میں پیدل چلتے ہوئے جنگل سے باہر ج گئے جہاں انہوں نے ٹیکسیاں ہائر کیں اور پھر جنوبی لارکاٹ پہنچ

وقار عظیم
پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

گئے۔ یہاں ٹیکسیاں انہوں نے مین بازار میں چھوڑ دیں۔ اس کے بعد عمران نے کرائے کے لئے خالی ایک کوٹھی کو کچھ دیر ٹھہرنے کے لئے منتخب کیا اور عقبی طرف سے اندر جا کر انہوں نے پھاٹک بھی کھول لیا اور پھر باہر موجود بورڈ بھی ہٹا دیا گیا۔ کوٹھی فرنشڈ تھی اور وہاں فون بھی موجود تھا۔

''عمران صاحب''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کہو''...... عمران نے کہا۔

''اب اس میزائل اسٹیشن کو بھی تباہ کر دیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ اسے دوبارہ سیٹ کر لیں''...... صفدر نے کہا۔

''میزائل اسٹیشن تباہ کرنے سے پہلے مجھے اسرائیلی پرائم منسٹر سے بات کرنی ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''یہاں سے اسرائیل اور تل ابیب کا رابطہ نمبر بتائیں''۔ عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں پلیز''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کے لئے رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

''ہیلو جناب۔ کیا آپ لائن پر موجود ہیر''...... چند لمحوں بعد

وہی آواز سنائی دی۔

''یس''...... عمران نے کہا تو انکوائری آپریٹر نے اسے دونوں نمبر بتا دیئے۔ عمران نے کریڈل پریس کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پرائم منسٹر ہاؤس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پرائم منسٹر صاحب سے بات کرائیں۔ ان سے کہیں کہ اگر انہوں نے مجھ سے فوری بات نہ کی تو اسرائیل کو ناقابل تلافی نقصان ہوسکتا ہے''...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ آپ کون ہیں''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''علی عمران''...... عمران نے کہا۔

''کہاں سے بول رہے ہیں آپ''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''تم بات کراؤ۔ وقت ضائع نہ کرو۔ نانسنس''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز''...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے اسرائیلی پرائم منسٹر کی آواز سنائی دی۔

''جناب پرائم مسٹر صاحب۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی

ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیوں فون کیا ہے''...... پرائم منسٹر نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں نے آپ سے یہ پوچھنے کے لئے فون کیا ہے جناب کہ کیا آپ یہودیوں کو سوائے مسلمانوں کے خلاف سازش کرنے کے اور کوئی کام نہیں ہے''...... عمران نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ اور تمہاری جرأت کیسے ہوئی مجھ سے ایسے انداز میں بات کرنے کی۔ میں تم سمیت تمہارے ملک پاکیشیا کو تباہ کر دوں گا۔ نانسنس''...... پرائم منسٹر نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''تو پھر مسٹر پرائم منسٹر میری لاسٹ وارننگ سن لو۔ اب تک میں نے اسرائیلی پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ ہاؤس پر اس لئے اٹیک نہیں کیا کہ میں ان عہدوں کی عزت کرتا ہوں لیکن اب تم نے جس طرح پاکیشیا کے لئے بڑی زبان استعمال کی ہے اس سے میرے دل میں کم از کم تمہارا احترام ختم ہو گیا ہے۔ کسی ملک کا پرائم منسٹر اور صدر ایسے لہجے میں بات نہیں کرتا ہے۔ اب تمہیں اور تمہارے پرائم منسٹر ہاؤس کو میرے ہاتھوں تباہ ہونے سے کوئی نہیں بچا سکتا''...... عمران نے غراتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ اس کے قریب کھڑے اس کے ساتھیوں اور ٹائیگر کے جسم میں بھی بے اختیار سردی کی لہر سی دوڑتی چلی گئی۔

''اوہ اوہ۔ میری بات سنو۔ پلیز۔ تم دوسروں کو اشتعال دلا دیتے ہو۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ تم نے اکیلے ہماری دو ایجنسیوں کو شکست دے کر سب کچھ تباہ کر دیا ہے اور ساتھ ہی ہمارے تمام عزائم بھی مٹی میں ملا دیئے ہیں''...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی ڈھیلے اور سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''یہ کام میں نے نہیں کیا۔ میرے شاگرد ٹائیگر نے کیا ہے۔ وہ اکیلا ہی جوگاریا اور لارکاٹ جزیرے پر آپ کی تنظیموں سے ٹکرایا تھا اور اس کی کارگردگی پر مجھے فخر ہے''...... عمران نے جواب دیا تو پاس کھڑے ٹائیگر کا چہرہ فرط مسرت سے کھلتا چلا گیا۔

''ٹائیگر۔ تمہارے شاگرد نے۔ اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ تم مسلمانوں نے کیا ایک اور علی عمران پیدا کر لیا ہے۔ رئیلی ویری بیڈ''...... پرائم منسٹر نے بے اختیار جیسے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''صرف ایک علی عمران نہیں۔ آپ کو شاید علم نہیں ہے۔ پاکیشیا کا ایک ایک فرد ایک ایک بچہ پاکیشیا کے تحفظ اور اس کی سلامتی کے لئے علی عمران ثابت ہو سکتا ہے۔ بہرحال میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ آپ کا میزائل اسٹیشن میں نے مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے اور یہ بھی سن لیں کہ آپ کے ہارڈ بلاسٹر میزائل کا اینٹی تیار ہو چکا ہے اس لئے اب آپ دوبارہ اسے فائر کرنے کی کوشش بھی نہ کریں۔ ورنہ جواب میں اسرائیل پر کون کون سے اور کہاں کہاں

سے میزائل فائر ہوں گے اس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکیں گے''۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''ملک کا پرائم منسٹر ہے اور اسے بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے۔ نانسنس''...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''آپ نے اسے معافی مانگنے پر مجبور کر دیا تھا باس۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہو سکتی ہے''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو میں تم سب کو لے کر واقعی پرائم منسٹر ہاؤس پر چڑھائی کرا دیتا اور پھر اس کا ایسا بھیانک حشر کرتا کہ صدیوں تک اس کی روح بلبلاتی رہتی''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی جیب سے وائرلیس ڈی چارجر نکال کر تنویر کی طرف بڑھا دیا تو تنویر کا چہرہ بے اختیار چمک اٹھا۔ اس نے ڈی چارجر کا ایک بٹن پریس کر دیا تو ڈی چارجر کا زرد بلب جل اٹھا اور تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈی چارجر کا ایک اور بٹن پریس کر دیا اس بار سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا تو تنویر نے پھر سے اسی بٹن کو پریس کر دیا۔ اسی لمحے ڈی چارجر کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی سرخ بلب بجھ گیا۔

''ویل ڈن تنویر اور ویل ڈن ٹائیگر''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''باس۔ ریڈ اسپائیڈر کا خاتمہ ضروری ہے۔ ورنہ وہ پھر کوئی نیا چکر چلا دیں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اس کے ٹاپ ایجنٹ ختم ہو چکے ہیں ریڈ اسپائیڈر اپنے جالے میں ہی قید ہو چکے ہیں۔ اس لئے وہ اب پاکیشیا کا رخ نہیں کریں گے''...... عمران نے کہا۔

''اصل کام تو تنویر نے کیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اس نے کیا کیا ہے۔ سوائے ساتھ ساتھ بھاگتے رہنے کے''۔ عمران نے کہا۔

''اس بار تم نے بھی کچھ نہیں کیا سوائے ساتھ ساتھ بھاگنے کے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''ارے ارے۔ یہ بات واپس جا کر کہیں چیف کو نہ بتا دینا ورنہ اس نے میرا چیک ہی گول کر جانا ہے اور اگر میرا چیک گول ہو گیا تو پھر میری شادی کا چانس بھی گول بلکہ بالکل ہی گول ہو جائے گا''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ناقابل فراموش کارنامہ

مکمل ناول

ساکال

مصنف
ظہیر احمد

ساکال ----- ایک خوفناک اور انتہائی بے رحم تنظیم جس کا تعلق صامالیہ سے تھا۔

ساکال ----- نام کی ہی ایک ٹاپ سیکرٹ ایجنسی کافرستان میں بھی کام کر رہی تھی۔

ساکال ----- جس کے ایجنٹ پاکیشیا کے ایک ریٹائرڈ بیوروکریٹ کو اغوا کرنے اور اسے ہلاک کرنے کے درپے تھے۔ کیوں ——؟

عمران ----- جس نے آفاق زبیری کی حفاظت کے لئے جولیا، صفدر اور تنویر کو بھیجا۔ مگر ——؟

آفاق زبیری ----- جس نے اپنی حفاظت کے لئے اپنی رہائش گاہ کو جنگی قلعہ بنا رکھا تھا۔ مگر ——؟

وہ لمحہ ----- جب تنویر کو ساکال کے آدمی اٹھا کر لے گئے۔ کیا انہوں نے تنویر کو ہلاک کر دیا ——؟

وہ لمحہ ----- جب تنویر کو ساکال کے ایک ایجنٹ نے اپنی ٹرانس میں لے کر عمران اور اس کے ساتھیوں کا دشمن بنا دیا۔

تنویر ----- جو اپنے جسم پر بم باندھ کر آیا اور پھر اس نے بم عین اس وقت بلاسٹ کیا جب عمران اور اس کے ساتھی اس کے پاس پہنچے۔

کیا ----- واقعی تنویر سمیت سب ہلاک ہو گئے۔ یا ——؟

ایک ایسا ناول جس میں عمران آپ کو نئے اور انوکھے کردار میں دکھائی دے گا۔

ایک ایسا ناول جس میں عمران اور اس کے ساتھی اس بار ماہر سراغرسانوں کے روپ میں کام کرتے دکھائی دیں گے۔

مجرموں کا ایک بھیانک منصوبہ۔ ایسا منصوبہ جس سے پردہ اٹھتے ہی آپ دھک سے رہ جائیں گے۔

ساکال کے ایجنٹ پاکیشیا میں ایک ایسا کھیل کھیل رہے تھے جو مستقبل میں انتہائی تباہ کن ثابت ہو سکتا تھا۔ وہ کھیل کیا تھا۔

انتہائی سسپنس سے بھرپور ایک انوکھا ناول۔ جو آپ نے پہلے نہ کبھی پڑھا ہوگا۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

وقار عظیم
پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام